فہرست مخطوطات

وضاحتی فہرست

عربی فارسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ راجستھان

جلد اوّل

مرتبہ

حکیم محمد عمران خان

مقدّمہ

از

صاحبزادہ شوکت علی خان

ڈائرکٹر

عربک اینڈ پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ راجستھان
ٹونک

شائع کردہ ـــــ عربک اینڈ پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ راجستھان

ٹونک

تعداد ـــــ ۵۰۰

ایڈیشن ـــــ اول

اشاعت ـــــ ۱۹۸۱ء

پریس ـــــ نیو پبلک پریس۔ دہلی

قیمت ـــــ

ادارۂ تحقیقات عربی و فارسی راجستھان

ٹونک

الفہرس

مقدمہ: صاحبزادہ شوکت علی خان [illegible]

عرض حال: حکیم محمد عمران خان

مقدمہ

دل کی بات جب زبان تک آتی ہے تو پھول جھڑتے دکھائی دیتے ہیں۔ جب آنکھ تک آتی ہے تو آنسو در شہوار لعل و جواہر بنتے ہیں۔ لیکن یہی بات جب صفحۂ قرطاس پر آجائے تو تہذیب کی کہانی کہی جاتی ہے۔ قوموں اور ملکوں کی داستانیں سنائی جاتی ہیں۔ یہی آنسو تاج محل کی عظمت، لال قلعہ کی شان و شوکت جامع مسجد کا تقدس اور منارات و عمارات کی آبرو بنجاتے ہیں۔ لیکن جب ان عظمتوں کو سمیٹا جائے تو کہیں ایک مخطوطہ ایک تاریخ ایک کاغذی پیراہن تیار ہوتا ہے۔ جسمیں اقوام ملل، ملوک و سلاطین، ادیان و بلدان، علمی و ثقافتی اقدار تہذیب و تمدن کے پیکر، تاریخ و سیاست کے مرقعے، ازمنۂ رفتہ کی سمت و رفتار اور قرون و عہود کے آثار و اعلام نظر آتے ہیں۔ ایک ایک مخطوطہ اور نسخہ اپنی جگہ ایک دنیا لئے ہوتا ہے۔ زمانے، قرون انکی اقدار و آثار انکے خصائص و کوائف، روابط و ضوابط کی تصویر، تحریر میں نظر آتی ہے۔ اسلئے تحریر جذبات و حسیات، افکار و شاہکار اور بصائر و نظائر کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ یہ واردات قلبی اور حالات انسانی کو زندہ رکھنے کا ایک احسن طریقہ کار ہے۔ واردات اور کوائف حالات کو حیطۂ تحریر میں لانے سے ادب العالیہ بھی بنا اور تاریخی سرمایہ بھی۔ مخطوطات بنے، تاریخیں بنیں، کتب خانے بنے، بیت الحکمت اور قصر النوادر و خزینۃ المخطوطات بنے۔

یہ خزینۃ المخطوطات بھی ایک ایسا بے بہا خزینہ اور گنج گرانمایہ مفتاح الکنوز ہے جس کے دیکھنے سے ایک بیش بہا خزینہ سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ خزینہ ٹونک کے مشہور عربک اینڈ پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں محفوظ ہے۔ یہ خزانہ ہے عوام و خواص کا یہ خزانہ ہے اقوام و ملل کا یہ خزانہ ہے نوادرات علم و فن کا۔ اسی لئے اس وضاحتی فہرست کا نام خزینۃ المخطوطات رکھا ہے۔ جسمیں مخطوطات کے تعارف نامے اور وضاحتی پیکر اتارے گئے ہیں۔

ان ہی پیکروں کی کہانی ان مخطوطات کی زبانی کہنا ہے۔ دل کی زبانی ہو یا قلم کی بات وہی ہوتی

جسکی ترجمانی چاہئے اشک کریں یا الفاظ و معانی ان گہرہائے آبدار سے کہیں جو اس ادارے میں نایاب و نادر مخطوطات کی شکل میں محفوظ ہیں۔ انکی شیرازہ بندی کرنا، انکی بات پھیلانا کوئی آسان کام نہیں

ادارے سنتے ہیں کوشش و کاوش مساعی جمیلہ سے تندہی، لگن، تڑپ جوش و جذب و جنون سے دیوانہ وار عشق و مستی اور والہانہ شغف و عمل سے یہ تو فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ جذب و جنون کس کا کام آگیا کہ یہ ادارہ بن گیا جو میں کبھی خواب دیکھا کرتا تھا آج اس کی تعبیر حسین اس ادارے کے قیام و استحکام میں دیکھ رہا ہوں۔

سنہ ۱۹۶۱ء کی بات ہے کہ جب میں نے بڑی امیدوں اور آرزوؤں سے سعیدیہ کتب خانہ کے مخطوطات کو اپنی تحویل میں لیکر ایک نوزائیدہ دفتر کو اورینٹل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ جودھپور کی ایک ضلعی شاخ کے روپ میں ایک تنگ و تاریک کوٹھری میں باقاعدہ شروع کیا تھا۔ ایک میں اور دوسرا عابد کیفی مرحوم تھے یا کرم خوردہ پیوند زدہ آب رسیدہ مخطوطات کا ساتھ تھا نہ جاؤ تھا نہ رکھ رکھاؤ اور بناؤ تھا۔ لیکن اسی وقت سے خواب دیکھنا شروع کر دئے تھے۔ مخطوطات کے تقدس و تبرک کے سائے میں قرآن و تفاسیر و احادیث، سلوک و رجال کے سی پاروں اور اوراق پارینہ کی مقدس ہواؤں نے ذہن کو جلا بخشی کہ مخطوطات کی اوراق گردانی نے تاریخ کی ورق گردانی شروع کر دی اور یہ معمولی شاخ، آج تناور بارآور برگد کا درخت بن گئی ہے۔

۱۸۶۴ - ۱۸۶۷ء میں یمین الدولہ امیر الملک نواب محمد علی خاں سیوم فرمانروائے ٹونک نے اپنے جد امجد نواب امیر الدولہ امیر الملک نواب امیر خاں بہادر کی بنا کردہ ریاست میں ایک علمی ریاست و امارت قائم کی جو انکی ریاست کے ختم ہونے کے بعد آج بھی برسر اقتدار قائم و دائم ہے۔

نواب محمد علی خاں صاحب خود ایک متبحر عالم اور فاضل اجل تھے۔ قلمی نوادر جمع کرنا، تصنیف و تالیف کرنا مرتے دم تک ان کا مشغلہ رہا ۱۸۶۷ء میں جب انگریزی سرکار نے ان کو معزول کر کے بنارس بھیجا تو اس وقت زر و جواہر تخت و تاج اور حکومت چھوڑ کر وہ اپنے ہمراہ صرف اپنا کتب خانہ اور اہل قلم اور ارباب فکر و بصیرت کو بنارس لے گئے تھے۔ وہاں دنیا بھر میں گماشتے اور سفراء بھیج بھیج کر کتابیں جمع کراتے تھے کوئی نادر کتاب انہیں نہیں ملتی تو اس کو نقل کروا کے منگوا لیتے تھے۔ اس طرح ایک رقم کثیر اور گنج گرانمایہ صرف کر کے انہوں نے ایک دوسرا علمی گنج بے بہا حاصل کر لیا جو ان کو اب بھی اپنی علمی امارت میں زندہ رکھے ہوئے ہے۔

۱۸۹۶ء میں نواب محمد علی خاں کا بنارس میں ہی انتقال ہوگیا۔ ان کے صاحبزادہ عبدالرحیم خاں نے باپ کی اس علمی میراث کو ٹونک منتقل کر کے اور اضافہ فرمایا اور اپنی حویلی میں ایک کتب خانہ کی شکل دیدی۔ ۱۹۲۱ء میں صاحبزادہ عبدالرحیم خانصاحب کے انتقال کے بعد یہ کتب خانہ ان کے صاحبزادہ عبدالمنعم خاں کے پاس آیا اس کی افادیت اور اہمیت کے پیش نظر نواب سعادت علی خانصاحب مرحوم نے شاہی تحویل میں لیکر مزید اضافے کئے اور کئی علماء کابر اور صاحبزادگان کے قلمی کتب خانے بھی اس میں شامل کر لیئے گئے۔ چنانچہ دیوان شمس الدین، مولانا عبدالحق صاحب ٹونکی، صاحبزادہ عبدالوہاب خاں اور معتمد الدولہ کے ذخیرے آج بھی اپنی علامتی مہروں کے ساتھ باقیات الصالحات کی شکل میں موجود ہیں۔ سعیدالدولہ وزیرالملک نواب سعادت علی خاں صاحب پنجم فرمانروائے ریاست کے نام پر اس کتب خانہ کا نام سعیدیہ کتب خانہ رکھا گیا۔ راجستھان کی تشکیل کے بعد سعیدیہ کتب خانہ میں ڈسٹرکٹ لائبریری ضم کر دی گئی۔ ۱۹۶۱ء میں راجستھان اورینٹل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی ایک ضلعی شاخ قائم ہوئی اور اس نے سعیدیہ کتب خانہ کے مخطوطات کے سیکشن کو اپنی تحویل میں لیکر باقاعدہ دفتر شروع کیا۔

اورینٹل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے عربک پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ تک کی منزل ایسی ہی ہے جیسے قطرہ سے گہر ہونے تک کی منزل۔ عزیزالدولہ امیرالملک نواب محمد اسمٰعیل علی خاں ہفتم رئیس ٹونک، ڈاکٹر نورالحسن صاحب سابق مرکزی وزیر تعلیمات، سید فاروق حسن صوبائی وزیر تعلیمات راجستھان کی سرپرستی میں ایک مہم چلائی گئی اور ۱۹۷۳ء میں راجستھان میں بکھرے ہوئے تمام عربی فارسی مخطوطات کو ٹونک میں جمع کیا گیا لیکن اس کا تعلق اورینٹل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے ہی رہا جس سے اس کی ترقی و فروغ، تصنیف و تالیف کے سلسلہ میں کچھ نہیں ہو سکا۔ مشاہیر، علماء، مرکزی افسران بالا، بیرونی وفود اور مستشرقین کے پے درپے دوروں نے مرکزی اور صوبائی حکومت کی توجہ مبذول کرائی ادھر ڈاکٹر کیلا وات سائن جائنٹ ایڈوائزر مرکزی وزارت تعلیمات حکومت ہند کی توجہ خاص نے اسمیں جان سی ڈالدی۔ ٹونک کے ذی علم کلکٹر صاحبان کی بھی توجہ مبذول کرائی گئی۔ چنانچہ پری درشی ٹھاکر اشوک کمار پانڈے کنہیالال کوچر جیسے علم دوست کلکٹر صاحبان نے اسکی اصلاح و درستی اور ترقی کے لئے حکومت کو تجاویز پیش کیں۔ ۱۹۷۷ء میں جبکہ ایس کمار کلکٹر ٹونک نے

پہلی بار اس کو آزاد محکمہ بنائے جانے کی سفارش کی ۔ اس اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمیں کافی تگ و دو کی ۔ فال نیک کہیے یا قران السعدین کہ اس سلسلہ میں ٹونک کے علمار کا وفد میرے ہمراہ بھیروں سنگھ جی شیخاوت سابق وزیر اعلیٰ حکومت راجستھان سے ملا ۔ انہوں نے بڑی دریا دلی سے اس اسکیم کو سراہتے ہوئے گوپال کرشن بھنوت جو اُس زمانہ میں راجستھان کے چیف سیکرٹیری تھے ، سے یہ کہہ کر ملایا کہ یہی سب کچھ کر سکتے ہیں ۔ بھنوت صاحب نے مجھے اسکیم لیکر بلایا ۔ اور ڈائریکٹریٹ بنائے جانے کے لئے خود ٹونک تشریف لائے ۔ اور ابھی منو سنگھ سابق کلکٹر ٹونک اور مجھ احقر سے مل کر ایک اسکیم مانگی جس کو لیکر میں خود بھنوت صاحب کے چیمبر میں پہنچا ۔ بھنوت صاحب اسقدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے وہیں فیصلہ کر لیا کہ جب تک اورینٹل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے ٹونک کے اس ذخیرے کو الگ کیا جائیگا ، اس کا فروغ نہیں ہو سکتا ۔ چنانچہ انہوں نے کوشش و کاوش کر کے ۴ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو نواب محمد علی خاں کی قائم کردہ علمی ریاست کو از سر نو تنظیم کر کے اس کو آزاد خود مختار صوبائی ادارہ عربک اینڈ پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ راجستھان ٹونک کے نام سے قائم کر دیا ۔ اور آج عربی فارسی دنیا میں اس نوزائیدہ ادارے نے قومی وقار بلند سے بلند کر رکھا ہے ۔ تحقیق و تنقید کے میدان میں ، تصنیف و تالیف کے میدان میں طباعت و اشاعت کے میدان میں ادارہ نے محدود ذرائع اور خاطر خواہ اسٹاف کی کمی کے باوجود تین سال کی قلیل مدت میں بہت کچھ کام کئے ۔ دس مطبوعات اشاعت پذیر ہوئیں ۔ متعدد نمائشیں ، سیمینار ، توسیعی خطبات ہوئے ، سیکڑوں علمار اور محققین کو ان کے تحقیقی منصوبوں میں مدد دی گئی ۔ تراجم ہوئے ۔ مآخذ و مصادر و مراجع سے متعلق مواد فراہم کیا گیا ۔

مخطوطات کی دنیا ایک زندہ جاوید دنیا ہے ، یہاں مرنے کے بعد بھی دوامی زندگی ملتی ہے ۔ شاہان سلف ہوں کہ علمار فضلار کرام فنکار ہوں کہ ارباب فکر و بصیرت ، قدر دان علم و فن ہوں کہ راہ نوردان علم و حکمت سب اپنے اپنے میدان میں زندہ نظر آتے ہیں ۔ اس ادارے میں اس طرح انجمن در انجمن محفلیں سجی ہیں ، دربار لگے ہیں ، بیت الحکمت کھلے ہیں صنادید عجم ہوں کہ آثار الصنادید ، اعلام و مصادر ہوں کہ منابع و مآخذ سب میں نہ جانے کونسا عہد کون سا قرن اور کون کون سی اقدار پوشیدہ ہیں ۔

یہاں شاہوں اور شہزادوں کے نو لکھے ہاروں سے زیادہ قیمتی در ہائے شاہوار تحریروں میں جڑے ہیں ۔

کہیں عالمگیری قلم ہے تو کہیں شاہجہانی اور جہانگیری قلم۔ جہاں شہزادوں میں دارا شکوہ کا پرشکوہ قلم نظر آتا ہے وہاں جہاں آرا بیگم کا مدور شاہجہانی قلم کی کشش بھی ملتی ہیں۔ جہاں حسین مرزا سلطان ہرات کی تحریر ملتی ہے وہاں عبدالرحیم خانخانان کی نگارش بھی ملتی ہے۔ علمائے عصر صوفیائے کرام، شعرا رنگین، مصنفین وقت کی تحریریں خود ان کے قلم کی نگارشات دعوت نظارہ دے رہی ہیں۔

اس ذخیرے کی افادیت و اہمیت کا اندازہ یہاں کے مخطوطات پر حواشی و منہیات اور تاریخی مہر اور تاریخی عبارتوں سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ ان خصائص و امتیازات سے تاریخی علمی اور ثقافتی اقدار متعین کی جاتی ہیں۔ عہود و قرون کے اعلام و آثار کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اہم مخطوطات و نوادرات کی طرح ان حواشی اور تاریخی عبارتوں کی اہمیت بھی اپنی جگہ کسی طرح کم نہیں ہے۔ ایک ایک مخطوط عظمت رفتہ کی اس طرح آبرو رکھے ہوئے اپنے زمانہ کا خود آئینہ ہوتا ہے۔ وہ مواد و متن کے اعتبار سے ہی نہیں بلکہ تاریخی اور ثقافتی اقدار کا بھی حامل ہوتا ہے مخطوطے کی ترقیمے کی عبارتیں، مہروں میں کندہ سجعے، سنین، قاری اور سامع کے غیر شعوری حالت میں لکھے ہوئے نوٹس یا بطور یادداشت لکھے ہوئے واقعات، واردات، نسخے، تعویذات نقوش وغیرہ بھی بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ان سے قرون، عہود تو متعین ہوتے ہی ہیں لیکن عصری رجحانات، امتیازات خصوصیات کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے جس سے قوم و ملت اور مختلف طبقات کے افراد کی تاریخ، بود و باش، میلانات خصائص و عادات وغیرہ کا بھی پتہ چلتا ہے۔

مطلاء مذہب اور مصور نسخ کی اہمیت بھی اپنی جگہ مسلم ہے۔ کچھ سلاطین وقت کے حضور میں پیش کئے ہوئے نسخ ہیں بعض ان کے تحویلداروں کو پیش کئے ہوئے نسخے ہیں اور بعض خود بادشاہوں کے مطالعہ میں آئے ہوئے ہیں۔ کہیں کہیں عرض دیدہ، جائزہ نمودہ ملاحظہ نمودہ لکھے ہوئے تاریخی اور اصطلاحی فقرے ہیں جو بہت اہم ہوتے ہیں ان اصطلاحوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کے مطالعہ میں یہ کتابیں رہتی تھیں۔ اس کے علاوہ بادشاہ خود معائنہ بھی کرتا تھا۔ لشکری کتب خانہ، درباری کتب خانہ، شاہی کتب خانہ شہزادوں کے کتب خانے، بیگمات اور شہزادیوں کے کتب خانے الگ الگ ہوا کرتے تھے۔ ان کتب خانوں کو بادشاہ خود معائنہ کرتا تھا جسمیں ملاحظہ نمودہ، جائزہ نمودہ لکھا ہوا ہوتا تھا۔ ہمارے ذخیرے میں بہت سے مخطوطات کے شروع میں

اور آخر میں حویلداروں کی مہریں بھی ثبت ہیں۔ عرض دیدہ، ملاحظہ نمودہ، جائزہ نمودہ وغیرہ بھی نوشتہ ہیں۔ ایسے مخطوطات بھی محفوظ ہیں جنہیں خود بادشاہ کو طلائی آرائش و زیبائش کر کے پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح ایسے مخطوطات بھی محفوظ ہیں جن کو علمائے عصر نے اپنے خاص تلامذہ کو پڑھایا ہے۔ اور اسناد بھی دی ہیں۔ ایسے ایسے مخطوطات بھی موجود ہیں جو خطی شان و صفا اور مختلف النوع خطوط کے آئینہ دار ہیں۔ بعض ایسے مخطوطات ہیں جنکے خط اب متروک ہو چکے ہیں۔ مثلاً چند مخطوطات خط نسخ بہاری میں ہیں جو اب متروک ہو چکا ہے خط کوفی برنگ قدیم اب متروک ہو چکا ہے۔ ایسے مخطوطات بھی ہیں جو ثلث و رقاع اور ریحان کی خصوصیات و امتیازات کے حامل ہیں۔

قرآن الکریم اور تفاسیر کے قدیم خطی نمونے ایسے بھی ہیں جو کہیں نہیں ملتے خط کوفی برنگ مصری اور مصری خط برنگ ثلث، یا نسخ آمیز ثلث یا ثلث آمیز رقاع ایسے خطوط کی بھی اپنی جگہ اہمیت ہے۔ بہت کم ایسے نسخے بھی ملتے ہیں جو مکتوبہ ہیں اور نستعلیق خط میں لکھے ہوئے ہیں۔ ایک دو ایسے نسخے ہیں جو آٹھویں صدی ہجری کے مکتوبہ ہیں اور بخط نستعلیق ہیں جس سے نستعلیق کی ابتداء دسویں صدی میں نہ ہو کر آٹھویں صدی ہجری میں ہونا مانا جا سکتا ہے۔

مکتوبہ مرقومہ نسخ کی بھی اپنی جگہ اہمیت ہے۔ اس لئے کہ ان مخطوطات کی روشِ کتابت یا طرز خطاطی سے عہد متعین ہو سکتے ہیں۔ پھر کاغذ اور روشنائی کی ساخت پرداخت سے بھی زمانوں اور عہدوں کا پتہ چلتا ہے۔

کاغذ اور روشنائی کا اس معاملہ میں بڑا اہم رول رہا ہے۔ کونسا کاغذ کہاں اور کب تک ملتا رہا بانس کا کاغذ کب ایجاد ہوا۔ چاول، لگدی، روئی، گودڑ یا نباتات کا کاغذ کب کب استعمال ہوتا رہا۔ پھر ان کاغذوں کے بنانے کے مقامات سے بھی فرق پڑتا تھا۔ ہندوستان میں کشمیری کاغذ اور کشمیری طلائی مینا کاری کا کافی رواج رہا۔ اسی طرح دکنی کاغذ دہلوی اور لاہوری کاغذ اور قلم اپنی اپنی جگہ خصوصیات کا حامل ہے۔ ہندوستان کے باہر ہراتی، شیرازی، دمشقی، بغدادی، ماوراء النہری کاغذ اور قلم دونوں اپنی جگہ اہمیت کے حامل ہیں۔ اسی طرح روشنائی کی قسمیں اس کی ساخت سے مختلف مقامات اور عہدوں کا پتہ چلتا ہے۔

اُس زمانے میں خرمے کے شیرے اور خون کی آمیزش سے ایک روشنائی تیار ہوتی تھی اسی طرح کتھے بادام اور گوند اور شنگرف کی آمیزش سے بھی روشنائی بنائی جاتی تھی۔ قلم اور روشنائی سازی ایک الگ فن ہوا کرتا تھا۔ ان سب ہی قلموں اور روشنائی سے نوشتہ نسخے اس ادارے میں محفوظ ہیں۔ بعض ایسے مخطوطات بھی ہیں جو اپنے مخصوص انداز کے نوشتہ ترقیموں، مطلا مذہب لوحِ کتاب، دنداں موش بین السطور، منفرد جداول کشتی، مسطر سازی، مینا کاری، گلکاری، بیلہ کاری، جلد سازی، شیرازہ بندی اور اپنی تزئین کاری کی وجہ سے اہم اور نادر ہیں۔ جن کا مکمل تذکرہ اس وضاحتی فہرست موسومہ "خزینۃ المخطوطات" میں مندرج ہے۔

خزینۃ المخطوطات، عربک اینڈ پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی وضاحتی فہرست کی جلد اوّل ہے جس میں ۳۲۶ مخطوطات کا تفصیلی جائزہ دیا گیا ہے۔ عربی فارسی اور اردو مخطوطات کو زبان وار، فن وار، تقدم زمانی کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے۔

پہلے علوم القرآن کے ذیل میں، القرآن، التجوید، وقف القرآن، القراءۃ، رسم القرآن کے عربی مخطوطات کی ترتیب دی گئی ہے۔ اور اس کے بعد اسی ترتیب پر فارسی و اردو مخطوطات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

فن تجوید کے بعد فن تفسیر کو مندرجہ ذیل حصوں میں ترتیب دیا گیا ہے۔

التفاسیر الکاملہ، تفسیر السور والآیات، تفسیر الصوفیہ، احکام القرآن، اعراب القرآن، غرائب القرآن الناسخ والمنسوخ، ارتباط الآیات، متعلقات القرآن، امثال القرآن، خواص القرآن، تراجم القرآن۔

اسی طرح فارسی مخطوطات کو اسی نوع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ اور فارسی حصے کے بعد تفسیر اردو کے مخطوطات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

جن مخطوطات کی یہ وضاحتی فہرست ہے اس میں ان کا تفصیلی جائزہ دیا گیا ہے۔ لیکن بعض نوادر کا بالخصوص ذکر کیا گیا ہے۔ اور تاریخی عبارتوں، مہروں اور حواشی پر خاطر خواہ تبصرہ دینے کی پوری پوری کوشش کی گئی ہے۔ اہم حواشی اور تعلیقات کے اردو ترجمے بھی دے گئے ہیں۔

عنوانِ مخطوطہ کے دائیں طرف نمبر شمار اور بائیں طرف ایکسیشن نمبر دیا گیا ہے۔ عنوان مخطوطہ اور ذیلی عنوان کے بعد مصنف، شارح، مترجم، مؤلف، تعلیق نگار کے اسماء اور ان کے مختصر حالات زندگی بھی دئے گئے ہیں۔ اور مخطوطے کی کیفیت، تاریخ کتابت، سطور، ناقل، کاتب، مقام کتابت، طرز خط، سائز تعداد اوراق وسطور دینے کے بعد مخطوطے کے متن داخلی و خارجی شہادتوں اس کے حواشی عبارتوں اور مہروں وغیرہ کے بارے میں پوری تفصیل دی گئی ہے۔ مزید براں طباعت کی تفصیل بھی دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ آخر میں متن کی ابتداء و اختتام کی عبارت اور مصنف و کاتب و شارح کے ترقیموں کو نقل کیا گیا ہے مزید برآں دو تین مشہور فہرست نگاروں کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔

حوالوں کے لئے جو اعلام استعمال کئے ہیں وہ اس طرح ہیں۔

عرشی سے مراد، انگریزی فہرست مخطوطات رام پور لائبریری رامپور مرتبہ مولانا امتیاز علی خاں عرشی مرحوم۔ پٹنہ سے مراد ہے، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری بانکی پور پٹنہ کے انگریزی کیٹلاگ جو مختلف اوقات میں مختلف مرتبین نے ترتیب دے۔ براک کا مطلب جرمنی زبان میں براکلمین نے عربی مخطوطات کا جو جائزہ دیا ہے اور لیڈن سے طبع ہوا ہے۔ آئی و نیئو سے مراد ایشیاٹک سوسائٹی لائبریری کلکتہ کا وہ کیٹلاگ جو بزبان انگریزی آئی وینئو نے تیار کیا۔ آئی۔ او سے مراد انڈیا آفس لائبریری لندن کا کیٹلاگ جو اسٹوری آر بری ایتھے نے تیار کیا۔ اسی طرح ریو سے مراد، برٹش میوزیم کا کیٹلاگ ہے۔ اسی طرح سالار جنگ، دیوبند اور اعظم گڈھ کی فہرستوں کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ کہیں شیرانی کلکشن کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ اس سے ذخیرۂ شیرانی پروفیسر حافظ محمود خاں شیرانی جو پنجاب یونیورسٹی لاہور میں محفوظ ہے مراد ہے۔

یہ حسن اتفاق ہے کہ نواب محمد علی خاں مرحوم متبحر عالم اور فاضل اجل کے قائم کردہ ادارے کی فہرست بھی مولانا قاضی حکیم محمد عمران خاں جیسے فاضل اجل اور متبحر عالم نے تیار کی ہے۔

عمران صاحب اس ادارے کے فہرست نگار ہی نہیں ہیں، بلکہ اس کے روح رواں اور میرے منصوبوں، ارادوں، خوابوں کی تعبیر بھی ہیں۔ انہوں نے ابتداء میں مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم وزیر تعلیمات حکومت ہند کی اسکیم کے مطابق ۱۹۵۲ء میں اردو میں فہرست بنائی تھی جو زبان وار اور فن وار تھی۔

اور حروف تہجی کے اعتبار سے تھی۔

۱۹۶۱ء سے میں نے انگریزی میں فہرست بنانا شروع کی اور ۱۹۷۶ء میں انڈین کونسل آف ہسٹاریکل ریسرچ نئی دہلی سے انگریزی میں وضاحتی فہرست بنانیکا ایک پروجیکٹ مجھے تفویض کیا گیا، جو قریب قریب مکمل ہوچکا ہے۔ جس کے لئے ادارہ کونسل کا بے حد ممنون ہے

اسی ضمن میں میں نے استاذی مولانا حکیم محمد عمران خاں صاحب سے درخواست کی کہ آپ کی پہلی فہرست کو جدید ترین تقاضوں کے پیش نظر، ضروری ترمیم و تغیر کے ساتھ، نظر ثانی کرکے اردو میں بھی ایک وضاحتی فہرست تیار کرلیں۔ تاکہ اس کو ادارے کی طرف سے طبع کرادیا جائے۔ اور انگریزی اور اردو میں برابر فہرستوں کا سلسلہ جاری رہے۔

اسی درخواست کے پیش نظر مولانا نے بڑی محنت، جانفشانی، لگن اور تن دہی سے یہ وضاحتی فہرست الموسومہ "خزینۃ المخطوطات" ترتیب دی ہے۔ جو اُن کے تبحرِ علمی، عمقِ مطالعہ، کہنہ مشقی اور پختہ تجربہ پر دال ہے۔ اور زمانۂ حال کے تقاضوں کو محیط ہے۔

مصنفین وغیرہ کے حالات کے لئے مولانا نے نزہۃ الخواطر، حاجی خلیفہ، تذکرہ علمائے ہند، محبوب الالباب، اور مختلف قدیم و جدید تذکروں اور فہرستوں کو پیش نظر رکھا ہے۔

اس کے علاوہ دیانت داری اور صحت کا لحاظ ضرورت سے زائد رکھا گیا ہے۔ مصنفین کے حالات و کوائف اور مخطوطات کے تعارفی جائزوں میں اور مطالعوں میں ذرا لغزش کا شائبہ بھی نہیں ہے۔

میں نے کئی بار اس فہرست کا مطالعہ کیا ہے۔ اور براک، اسٹوری، ریو، آئی وینو اسپرنجر، براؤن جیسے فہرست نگاروں سے مکمل طور پر تقابلی مطالعہ کرکے ایسا محسوس کیا ہے کہ داخلی شہادتوں کا مواد فہرست ہذا میں ان سے کہیں زیادہ ہے۔

فاضل مرتب نے جگہ جگہ مخطوطات کی جوادق محوشدہ عربی فارسی کی عبارات، اسناد و حواشی اور تاریخی علمی یادداشتیں نوشتہ ہیں، ان کا بھی تنقیدی، تفہیمی اور وضاحتی مطالعہ کیا ہے۔ جس سے خطاطی کے املام اور کتابت کے رموز و نکات، الفاظ کے نوشت و خواند کے طریق کار، اور مروجہ املا کی شان وصفا، کشش و دُوَر، مراکز و نقاط کی گرفت و نشست، روایاتِ کتابت کے ساتھ ساتھ مستعمل محاورات اور الفاظ و معانی کے محل استعمال کی صحیح تصویر سامنے آجاتی ہے۔

ہر دور اور ہر عہد میں کتابت کے آداب کے ساتھ ساتھ خط رواں یا خط شکست لکھنے کی اقدار بدلتی رہی ہیں جس طرح تہذیب و تمدن کی تاریخ ہوتی ہے۔ اسی طرح الفاظ لکھنے کی بھی تاریخ ہوتی ہے۔ تہذیب و تمدن کی تاریخ ترتیب دینا آسان ہے۔ لیکن الفاظ کی تاریخ ان کے اسفار، ان کے تغیر و تبدل کی تاریخ مرتب کرنا دقت طلب ہی نہیں امر محال ہے۔ مخطوط شناسی، عبارت فہمی اور محوشدہ کتابت کے رموز و نکات اور نوک پلک کی تمیز اور علمی ادبی تاریخی تقاضوں کے ساتھ ان کا پڑھنا اور [illegible] کرنا الگ فن ہے۔ جو تحقیق کرنے سے زیادہ دقت طلب علم ہے۔

اسی علم اسی فن اور اسی تحقیقی صلاحیت کو بروئے کار لانیکے لئے مولانا نے اس فہرست میں بطور تجربہ و تجزیہ، ان کے اصول و ضوابط کا غیر شعوری طور سے محاکمہ پیش کیا ہے۔ جو مخطوط شناسی کے لئے اور داخلی اور خارجی، شہادتوں کو پڑھنے اور پڑھانے کیلئے بیش بہا خزینہ ہے۔ جو خزینۃ المخطوطات کا ایک طرف اگر معیار ہے۔ تو دوسری طرف اس علم کا اعتبار بھی۔

مولانا کی اس گرانقدر خدمت پر میں انکو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں دست بدعا ہوں بوسیلۂ جمیلہ محمد مصطفیٰ صلعم و بہ نسبت آل شہ ابرار و صحابہ کبار اس گرانقدر فہرست کو مقبول خواص و عوام بنائے، اور راہ نوردان علم و فن کے لئے راہبر و راہ نما۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

شوکت علی خاں
ڈائریکٹر
عربی فارسی ریسیرچ انسٹی ٹیوٹ راجستھان، ٹونک

عرضِ حال

تصنیف و تالیف یا کسی کتاب کی ترتیب، ہمیشہ سے بڑا اہم اور مشکل مشغلہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ پھر مخطوطات کی وضاحتی فہرست تیار کرنا تو کہیں زائد اہم تحقیقی منصوبہ ہے لیکن قسمت کی یاوری کہیئے، یا آزمائش کی دشوار گذار راہیں، عمر کا اکثر حصہ ان ہی مخطوطات، مسکوکات، کتبات اور قدیم عربی فارسی مخطوط شناسی اور عبارتوں کو پڑھنے پڑھانے اور ان بوسیدہ و خستہ اوراق کی خدمت میں گذارا، خاندانی کتب خانہ کیا کم تھا، لیکن خوش قسمتی سے سروس کا سلسلہ بھی اُس قدیم و نادر کتب خانہ سے شروع ہوا (اور شاید اسی پر ختم ہوگا) جو اہل علم اور ارباب دانش کی ہمیشہ آماجگاہ اور اہل کمال کے لئے محبوب ذخیرہ رہا ہے۔ پوری عمر اسی خدمت میں گذری اور آہستہ آہستہ اس ذخیرے کی مفصل وضاحتی فہرست تیار ہوتی رہی۔

ادھر ہمارے کرم فرما صاحبزادہ شوکت علی خانصاحب کی انتھک اور مسلسل دلی لگن کامیاب ہوتی نظر آئی، اور حکومت راجستھان نے ۱۹۷۸ء میں عربی فارسی کے اس گمنام ادارے کو جو گوشۂ خمول میں پڑا کس مپرسی کی حالت میں اپنی تاریخ دہرا رہا تھا، عربی فارسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ راجستھان کے نام سے ایک آزاد ادارہ بنانے کا اعلان کر دیا، اور اس کا پہلا ڈائرکٹر صاحبزادہ شوکت علی خاں صاحب کو بنایا گیا، جو پورے راجستھان کے لئے الحمدللہ عربی فارسی کے تمام مخطوطات کا مرکز ہے اور دن بدن ترقی پذیر ہے۔

اس ادارے کے قیام اور اس کے شب و روز ترقی پذیر ہونے کی طرح، یہ سہرا بھی عزیزگرامی صاحبزادہ شوکت علی خانصاحب کے ہی سر ہے۔ کہ جوں ہی ادارے میں نشر و اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا، جدید طرز پر انگریزی کیٹیلاگ اور فہرستیں تیار ہونا شروع ہوئیں، فی الفور آپ نے ادارے کی جانب سے اس وضاحتی فہرست کی اشاعت کا پروگرام بھی بنا لیا۔ جس کی تیاری میں سالہا سال صرف ہوئے ہیں اور اب تک اس کے طبع ہونے کی نوبت

نہیں آئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شوکت صاحب نے یہ فیصلہ کرکے نہ صرف ارباب علم پر احسان کیا ہے بلکہ عنداللہ بھی بڑے اجر وثواب کے مستحق ہوئے ہیں۔

فہرست ہذا میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ ہر مخطوطہ کی ضروری معلومات فراہم ہو جائے مصنف کا حال بھی درج ہو، اور مخطوطہ پر جسقدر تاریخی مواد فراہم ہے وہ ضرور اس فہرست میں آجائے۔ اسی وجہ سے وہ عربی فارسی عبارتیں، سندیں، ملکیت کی تحریریں یا مختلف مہریں اہتمام کے ساتھ اس فہرست میں مذکور ہیں۔ جس سے وہ مخطوطہ مزین ہے۔ ایسی تمام تاریخی عبارتوں کا اس وجہ سے بھی ضبط تحریر میں لانا ضروری تھا کہ آئندہ ان خطوط کو اور ان عبارتوں کو آسانی سے پڑھنے والا یا پڑھ کر منضبط کرنے والا بھی آسانی سے نہیں ملے گا۔

اسی طرح اس فہرست کو زیادہ مفید بنانے اور جدید تقاضوں کے عین مطابق تیار کرنے کی غرض سے انگریزی کیٹلاگ اور فہرستوں کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔ جو مختلف اداروں کی طرف سے شائع ہوتی رہی ہیں اور موقع بموقع حوالے بھی دیے گئے ہیں۔ ان تمام حوالوں میں شوکت صاحب کی کاوشوں اور کوششوں سے پورا استفادہ کیا گیا ہے۔ جس پر شوکت صاحب صمیم قلب سے شکریہ کے مستحق ہیں۔

ان تمام کوششوں کے باوجود مجھے اپنی کم علمی کم مائگی کا پورا پورا اعتراف ہے۔ اس میں فروگذاشتیں ہو سکتی ہیں امید ہے ایسی لغزشوں پر اہل نظر معاف فرمائیں گے، اور تکلیف فرما کر ایسی فروگذاشتوں کی نشاندہی بھی کریں گے تاکہ آئندہ اسکی اصلاح کی جا سکے۔

آخر میں ایک بار پھر ڈائرکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس وضاحتی فہرست کی باقی جلدیں بھی اسی طرح تسلسل کے ساتھ شائع ہوتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنائے۔ (آمین)

محمد عمران خان

١ القرآن المجید (13)

(سی ورقی)

اوراق ۳۰ سائز ۱۶×۲۸ سطور ۴۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۱ ہجری

خط نسخ پختہ خوشخط قدرے کرم چشیدہ و مرمت شدہ

بڑا نایاب و نادر اور قابل قدر نسخہ ہے۔ کاغذ بادامی باریک کشمیری، ابتدائی دو صفحوں پر حاشیہ مطلی و مینا کار سرخ و آبی۔ کل اوراق مجدول طلائی و آبی۔ بین السطور مطلی حاشیہ خفیف بیلدار طلائی۔

نسخہ بڑا نادر ہے پورا قرآن مجید تیس ورق میں لکھا گیا ہے ایک پارہ دو صفحوں میں پورا ہو جاتا ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ رفتار کتابت کے لحاظ سے سطر اول کے علاوہ ہر صفحہ کی تمام سطور حرفِ "الف" سے شروع ہوتی ہیں۔ باریک ہونے کے باوجود نسخہ بہت صاف اور واضح ہے۔

شاہجہاں کے درباری خطاط عبدالباقی حداد نے بادشاہ کو سی ورقی قرآن شریف لکھ کر پیش کیا تھا جس کے صلے میں شاہجہاں نے یاقوت رقم کا خطاب عطا کرتے ہوئے سکۂ رائج الوقت میں تلوایا تھا۔ یہ قرآن شریف اسی دور شاہجہانی کی یادگار ہے جو اپنی صنعت، ندرت اور شان خط کے لحاظ سے عزیز الدہر ہے۔

ابتدا:۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اختتام:۔ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

۲ ایضاً 3

اوراق ۴۶۲ سائز ۱۶×۲۴ سطور ۱۲
کاتب × تاریخ کتابت ×
خط نسخ صدی ۱۱ ہجری

یہ بھی قرآن مجید کا نہایت خوشخط اور عمدہ نسخہ ہے۔ کاغذ حنائی، اوّل کے دو صفحات معہ حاشیہ و بین السطور مطلیٰ، مذہّب و مینا کار آسمانی ہیں۔ اس کے بعد کے دو صفحات بھی بین السطور مطلیٰ و حاشیہ گل دار مطلیٰ، باقی کل اوراق مجدول شنجرفی ہیں۔ آیات و رکوع کے نشانات دائرہ کی شکل میں مطلیٰ ہیں۔ آخر کے دو صفحات بھی مابین السطور مطلیٰ ہیں۔ اور حاشیہ گل دار مطلی ہے۔

کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ نسخہ مکمل ہے۔

ابتداء ـــــ از اول قرآن
اختتام ـــــ تا ختم قرآن
ترقیمہ ـــــ درج نہیں۔

۳ القرآن المجید 1
(مذہّب)

اوراق ۵۵۳ سائز ۱۵×۲۴ سطور ۹
کاتب × تاریخ کتابت ×
خط نسخ صدی ۱۱

قرآن مجید کا ایک بہترین نسخہ ہے۔ کاتب نے اگرچہ اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی

لیکن کسی اچھے کاتب کے قلم سے لکھا ہوا نہایت خوشخط نسخہ ہے۔ گیارھویں یا بارھویں صدی کی کتابت معلوم ہوتی ہے۔

کاغذ سفید انگوری کشمیری، ابتدائی دو صفحے مجدول و مینا کار آسمانی و طلائی ہیں۔ کل اوراق مجدول طلائی ہیں۔ بین السطور کی لائنیں، نشانات آغاز سُور، رکوع، ربع، ثلث نصف، حاشیہ پر طلائی ہیں۔ حاشیہ اکثر صفحات پر آب رسیدہ ہے۔ البتہ آخر سے بیداغ ہے۔ سورہ توبہ کے ساتویں رکوع کا ایک ورق غیر خط سے لکھا ہوا ہے اور مطلی بھی نہیں ہے نسخہ مکمل ہے۔

ابتداء :۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الخ
اختتام :۔ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ الخ
ترقیمہ :۔ درج نہیں

(۴) القرآن المجید (15)

(مطلیٰ و مذہب)

اوراق ۲۵۵	سائز ۱۴×۲۳	سطور ۱۷
کاتب ×	تاریخ کتابت	صدی ۱۱ھ
خط نسخ	مکمل نسخہ ہے۔	

کاغذ سفید انگوری مجدول شنجرفی و آبی و آسمانی، ابتدائی دو صفحے اور آخر کے لوح، سُور مطلی اور مینا کار آسمانی ہیں۔ بین السطور اور نام بھی مطلی ہیں۔ ابتداء پارہ اور علامات مخصص قرآن حاشیہ پر مطلی ہیں۔

نسخہ بڑا نادر، خوشخط، مذہب و مطلی ہے۔

دوسرے ورق کے صفحہ اول پر مہر "محمد باقر" ثبت ہے۔ شاہی کتب خانوں میں رہا ہوا نسخہ

ہے۔ جلد بھی بڑی قدیم لاکھ کی بنی ہوئی ہے جس پر کافی دستکاری کی گئی ہے اور پٹھوں کے دونوں جانب ہے۔ نسخہ مکمل ہے ۔ محمد باقر اورنگ زیب کے تحویلدار کتب خانہ تھے۔

ابتداء ـــ مطابق سابق

اختتام ـــ "

ترقیمہ ـــ درج نہیں

⑤ القرآن المجید (عالمگیری) ⑫

(نصف اول)

(مترجم فارسی)

اوراق ۳۵۴ سائز ۳۰×۵۵ سطور ۹

کاتب تاریخ کتابت صدی ۱۲ھ

خط نسخ

کاغذ حنائی بادامی و سرخ و آبی۔ صفحہ دوم و سوم مینا کار سبز و سرخ و آبی معہ حاشیہ مطلی بیل دار و چپٹ زدہ، قدرے کرم خوردہ، مجدول طلائی شنگرفی و آبی، درمیان کے اجزاء میں آیات کے نشانات طلائی ہیں ورق آخر بسیار چپٹ زدہ، آخر سے ناقص بھی ہے۔ بین السطور ترجمہ فارسی درج ہے اور ترجمہ کے ساتھ حاشیہ پر و بین السطور مختصر مفید نوٹ بھی چڑھائے گئے۔ کہیں کہیں تحشی کثیر ہے۔ کاتب اور تاریخ کتابت کی صراحت بھی نہیں البتہ اول صفحہ پر یہ نوٹ

"از کتب خانہ سرکار مرزا محمد ہمایوں شاہ بہار بن مرزا محمد کام بخش عالم بہادر"

درج ہے۔ کام بخش شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کا چھوٹا بیٹا تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ یہ نسخہ بہت اہم ہے اور شاہی کتب خانوں میں رہا ہے۔ کتب خانہ کی روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ خود عالمگیر کے قلم کا لکھا ہوا ہے۔ واللہ اعلم۔

۶ القرآن المجید (۲۲)

(حمائل)

(مترجم)

اوراق ۳۳۲ سائز ۹×۱۵ سطور ۱۴

کاتب محمد بن احمد النیریز تاریخ کتابت ۴۴۷ھ 1055ء در شیراز

خط نسخ

کاغذ بادامی نہایت باریک، کل اوراق مابین السطور و حاشیہ مطلّی و مذہب۔ نشاناتِ آیات مطلّی، بین السطور ترجمہ فارسی، حاشیہ پر جا بجا خواص سُور، بروئے احادیث، رموز قرأت بھی لیکن بہت بوسیدہ ہے بعض جگہ حوض حاشیہ سے جدا ہو چکا ہے

صفحہ دوم و سوم کافی مطلّی و مذہب ہیں۔

بہر حال نسخہ پرانا در ہے پختگی خط کے لحاظ سے بہت نایاب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حمائل کا یہ نسخہ کسی سادھو نے نواب مبر خاں صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ نسخہ نادر ترین ہے۔

ترقیمہ میں سن کتابت کا اندراج جن ہندسوں میں تھا اسی طرح اوپر تحریر کر دیا گیا۔ "۶" ہندسہ مختلف ادوار میں کبھی چار کے لئے اور کبھی چھ کے لئے استعمال ہوتا رہا ہے اس لئے اگر چھ سمجھا جائے تو ایسی صورت میں اس حمائل کا سن کتابت ۶۶۷ھ / ۱۲۶۸ء ہو سکتا ہے۔

ابتداء:— مطابق سابق

اختتام:— ؍؍

ترقیمہ:— "کتبہ محمد بن احمد النیریز ۴۴۷ھ فی شیراز"

٧ القرآن المجید (3782)

اوراق ٣٤٠ سائز ١٥×٢٧ سطور ١٤

کاتب حافظ محمد تاریخ کتابت ١٢١٢ھ / ١٧٩٨ء

خط نسخ

کاغذ سفید باریک خوشخط فارسی، لوح کتاب مطلی و مینا کار، مجدول سرخ، حاشیہ پر تفسیر ایجاز التفاسیر، مرتبہ شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی سے حواشی چڑھائے گئے ہیں۔ موصوف نے یہ تفسیر، جلالین، مدارک، حسینی، بیضاوی، کشاف معالم التنزیل وغیرہ سے ترتیب دی۔ فضائل القرآن پر بھی تین ورق شامل ہیں۔ نسخہ بہت اچھا ہے۔

نسخۂ ہذا کے کاتب تو حافظ محمد صاحب ہی ہیں۔ اس کی تحشی میر شاہ علی صاحب ساکن دہلی نے کی ہے چنانچہ اس سلسلہ میں آخر میں مندرجہ ذیل نوٹ درج ہے۔

"می گوید اضعف العباد میر شاہ علی ساکن دہلی آنکہ از سالہا جلد کلام اللہ را بہمیں خط و تقطیع تمنا داشتم تا آں کہ واہب بے منت بطور بیع صحیح شرعی بمن رسانید پس ترقیم حاشیہ اش اجر کبیر و ثواب کثیر را امید وارم و عہد موثق می نمودم کہ ایں جلد را تا دم زندگی از خود جدا نکنم پس اگر در حیات من در ملک دیگرے در آید خالی از سرقہ و غصب نخواہد بود"

اس کے تحت میں مندرجہ ذیل نوٹ درج ہے۔

"در شہر محرم ١٢٠٥ھ ہجری خریدہ شد"

اس نوٹ کے تحت یہ مہر ثبت ہے۔ "ہو الملک العلی"

العلی ١٢٤٥
ہو الملک

یہ الورتے آیا ہوا نسخہ ہے اور جلد بھی نہایت پختہ اور عمدہ بنی ہوئی ہے جس پر قدرے سنہری

کام بھی ہے۔

ابتدا:۔ مطابق سابق

اختتام:۔ "

ترقیمہ:۔ "تم فی یوم الاحد وقت العصر خامس عشر من شہر ذیحجہ ۱۲۸۲ھ الف
و مائتہ و اثنی و ثمانین - بخط عاصی حافظ محمد غفر اللہ لہ ولوالدیہ و
احسن الیہما والیہ آمین"

۸ ایضاً ۴

اوراق ۴۷۲ سائز ۲۰ × ۳۰ سطور ۹

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری

خط نسخ

یہ نسخہ بھی بڑے سائز پر قرآن مجید کا اچھا نسخہ ہے اور مکمل ہے کاغذ سفید انگوری ہے۔ اور ابتدائی دو صفحات پر بہترین قسم کا کام طلائی و مینا کار آسمانی ہو رہا ہے۔ کل اوراق مجدول شنگرفی و آسمانی ہیں۔ ہر رکوع کا نشان حاشیہ پر، اور ہر آیت کا نشان دائرے کی شکل میں مطلّیٰ ہے۔

کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ نسخہ مکمل ہے

ابتدا:۔ مطابق سابق

اختتام:۔ "

ترقیمہ:۔ درج نہیں

⑨ ایضاً ④

مترجم فارسی

(جلد اول)

اوراق ۶۴۱ سائز ۲۵×۳۲ سطور ۵
کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری
خط نسخ

قرآن مجید کا یہ نسخہ تین جلدوں پر مشتمل ہے اس مجموعہ کی یہ جلد اول ہے۔ کاغذ سفید، اول سے آخر تک مجدول شنگرفی و آبی، ابتدائی چار صفحات کا حوض (درمیانی حصہ) مطلّیٰ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی لیکن قریب کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے شاید بارھویں صدی ہو یہ جلد ابتداء قرآن سے سورۂ یونس تک ہے۔ اول میں ایک مطبوعہ رسالہ مولوی سعد اللہ صاحب رامپوری کا شامل ہے۔ ابتداء سے آخر تک بین السطور ترجمۂ فارسی بھی ہے جو اہتمام کے ساتھ پورے قرآن مجید میں بین السطور لکھا گیا ہے۔

اس نسخہ کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ ابتداء سے آخر تک حواشی سے مزین ہے اور اہتمام کے ساتھ قرآت، اعراب، آیات کا شان نزول بیان کیا گیا ہے۔ اور اسے الاکلیل، تبیان، تیسیر اور نظم الجواہر وغیرہ دوسری کتب سے اخذ کر کے مفید حواشی سے مزین کیا گیا ہے۔

ابتداء :۔۔۔۔ از ابتداء

اختتام :۔۔۔۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝

ترقیمہ :۔۔۔۔ درج نہیں

ایضاً

(۱۰) (5)

(جلد دوم)

اوراق ۵۸۲ سائز ۲۵×۳۲ سطور ۵
کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری
خط نسخ

اسی نسخہ کی دوسری جلد ہے۔ جو سورۂ یونس سے شروع ہو کر سورۂ لقمان تک ہے جلد اول کی طرح اس میں بھی بین السطور فارسی ترجمہ درج ہے۔ باقی تفصیلات جلد اول کے مطابق ہیں اور تحشی بھی حسب سابق اول سے آخر تک ہے۔

ابتداء:—— الٓرٰ تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ الخ
اختتام:—— وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ الخ
ترقیمہ:—— درج نہیں۔

ایضاً

(۱۱) (6)

(جلد سوم)

اوراق ۴۹۸ سائز ۲۵×۳۲ سطور ۵
کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری
خط نسخ

مذکورہ نسخہ کی تیسری جلد ہے جو سورۂ لقمان سے شروع ہو کر آخر قرآن تک ہے۔ بین السطور ترجمہ فارسی ہے باقی تفصیلات سابق جلدوں کے مطابق ہیں۔
کاتب نے اپنا نام اور تاریخ آخر میں بھی نہیں لکھی تحشی اول سے آخر تک مدستور ہے

اور موضح القرآن سے فوائد بھی درج ہیں

ابتداء ــــ الٓمٓ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ الخ

اختتام ــــ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ الخ

ترقیمہ ــــ درج نہیں

⑫ ایضاً ⑨

مترجم فارسی

(جلد اول)

اوراق ۳۰۴ **سائز** ۲۵×۳۲ **سطور** ۵

کاتب × **تاریخ کتابت** صدی ۱۲ ہجری

خط نسخ **صرف جلد اول**

کاغذ سفید دبیز، صفحہ اول وسوم کی لوح مطلی مینا کار آسمانی وسرخ بیلدار مطلیٰ

پیش نظر جلد، صرف جلد اول ہے جو ابتدا سے شروع ہو کر سورۂ نساء کی آیت،

اَجْرًا عَظِیْمًا تک ہے۔

جلی خط میں لکھا ہوا ہے اور بین السطور ترجمہ فارسی بھی ہے قرآن مجید کا یہ نسخہ بھی نسخہ نمبر ۹ تا ۱۱ کی تین جلدوں کی طرح غالباً اسی کاتب کے قلم سے اسی تحشی اور نوٹ اور ترجمہ کے ساتھ تیار کیا گیا ہے البتہ اس کی تکمیل نہیں ہو سکی۔ ابتداء کی تحشی تو سابق کے مطابق ہے لیکن جدول وغیرہ کی تکمیل نہیں ہو سکی۔ ترجمہ فارسی وہی ہے جو اس نسخہ پر بین السطور درج ہے حواشی اور نوٹ اسی طرح حواشی اور جدول میں دئے گئے ہیں

کاتب کا نام اس نسخہ سے بھی معلوم نہیں ہوتا۔ غالباً یہ نسخے نواب **محمد علی** خاں صاحب کے تیار کرائے ہوئے ہیں۔ اور کاتب بھی نواب کے کاتبوں میں سے کوئی کاتب ہیں۔

ابتداء :- از ابتداء قرآن
اختتام :- وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا
ترقیمہ :- درج نہیں

(۱۳) ایضًا (۱۵)

(مترجم فارسی)
(جلد دوم)

اوراق ۳۱۶ سائز ۲۵×۳۲ سطور ۵
کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری
خط نسخ - جلی

اس نسخہ کی دوسری جلد ہے جو مسلسل جاری رہ کر سورۂ توبہ کے ختم تک ہے اس جلد
میں بھی بین السطور ترجمہ فارسی درج ہے جو خط نستعلیق میں ہے۔ باقی تفصیلات جلد اول
میں درج کردی گئیں۔

ابتداء :- مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ - الخ -
اختتام :- عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ -
ترقیمہ :- درج نہیں

(۱۴) ایضًا (۱۱)

(جلد سوم)

اوراق ۳۱۶ سائز ۲۵×۳۲ سطور ۵
کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری
خط نسخ

غیر مجلد اجزاء ہیں جو سورۂ یونس سے شروع ہو کر سورۂ روم تک ختم ہوتے ہیں۔ اس

کے بعد سے باقی حصہ ناقص ہے۔
اس جلد کے آخری حصہ میں تحشی نہیں ہے کاتب کے نام اور تاریخ کتابت کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ بارھویں صدی کا لکھا ہوا نسخہ ہی معلوم ہوتا ہے۔
آیت وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ لَئِنْ اَمَرْتَھُمْ" کے بعد سے تحشی بالکل ختم ہو گئی ہے۔ البتہ ترجمہ آخر تک ہے

ابتداء ــــ از سورۂ یونس

اختتام ــــ وَلَا یَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ۔

ترقیمہ ــــ درج نہیں

(۱۵) القرآن المجید (14)

اوراق ۴۰۰ سائز ۲۷×۱۷ سطور ۱۱/۱۲

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۱ ہجری

خط نسخ ۔ جلی ۔ مکمل ۔ حالت اچھی ہے۔

کاغذ بادامی تیرہ، ہر دو لوح مطلی و مینا کار آسمانی، کل اوراق مجدول طلائی و شنگرفی و آبی، نشانہائے آیات و رکوع بر حاشیہ و اسمائے سور مطلی ہیں۔ ابتداء کے اکثر اوراق اوپر سے چپٹ زدہ ہیں۔

صفحۂ اول پر چار مہریں مربع اور دو ہشت پہلو، مختار الدولہ محمود خاں ٹونکی کی ثبت ہیں۔ اسی طرح آخر میں تین مہریں ہشت پہلو ثبت ہیں۔

اس نسخہ کو تفصیل سے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ قرآن مجید مختار الدولہ محمود خاں المتوفی ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء جو نواب میر خاں صاحب کے جرنیل فوج تھے ان کی ملکیت اور ان کے مطالعہ میں رہا ہے۔ اسی میں آپ تلاوت کیا کرتے تھے۔

مختلف ادوار میں آپ کی متعدد مہریں کتابوں پر ثبت دیکھی گئی ہیں اس نسخہ پر ان کی تمام مہریں اول و آخر میں ثبت ہیں - دو مہروں پر ان کے قلم سے اس مہر کے اجراء کی تاریخ بھی درج ہے -

آخر میں جو مہریں ثبت ہیں ان میں آخری مہر کے ساتھ ذیل کا یہ نوٹ بھی درج ہے -

" ایں محمود خاں عاصی از فضل محمد مصطفیٰ و طفیل چار یار یک ختم قرآن از روئے واعظ در چھاؤنی ٹونک شروع نمودہ - در عرصہ سہ و نیم سال نمودہ شد در ماہ جمادی الاول ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۴ء باتمام رسید - او سبحانہٗ تعالیٰ قبول کند و جزائے نیک دہد - ایں احقر قاری را و جمیع سامعین را بحق نبی محمد مصطفیٰ صلعم .... "

آخر میں رسالہ لغات القرآن شامل ہے جو اپنے مقام پر درج ہے -

ابتداء ——— مطابق سابق

اختتام ——— "

ترقیمہ ——— درج نہیں

(۱۶) ایضًا (7)

کامل

اوراق ۴۱۵ سائز ۲۵×۲۲ سطور ۱۱

کاتب × تاریخ کتابت ×

خط نسخ

کاغذ حنائی ، خوشخط بخط نسخ - ابتدائی دو صفحات پر حاشیہ بیلدار طلائی ، کل اوراق مجدول طلائی و آبی ، آیات کے تمام علامتی دائرے بھی مطلی ہیں - اول سے آخر تک

کہیں کہیں حاشیہ بھی ہے بعض اوراق چٹ زدہ ہیں قدرے کرم خوردہ بھی ہے اول سے ایک مہر اور آخر سے کچھ عبارت محو شدہ ہے۔

اول میں ایک رسالہ "مقصود القاری" شامل ہے۔ جو اپنے مقام پر درج ہے۔

اول میں ملکیت کا ایک نوٹ اس طرح درج ہے۔

"ایں قرآن شریف صاحبزادہ محمد امیر الدین خان است کسی دعوا گیر نشود۔ فقط بقلم خود نوشتہ شد"

ابتداء :- مطابق سابق

اختتام :- "

ترقیمہ درج نہیں

(۱۷) ایضاً (8)

اوراق ۳۵۳ سائز ۱۷×۲۸ سطور ۱۳

کاتب حافظ قدرت اللہ تاریخ کتابت ۲ رشعبان ۱۳۰۶ھ 1889

خط نسخ قدرے شکستہ

کاغذ بادامی، مجدول شنگرفی و آبی۔ اکثر اوراق چٹ زدہ ہیں۔ قرارت سبعہ کے اشارات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں قرآن مجید کا یہ نسخہ نواب محمد علی خاں صاحب رئیس سوم ریاست ٹونک کے حکم سے بزمانہ قیام بنارس لکھا گیا۔ نسخہ مکمل ہے۔

ابتداء :- مطابق سابق

اختتام :- "

آخر میں ترقیمہ کے طور پر مندرجہ ذیل نوٹ درج ہے :-

"بحکم حضور لامع النور نواب محمد علی خاں صاحب بہادر صولت جنگ سبعہ قرآۃ معہ

چہاردہ روایات جلد ہذا بمقابلہ قرآن شریف ملک جناب صاحبزادہ قاری
حافظ عبدالوہاب خاں صاحب بہادر سند یافتہ قاری کریم اللہ خاں صاحب
مرحوم و قاری مولوی عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی نوشتہ شد۔ بقلم العبد
خادم القراء حافظ قدرت اللہ خاں در شہر بنارس۔ تحریر بتاریخ ۲ ماہ شعبان
المعظم ۱۳۰۰ھ ہجری"

(۱۸) القرآن المجید (16)

اوراق ۶۵۵ سائز ۱۹×۲۹ سطور ۹
کاتب حافظ ابوالفتح تاریخ کتابت غالباً صدی ۱۱ ہجری
خط نسخ۔ مکمل۔ قدرے کرم خوردہ

کاغذ ختائی تیرہ مجدول شنگرفی، اکثر اوراق چٹ زدہ، ابتدائی تقریباً پونے دو پارے جا بجا
محشی بھی ہیں اور بین السطور ترجمہ فارسی بھی درج ہے
ابتداء و اختتام مطابق سابق
ترقیمہ:— لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نصر من اللہ و فتح قریب و بشر المومنین —
کتبہ العبد المذنب فقیر حقیر حافظ ابوالفتح غفر اللہ لہ و لوالدیہ فاللہ خیر حافظا وہو ارحم الراحمین۔

(۱۹) القرآن المجید (17)

اوراق ۳۹۰ سائز ۱۹×۲۹ سطور ۱۲
کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری
خط نسخ۔ جلی۔ مکمل

کاغذ ختائی بادامی مختلف اللوح، اول و آخر مینا کار آسمانی شنگرفی و سیاہ، اوراق

چٹ زدہ و بوسیدہ ہیں۔ کاتب نے اپنا نام و تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ نسخہ مکمل ہے۔ ترقیمہ درج نہیں۔

(۲۰) القرآن المجید (23)

(ناقص)

اوراق ۲۳۶ سائز ۱۶×۲۷ سطور ۱۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری

خط نسخ قدرے ناقص و مرمت شدہ

کاغذ بادامی باریک، قدرے آب رسیدہ و مجدول شنجرفی و آسمانی، خط جلی، قدرے مرمت شدہ بھی ہے۔ آخر سے دو ایک ورق ناقص ہیں اسی وجہ سے کاتب کے نام اور تاریخ کتابت وغیرہ کا پتہ نہیں چل پاتا۔

ابتداء:- مطابق سابق

اختتام:- "يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ...."

(۲۱) القرآن المجید (3011)

(نامکمل)

اوراق — سائز ۱۴×۲۳ سطور ۱۱

خط نسخ

ایک بوسیدہ شکستہ اور نامکمل نسخہ ہے۔ صاحبزادہ محمد مصطفیٰ خاں صاحب مرحوم جوہر کے کتب خانے سے اس ذخیرہ کے لئے ہبہ کیا گیا۔ زیادہ شکستہ ہو جانے کی وجہ سے اوراق بھی شمار نہیں کئے جا سکے۔ ترقیمہ درج نہیں —

(۲۲) القرآن المجید (2966)

(نامکمل)

(صرف دو پارے)

اوراق ۸۲ سائز ۱۲×۲۰ سطور ۷

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری

خط نسخ ۔ نامکمل

قرآن مجید کا ایک نامکمل نسخہ ہے جو ۲۱ و ۲۲ پاروں پر مشتمل ہے اس کے بعد سے ناقص ہے اسی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا قدرے کرم خوردہ و شکستہ ہے صاحبزادہ سعید احمد خاں نے یہ نسخہ اس ادارہ میں عطا فرمایا۔

ابتداء ——— اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ - الخ۔

اختتام ——— قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ تا مُهْتَدُوْنَ "

(اس کے بعد سے ناقص ہے)

ترقیمہ ——— درج نہیں

(۲۳) القرآن المجید (18)

(حمائل)

اوراق ۳۰۶ سائز ۹×۱۴ سطور ۱۳

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۱ ہجری

خط نسخ ۔ مکمل

کاغذ بادامی خفیف آب رسیدہ، مجدول شنجرفی و آبی، ہر دو لوح منقش دوم و سوم

مطلی و مینا کار آسمانی خراب گشتہ۔

کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی لیکن نسخہ قدیم ہے ابتدائی مغل دور کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔

صفحہ اول پر مندرجہ ذیل رباعی خط شکستہ میں لکھی ہوئی ہے:

سلطاں مرا خورم کند　　سلطاں مرا بے غم کند
سلطاں بداند حال من　　سلطاں برآرد کار من

آخر میں دعائے ختم قرآن مختصر درج ہے۔ ترقیمہ درج نہیں۔

(۲۴) القرآن المجید (۱۹)

(حمائل)

اوراق ۳۹۸　سائز ۸×۱۲　سطور ۱۲

کاتب ×　تاریخ کتابت ×

خط　نسخ۔ باریک

کاغذ بادامی سفید خفیف آب رسیدہ، مجدول طلائی و آبی۔ نشانات دائرۂ آیات کل طلائی، اکثر حاشیہ پر گول دائرے طلائی و مینا کار بنے ہوئے ہیں۔

ابتدائی دو ورق لوح کے مطلی و مینا کار آسمانی، آخر اوراق چٹ زدہ ہیں۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ نسخہ مکمل، اچھا اور قدیم ہے۔

ابتداء:۔ }
اختتام:۔ } مطابق سابق
ترقیمہ:۔　درج نہیں

۲۵ القرآن المجید 25

(حمائل)

اوراق ۳۶۲ سائز ۸×۱۲ سطور ۱۴

کاتب × تاریخ کتابت صدی دہم ہجری

خط نسخ

کاغذ بادامی سفید شنجرفی مجدول جانب بالا- از اول تا آخر خفیف آب رسیدہ صفحہ اول دوم وسوم مطلی ومینا کار سرخ وآبی- درمیان میں چٹ زدہ بھی ہے- اکثر سورتوں کے خواص بھی ساتھ میں دیئے گئے ہیں- اول صفحہ پر درج ہے-

"آمدہ معرفت سید احمد شاہ"

اول میں ختم قرآن کی ترکیب اور آخر میں دعائے شروع قرآن پاک درج ہیں- نسخہ مکمل ہے- ترقیمہ درج نہیں-

۲۶ القرآن المجید 21

(حمائل)

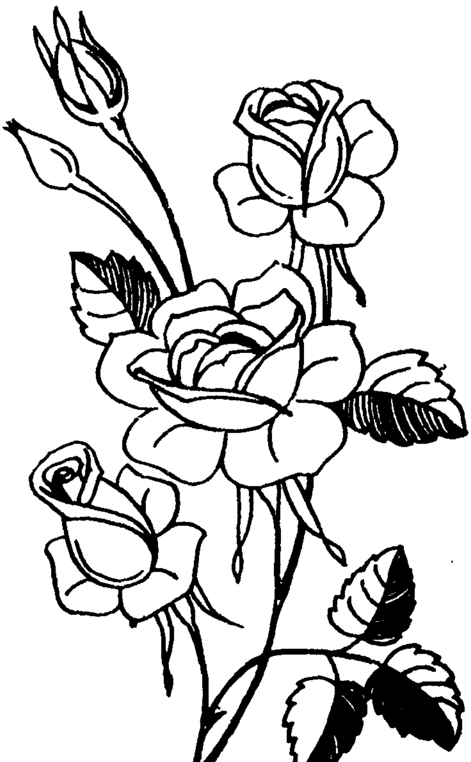
اوراق ۲۹۵ سائز ۷×۱۱ سطور ۱۵

کاتب × تاریخ کتابت دسویں صدی ہجری

خط نسخ

کاغذ بادامی سفید، مجدول طلائی وآبی ونشان دائرہ آیات مطلی ہیں- صفحہ دوم سوم مابین السطور وحاشیہ مطلی وبیلدار ہیں- طلائی کام ماند ہوچکا ہے اکثر اوراق جانب بالا سے دھبہ دار، صفحہ اول چٹ زدہ ہے-

اول میں دعائے ختم القرآن اور آخر میں دعائے شروع تلاوت قرآن پاک شامل ہیں
آخر میں سورۃ کی فہرست بہت خوبصورتی سے دی گئی ہے۔ ترجمہ درج نہیں۔



التجوید و القراءة

عربی، فارسی، اردو

عربی

۲۷ کتاب التمہید فی علم التجوید ۴۴

شمس الدین محمد بن محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ (۱۴۲۹ء)

اوراق ۳۳ سائز ۱۲ × ۲۲ سطور ۲۵

کاتب محمد فاضل الدمشقی الشاذوری الدہلوی تاریخ کتابت ۱۴ ذوالقعدہ ۱۰۹۵ھ

خط نسخ ۔ حالت ٹھیک ہے ۔ قدرے کرم خوردہ ۔ روز جمعہ ۔ بنا نسخ المقیر

علم تجوید پر علامہ جزری کی مشہور اور معتبر کتاب ہے اور دس ابواب پر مرتب ہے ۔ جس میں تجوید و ترتیل کی تحقیق اور اس کے اصول وغیرہ بیان کئے گئے ہیں ۔

علامہ جزری کے حالات "کتاب التحبیر زادمل التیسیر" میں گذر چکے ۔

اس نسخہ کی کتابت شروع کرتے وقت کاتب نے ورق اول پر کتاب کا نام لکھتے وقت مصنف کے لئے جو نوٹ دیا ہے وہ بھی بہت مفید ہے ۔ اس لئے ذیل میں وہ اصل عبارت درج کی جا رہی ہے ۔

"کتاب التمہید فی علم التجوید تصنیف الشیخ الامام العالم العامل ابو الخیر محمد بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ ۔ ولہ مصنفات بدیعۃ منہا فی علم القراءۃ ۔ النشر والتقریب والطیبۃ ثلثہا فی القراآت العشرہ ۔ والدرۃ فی القراآت الثلثۃ ۔ التحبیر علی التیسیر زاد فیہ القراآت الثلثۃ علیہ ۔ وفسرہ بالحمرۃ فیہ بقولہ فی اولہ قلت وآخرہ واللہ اعلم ولہ الوقف والابتداء ۔ ومقدمۃ فی مخارج الحروف ۔ ولد رحمہ اللہ سنۃ احدیٰ وخمسین وسبع مائۃ وتوفی بشیراز فی ربیع الاول سنۃ ثلث وثلاثین وثمان مائۃ"

پیش نظر نسخہ اس کتاب کا بہت اچھا نسخہ ہے ۔ شاہی کتب خانوں میں بھی یہ نسخہ رہا ہے ورق اول سے تین چار مہریں بالکل محو شدہ ثبت ہیں ۔ اول میں ایک نوٹ اس طرح درج ہے ۔

"یازدہم ربیع الاول ســـــہ بعرض دیدہ شد"

اس کے علاوہ بھی اول صفحہ پر کچھ عبارتیں درج تھیں جو محو کردی گئی ہیں ۔

ابتداء —— الحمد للہ الذی جعل القرآن العظیم مفتاح
الآئہ ومصباح قلوب اولیائہ ۔ الخ ۔

اختتام —— انتہیٰ ما اردت ذکرہ من الدعاء وھو کاف
واسئل اللہ ان ینفع بہ .... وسلم تسلیمًا
دائمًا کثیرًا کثیرًا الیٰ یوم الدین آمین یارب العٰلمین

ترقیمہ —— "قد تقد الفراغ من تسوید ھٰذہ النسختہ الشریفۃ
فی مغرب یوم الجمعۃ اربعۃ عشر من ذی قعدۃ
الحرام عام احدیٰ وتسعین بعد الف من الھجرۃ
النبویۃ علیٰ ید احقر العباد رب الرؤف محمد
فاضل معروف الدھلوی القادری الحنفی"

(۲۸) مقدمۃ التجوید (56)

جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی
المتوفی ۹۱۱ھ
1505ء

اوراق ۴ سائز ۱۲ × ۲۰ سطور ۲۵
کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری
خط ۔ نسخ

ایک مختصر رسالہ ہے جس میں تجوید کے مسائل بیان کئے گئے ہیں ۔ کاتب اور تاریخ کتابت کا ذکر نہیں ۔

اس کے مرتب مولانا جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی ہیں ۔ مصر کے

مشہور عالم ہیں۔ ۸۴۹ھ/۱۴۴۵ء میں پیدا ہوئے وہیں علوم حاصل کئے۔ شام، حجاز، مغرب، یمن وغیرہ کا خوب سفر کیا۔ کثیر التصانیف ہیں۔ ۸۶۶ھ/۱۴۶۱ء میں سترہ سال کی عمر میں تصنیف وتالیف کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء میں انتقال ہوا۔

ابتداء — الحمد للہ الذی انزل القرآن عظمۃ للعٰلمین .... امابعد فقد سألنی بعض المحبین ان اعمل مقدمۃ فی تلاوۃ التالین لینفع بہ الصغار والکبار من الراغبین۔ الخ۔

اختتام — والتفشی یختص بالشین والاستطالۃ تختص بالضاد وباللہ التوفیق۔ تمت مقدمۃ التجوید۔

(۲۹) مختصر التجوید (55)

جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ/1505

اوراق ۳ سائز ۱۲×۲۰ سطور ۲۵

کاتب × تاریخ کتابت ×

خط نسخ مکمل — حالت ٹھیک ہے۔

اس مختصر رسالہ میں تجوید وقراءت کے کچھ بنیادی اصول بیان کئے گئے ہیں مصنف کے حالات ابھی مقدمۃ التجوید کے تحت بیان ہو چکے۔

ابتداء — الحمد للہ الذی جعلنا من التالین کتابہ .... امابعد فھٰذہ رسالۃ مختصرۃ فی تجوید حروف الھجاء مع ایراد فوائد۔ الخ۔

اختتام — والسابع علی بن حمزۃ الکسائیؒ عن ابی الاسود الرومی تمت مختصر التجوید۔

(٣٠) شرح القصیدۃ الواضحۃ فی تجوید الفاتحہ (٩٧/٤)

اوراق ١٠ سائز ١٠×١٨ سطور ١٩

کاتب اسحاق بن احمد تاریخ کتابت ١٠١٢ھ / ١٦٠٣ ق

خط نسخ ۔ حالت اچھی ہے ۔ قدرے کرم خوردہ

قصیدہ " الواضحۃ فی تجوید الفاتحہ " الشیخ برہان الدین ابراہیم بن عمر الجعبری المتوفی ٧٣٢ھ / ١٣٣٢ کا منظومہ ہے ۔ یہ اسی کی شرح ہے ۔ شارح کا پتہ نہیں چل سکا علامہ جعبری کے حالات شرح رائیۃ الشاطبی کے تحت بہ نمبر ١٤ مذکور ہیں

حوالہ عرشی 1 / 138

ابتداء ـــــ الحمد للہ حق حمدہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ ۔ الخ ۔

ابتداء منظومہ ـــــ باسمہ سبحانہ ۔ بحمدک ربی اول النظم ابتدی ،

بدأنظمہ بحمد اللہ ۔ الخ ۔

اختتام ـــــ فہذا ما یسرہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ من الکلام علی ہذہ القصیدۃ والحمد للہ حمدا یوافی مزیدہ وصلوۃ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ

(٣١) رسالۃ التجوید (٣٣/٢)

الشیخ عبد الحق محدث دہلوی بن سیف الدین المتوفی ١٠٥٢ھ / ١٦٤٣

اوراق ٢٤ سائز ١٣×٢٢ سطور ٢٠

کاتب محمد ادریس عبد الرحمن تاریخ کتابت صدی ١٢ ہجری

خط تعلیق ۔ مکمل

تجوید و قراءت کے مسائل پر ایک مختصر رسالہ ہے ۔ مولانا عبد الحق صاحب محدث دہلوی

کے حالات اپنے مقام پر درج ہیں۔

(۳۲) بیان المشکلات (86/2)

مُلّا حسین بن اسکندر رومی حنفی
المتوفی ۱۰۶۰ھ
1650

اوراق ۳۵ سائز ۱۵×۲۱ سطور ۱۵
کاتب احمد بن السید اشرف المکی تاریخ کتابت ۱۱۶۷ھ
1753

اس رسالہ میں مصنف نے قرآن مجید کے ممدودات و مقصورات اور دیگر امور مشکلہ بیان کئے ہیں۔ کاتب نے اس رسالہ میں تو تاریخ کتابت نہیں لکھی لیکن ساتھ میں شامل کتاب "الطرازات المعلمۃ" اسی کاتب کی لکھی ہوئی ہے اس لئے سنہ کتابت وہی لکھ دیا گیا

مصنف کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

ابتداء :- الحمد للہ الذی جعلنا من التالین لکتابہ الذی اورثہ من اصطفاہ من عبادہ واحبابہ۔ الخ۔

اختتام ہو تارۃ یضیف بعضہا الی ضمیر کقولہ صحابہم وحقک لا مع الکسر عمتہ

(۳۳) ایضاً (42)

اوراق ۵۱ سائز ۱۴×۲۶ سطور ۱۱
کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۴ ہجری
خط نسخ نامکمل

مذکورہ کتاب کا دوسرا نسخہ ہے آخر سے تین ورق ناقص ہیں رسالہ تجوید القرآن کے

ساتھ شامل ہے اور اس کے صفحہ ۴۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۹۵ تک ہے اس کے بعد سے ناقص ہے۔ دونوں رسالے ایک ہی کاتب کے قلم سے لکھے ہوئے ہیں۔ کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلتا۔

ابتداء:۔ مطابق سابق

اختتام:۔ او تادب ما اشبہ ذلک ورُبما یکفر متعمدا

اس کے بعد سے ناقص ہے

(۳۴) المفید فی علم التجوید (87/2)

حسین بن شجاع بن محمد بن حسن التوانی

اوراق ۱۰ **سائز** ۱۰×۱۸ **سطور** ۱۷

کاتب اسحاق بن احمد **تاریخ کتابت** ۱۲۰۱ھ

رسالہ ہذا سات بابوں پر مرتب ہے۔ اس میں تلاوت قرآن کے سلسلہ میں آداب تجوید ترتیل اور رعایت الفاظ کے لحاظ سے مسائل بیان کئے گئے ہیں

مصنف کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

پیش نظر نسخہ بادامی کاغذ پر بسیار کرم خوردہ ہے اس نسخہ پر تاریخ کتابت وغیرہ درج نہیں لیکن ساتھ کے مشمولہ رسالے ایک ہی کاتب کے لکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے سنہ کتابت وہی لکھا گیا۔

ابتداء:۔ الحمد للہ رب العلمین ...... امابعد فیقول..

......الحسین بن الشجاع ۔ الخ۔

اختتام:۔ بین ورش وجمہور القراء ...... لا یحتمل ذکرہ

(۳۵) رسالہ مختصر التجوید (87/5)

اوراق ۳ سائز ۱۰×۱۸ سطور ۱۷
کاتب اسحٰق بن احمد تاریخ کتابت ۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۳ء
خط نسخ

سہ ورقی رسالہ ہے اور تجوید سے متعلق ہے مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اس رسالے پر بھی کاتب وغیرہ کا نام درج نہیں لیکن ساتھ کے رسائل ایک ہی کاتب کے لکھے ہوئے ہیں اس لیے تاریخ کتابت وغیرہ وہی درج کی گئی

ابتدا :- الحمد للہ رب العلمین ..... بعد فھذہٖ رسالۃ متعلقۃ بالتجوید -الخ-

اختتام :- مثل موت وخوف وضیف وشئ وما اشبہ ذٰلِكَ، واللہ اعلم بالصواب

(۳۶) کتاب مخارج الحروف (87/3)

قطب الدین ابو جعفر محمد بن علی الحسین النیشاپوری
اوراق ۷ سائز ۱۰×۱۸ سطور ۱۷
کاتب اسحٰق بن احمد تاریخ کتابت ۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۳ء
خط نسخ - مکمل - قدرے کرم خوردہ

فن تجوید پر مختصر رسالہ ہے جس میں حروف کے مخارج کی تشریح کی گئی ہے مصنف کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے کاتب نے بھی اگرچہ اس رسالہ پر اپنا نام وغیرہ نہیں لکھا لیکن ساتھ کے رسائل ایک ہی کاتب کے لکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے کاتب کا نام اور تاریخ کتابت اسی کے مطابق ظاہر کیا گیا ہے۔

ابتدا :- الحمد للہ رب العلمین ..... سالتم ایدکم اللہ ان اکتب لکم - الخ-

اختتام:- تم مخارج الحروف...... وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

(۳۷) رسالۃ تشتمل علی الاھم من اصول القراءۃ (87/7)

اوراق ۱۱ سائز ۱۰×۱۸ سطور ۱۹
کاتب اسحق بن احمد تاریخ کتابت ۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۳ء
خط نسخ نامکمل۔

اصول قراءۃ پر مختصر رسالہ ہے مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا آخر سے ناقص ہے کاتب کا نام بھی درج نہیں تھا لیکن ساتھ کے رسائل ایک ہی کاتب کے لکھے ہوئے ہیں اس لئے کاتب کا نام اور سنہ کتابت وہی درج کیا گیا۔

ابتداء:- الحمد للہ القوی سلطانہ العظیم برھانہ..... وبعد فھذا نکت مھمات ونبذ مختصرات تشتمل علی الاھم من اصول القراءۃ۔الخ

اختتام:- سورۃ الفلق مفتوح الآخر۔ تم۔

(۳۸) غنیۃ الطالبین ومنیۃ الراغبین (88)

محمد بن قاسم البصری الشافعی

اوراق ۲۸ سائز ۱۶×۲۲ سطور ۱۸
کاتب مولوی سراج الدین تاریخ کتابت آخر رمضان ۱۲۴۸ھ / 1832ء دراجمیر
خط نستعلیق۔ مکمل۔ حالت اچھی ہے

کتاب ہذا پندرہ باب اور ایک خاتمہ پر مرتب ہے۔ تجوید قرآن کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا پر اگرچہ کاتب کا نام درج نہیں لیکن ابتداء میں اس پر دیوان شمس الدین صاحب کے دستخط ہو رہے ہیں۔ اور یہ کتاب دیوان شمس الدین صاحب کے والد، مولوی

سراج الدین صاحب کے قلم سے لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

ان کی چند دوسری کتابیں بھی اس خط کی لکھی ہوئی یہاں محفوظ ہیں۔ جو انھوں نے اپنے پسر دیوان شمس الدین کے لئے لکھیں۔ اس وقت مولوی سراج الدین صاحب کا قیام اجمیر ہی میں تھا۔

ابتدار:- یقول العبد المعترف بتقصیرہ الراجی من ربہ..... محمد بن قاسم بصری بلدًا الشافعی مذھبًا، الحمد للہ علی احسانہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ تعظیما لشانہ - الخ۔

اختتام:- اولئك الذین ھداھم واولئك ھم اولوا الالباب۔ تمت الفائدۃ، وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم تسلیما

ترقیمہ:- در اجمیر۔ آخر رمضان ۱۲۴۰ھ ہجری

(۳۹) تیسیر البیان فی تخریج آیات القرآن (32)

احمد، مشہور بہ خان داؤد

اوراق ۲۲۲ سائز ۱۵×۲۴ سطور ۱۹

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۱ ہجری

خط نسخ - ناکمل - قدرے کرم خوردہ

قرآن مجید سے آیات نکالنے کا مکمل طریقہ اس میں بتایا گیا ہے۔ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول میں آیات قرآنی کی ابتدا سے متعلق بحث ہے۔ اور دوسرا حصہ آیات قرآنی کے آخری کلموں سے متعلق ہے۔

مصنف کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

پیش نظر نسخہ باریک بادامی چکنے کاغذ پر لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے۔ مجدول طلائی، قدرے

کرم چشیدہ بھی ہے۔ اول سے غالباً ایک ورق اور آخر سے چند اوراق ناقص ہیں۔ اسی وجہ سے کاتب کے نام اور تاریخ کتابت کا صحیح پتہ نہیں چل سکا۔

ابتداء		درباب اول پابہا بایدوید۔ الخ۔

اختتام		یوم لاتملک نفس ۔ ل۔ز۔

حوالہ		ریو		836

9.0		94/12/13

(۴۰) رسالہ فی قواعد التجوید (86/3)

محمد بن حکم باقیشر

اوراق ۱۵		سائز ۱۵×۲۱		سطور ۱۳

کاتب ×		تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری

خط نسخ		نامکمل

کیفیت		کاغذ سفید قدرے کرم خوردہ وآب رسیدہ

تجوید پر ایک مختصر رسالہ ہے جو چودہ فصلوں پر مشتمل ہے۔ مصنف کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

ابتداء:- الحمد للہ رب العلمین ..... امابعد فھذہ رسالۃ متعلقۃ بالتجوید فیھا اربعۃ عشر فصل، الفصل الاول فی الاظہار

اختتام:- ومن یوق ونحو ذلک ان الفا بعدہ جواب الشرط۔ واللہ اعلم

ترقیمہ:- تمت الرسالۃ بحمد اللہ وعونہ وحسن توفیقہ

(۴۱) رسالہ تجوید القرآن (86/4)

محمد بن حکم باقشیر

اوراق ۱۱ سائز ۱۵ × ۲۱ سطور ۱۳

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری

خط نسخ ۔ ناسکمل ۔

کیفیت کاغذ سفید قدرے کرم خوردہ و آب رسیدہ

تجوید کے احکام پر مشتمل ایک دوسرا مختصر رسالہ ہے۔ سابق رسالے اور اس رسالے کے مرتب ایک ہیں۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

ابتداء :- بسم اللہ..... وصلی اللہ..... فالذی ینبغی الاعتناء لقارئ القرآن - الخ۔

اختتام :- لان الفاء بعدہ جواب الشرط - واللہ اعلم - تمت -

(۴۲) تقویم القرآن (28)

اوراق ۳۲ سائز ۱۷ × ۲۲ سطور ۱۶

کاتب محمد شفیع بن حاجی زیبا تاریخ کتابت ۱۳۰۸ھ / 1890

رسالہ ہذا کے مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ رسالہ دو حصوں پر مشتمل ہے ابتدائی حصہ میں سورتوں کی ترتیب کے مطابق قراء کے مذاہب بیان کئے گئے ہیں۔ دوسرے حصہ میں، اصطلاحات قرارت کے لحاظ سے طرق قراء بیان گئے گئے ہیں۔

پوری کتاب جداول میں ہے نسخہ بہت اچھا ہے۔

ابتداء :- سورۃ الفاتحہ - بسم اللہ..... ال للکل فی مثلہ بالکسر ف

الوقف اربعة اوجہ۔ الخ۔

اختتام:۔ وعلی اصلہ یدخل ..... بین الھمزتین

(۴۳) رسالہ تعداد آیات و رکوع (54)

اوراق ۴ سائز ۱۲×۲۱ سطور ۸

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری

خط نسخ

کوئی مستقل رسالہ نہیں ہے اس میں ہر سورت کے رکوع اور ان کی تعداد شمار کرائی گئی ہے۔

ابتداء:۔ بسم اللہ..... تعداد آیات و رکوع قرآن شریف ....

سورۃ الفاتحہ۔ ۱۔ رکوع ۔ الخ۔

اختتام:۔ سورۃ الناس ۔ ۱۔ رکوع ۔ پانصد و پنجاہ ہفت شد

(۴۴) رسالہ قراءۃ اوقاف و رموز قرآن (53)

(منظوم و منثور)

اوراق ۲ سائز ۱۲×۲۱ سطور ۱۹

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری

خط نستعلیق

دو ورقی رسالہ ہے۔ اس میں اوقاف اور رموز قرآن کی تشریح کی گئی ہے۔ مرتب کا نام بھی معلوم نہیں ہو سکا۔ ناقص الطرفین بھی ہے۔

ابتدا :- بداں کہ وقف لازم در کلام جل وعلا بقول اصح ہشتاد و دو جا است وبقول بعضے الخ

اختتام :- موضع فیہا عین جاریہ هر و در سورہ الملک موضع ..... احد هم

ترقیمہ :- درج نہیں ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں کی

(۴۵) رسالہ تجوید القرآن (۴۱)

اوراق ۲۲ سائز ۱۴×۲۶ سطور ۱۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۴ ہجری

خط عربی ۔ نستعلیق ۔ مکمل

یہ رسالہ سات باب، کچھ فصول، اور ایک خاتمہ پر مرتب ہے جن میں تجوید کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت بھی نہیں لکھی لیکن نسخہ بہت اچھا ہے

ابتدا :- الحمد للہ رب العٰلمین ..... وبعد فھٰذہٖ رسالۃ تتعلق تجوید القرآن منتخبۃ من کتب مبسوطۃ فی ھٰذا الفن مفیدۃ للطالبین واللہ الموفق والمعین وھی مرتبۃ علی سبعۃ ابواب وفصول وخاتمۃ۔ الخ۔

اختتام :- یجب اخذہٗ من شیخ کامل ماھر فی ھٰذا الفن لئلا یکون من الاخسرین اعمالاً ..... وصحبہ والحمد للہ رب العلمین آمین

(۴۶) کتاب الوقف والابتداء (۹۸)

الامام ابوبکر محمد بن القاسم بن البشار الانباری

المتوفی سنۃ ۳۲۸ھ / ۹۳۹ء

اوراق ۱۹۷ سائز ۱۶×۲۱ سطور ۱۷

کاتب احمد بن یحییٰ بن صالح بن حمید المقری۔ خط نسخ

تاریخ کتابت ۱۷ ربیع الاول ۱۱۴۰ھ / ۱۷۲۷ء بروز جمعہ۔ مکمل ہے

کیفیت :- کاغذ سفید دبیز، خفیف کرم خوردہ، خط خام۔

کتاب ہذا اس فن کی قدیم کتب میں شمار ہوتی ہے، وقف اور ابتداء کے مسائل اس میں بیان کئے گئے ہیں۔

آغاز :- "اخبرنا عبد اللہ بن یحییٰ ...... الحمد للہ بلا ابتداء والآخر بلا انتہاء" الخ

اختتام :- ویوقف التام فی سورۃ الاخلاص والفلق والناس، آخر السورۃ۔

ترقیمہ :- "تم کتاب الوقف والابتداء تالیف ابن الانباری.. ... وسلم تسلیما، فرغ من رقمہ آخر نہار الجمعۃ ۱۷ شہر ربیع الاول سنۃ اربعین ومائۃ والف سنہ ۱۱۴۰ / ۱۷۲۷ء، الفارغ من رقمہ افقر عباد اللہ واحوجہم من اللہ احمد بن یحییٰ بن صالح بن حمید المقری عفی اللہ عنہ وغفر لہ ولوالدیہ، بحق محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

وشرف وکرم ۔
آخر میں ان مختلف حضرات کے کچھ نوٹ ہیں، جن کی ملکیت میں یہ کتاب رہی ہے

(۴۷) کِتابُ الوقف والآیات (۹۶)

اوراق ۹۷ سائز ۱۵×۲۳ سطور ۱۵
کاتب × تاریخ کتابت صدی ہجری ۱۲ عیسوی ۱۸
خط نسخ ــــــ مکمل ہے

مرتب یا شارح کا نام معلوم نہیں ہو سکا، ابتدا میں ایک مقدمہ بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے مرتب نے یہ کتاب علامہ سجاوندی، ابو جعفر، محمد بن الطیفور السجاوندی الغزنوی المتوفی ۵۶۰ھ/۱۱۶۵ء کی کتاب سامنے رکھ کر ترتیب دی ہے، قرآن مجید کے "اوقاف" اور آیات پر یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے، مندرجہ ذیل حوالوں کے مطابق اس کتاب کا ذکر ملتا ہے، لیکن مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا، اس میں اوقاف قرآن کیساتھ اختلاف کو بھی ظاہر کیا گیا ہے، اور ہر سورۃ سے پہلے اس کے رکوع، آیات اور حروف وغیرہ کی تعداد بھی بتائی گئی ہے۔

پیش نظر نسخہ اسی کتاب کا ایک اچھا نسخہ ہے، کاغذ سفید باریک و تاریک قدرے چٹ زدہ، کہیں کہیں حاشیہ بھی چڑھا ہوا ہے، آخر میں کاتب نے اپنا نام یا تاریخ کتابت لکھی تھی، لیکن بعد میں کسی نے اس پر چٹ لگا دی، بعد میں کبھی چٹ ہٹانے کی کوشش کی گئی ہے جس کی وجہ سے کاغذ بالکل پھٹ گیا، اب نام وغیرہ کا سمجھ میں آنا بھی ممکن نہیں

ابتداء:ــــ الحمد للہ حمدا یکافی نعمہ ... العالمین، الرحیم، الدین۔ الخ

اختتام : ـــــــــ الناس و الناس . . . . .

ترقیمہ : ـــــــــ تمت تمام شد کار من نظام شد بیت (ســہ) ہر کہ خواند الخ بنا بر خود تحریر نمود بعون اللہ تعالیٰ ۔

درمیان کا حصہ محو کر دیا گیا ۔ اس لیئے پڑھنے میں نہیں آتا ۔

حوالہ : ـــــــــ

عرشی : 1/132

براک : 1/408 ، Sup. 1/724

پٹنہ : 18/174

(۴۸) ایضاً (97)

اوراق ۱۳۲ **سائز** ۱۰×۱۸ **سطور** ۱۱

کاتب × **تاریخ کتابت** ×

خط نسخ **مکمل**

مذکورہ کتاب کا دوسرا نسخہ ہے ، کاغذ بادامی آب رسیدہ ، کرم خوردہ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت محو شدہ ہے ، کتاب قدرے محشی ہے اور کچھ حصہ مجدول شنجرفی بھی ہے ، اس نسخہ میں وہ مقدمہ نہیں جو مذکورہ بالا نسخہ میں ہے ۔

ابتداء : ـــــــــ سورۃ الفاتحۃ . . . . العالمین ، الرحیم ، الدین ۔ الخ ۔

اختتام : ـــــــــ الناس والناس

ترقیمہ : ـــــــــ تمت الکتاب بعون الملک الوہاب فی تاریخ یوم الاثنین من شہر ربیع الاول . . . . .

اس کے بعد کا حصہ کسی نے کاٹ کر محو کر دیا ہے، اس لیئے پڑھنے میں نہیں آتا۔ البتہ اس کے ساتھ ایک نوٹ دوسرے قلم سے مندرجۂ ذیل درج ہے۔

آز سرکار الہداد خان محمندؒ (مہند)

(۳۹) کتاب وقف القرآن (۱۰۷)

اوراق ۹۱ سائز ۱۳×۲۰ سطور ۱۵

کاتب بایزید بن بہاء الدین بن مبارک شاہ خط نسخ

تاریخ کتابت ۷ ر جمادی الآخر ۸۳۱ھ/۱۴۲۸ء روز پنجشنبہ۔ ورق اول ناقص ہے

اس کتاب کے مرتب کا نام بھی معلوم نہیں ہو سکا، ورق اول ناقص ہونے کی وجہ سے مزید کچھ پتہ نہیں چل سکا، وقف القرآن پر اچھا کتابچہ ہے اور یہ نسخہ بھی اس کا قدیم نسخہ ہے، کاغذ بادامی، قدرے بوسیدہ و دیمک خوردہ۔

درمیان میں ایک جگہ تحریر ہے :- "مالکہ عطاء الحق"

ابتداء :- والداع اذا دعان ... بسم .. الم لا ریب الخ

اختتام :- الناس والناس تمت الکتاب

ترقیمہ :- تمت الکتاب بعون الملک الوہاب فی یوم الخمیس سابع شہر جمید الثانی سنۃ احدی وثلاثون وثمانمائۃ علی ید العبد الضعیف المحتاج الی رحمۃ اللہ بایزید بن بہاء الدین بن مبارک شاہ۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم ——— زانکہ من بندۂ گنہ گارم

(۵۰) التیسیر فی علم القرأت (27)

ابوعمرو عثمان بن سعید بن عمر المقری الدانی المتوفی ۴۴۴ھ/۱۰۵۲ء

اوراق ۱۴۹ سائز ۱۲×۱۷ سطور ۱۵

کاتب قاسم بن محمد الخادم الکاشی خط نسخ قدیم

تاریخ ۸ رجادی الاول ۱۰۰۸ھ/۱۵۹۹ء در مکہ مکرمہ

کتاب ہذا علم قرائت پر قدیم، بہت مشہور اور نہایت معتبر کتاب ہے، جس میں قرات سبعہ کی پوری تشریح کی گئی ہے۔

پیش نظر نسخہ اس کتاب کا ایک بہترین اور اچھا نسخہ ہے، کاغذ سفید دبیز پر لکھا گیا ہے، اول میں علامہ حریری کی ایک نظم بھی شامل ہے جس میں ظاء اور ضاد کا فرق بتایا گیا ہے۔

مصنف علام ۳۷۱ھ/۹۸۱ء میں قرطبہ میں پیدا ہوئے، دانیہ جو قرطبہ کا ایک گاؤں ہے وہاں کے رہنے والے تھے ۳۸۷ھ/۹۹۷ء میں طلب علم کی غرض سے سفر کیا، قیروان اور مصر وغیرہ گئے، حدیث، فقہ اور قرات وغیرہ علوم حاصل کئے، اور ۳۹۹ھ/۱۰۰۸ء میں وطن واپس آگئے، علوم قرات میں امام مانے جاتے ہیں اور ان کی یہ کتاب اس فن میں نہایت معتبر شمار کی جاتی ہے۔

عبدالعزیز بن جعفر فارسی، ابوالحسن بن غلبون اور خلف بن خاقان وغیرہ ان کے شاگرد ہیں کثیر التصانیف ہیں، متفرق علوم میں انھوں نے ایک سو بیس کتابیں تصنیف کی ہیں ۴۴۴ھ/۱۰۵۲ء میں ان کا انتقال ہوا، کتاب ہذا متعدد بار ہند و بیرون ہند میں طبع ہو چکی ہے،

پیش نظر نسخہ چونکہ اس کتاب کا ایک قدیم نسخہ ہے اور اس پر اول و آخر میں کاتب کے اور دوسرے لوگوں کے متعدد نوٹ دیئے ہوئے ہیں، تاریخی اعتبار سے انھیں محفوظ کرنے کی غرض سے ذیل میں وہ سب تفصیلات دی جا رہی ہیں۔

اس نسخہ کے اول میں ۹ ورق مختلف اہم یاداشتوں پر مشتمل ہیں، جو تجوید و قرات کے سلسلہ میں ہیں، اول سے تین مہریں محو شدہ ہیں، کاتب نے کتابت شروع کرتے وقت ابتدا میں کتاب کا نام لکھکر یہ نوٹ دیا ہے:-

"شرعت فی کتابتہ یوم السبت الثانی من العشر الاول من الشہر الرابع من السنۃ الثامنۃ بعد الالف، وذلک بمکۃ المشرفۃ بالقرب من البیت الشریف، المخصوص من اللہ تعالیٰ بالیمن والبرکۃ والتشریف"

پہلے ہی صفحہ پر ذیل کے نوٹ بھی ہیں:-

"باسمہ تعالیٰ ـــــ من کتب الفقیر الی الغنی محمد قاسم بن محمد الہادی"

نیز:- "اہتمام محمد بیگ"

نیز:- "ہو۔ در شہر ربیع الاول سنہ ۴۲ جلوس والا مطابق ۱۱۹۸ھ ابتیاع شدہ قیمت عہ"

صفحہ اول پر کاتب ہی کے قلم سے فارسی و عربی کے مندرجہ ذیل اشعار لکھے ہیں، مضمون دونوں کا ایک ہے:-

فارسی:- معشوقہ من کتاب می شد ‏ ‏ مسکین دل من باں چہ شاد است
گویند بعاریت نمودہ ‏ ‏ معشوقہ بعاریت کہ داد است

عربی:- الا یا مستعیر الکتب دعنی ‏ ‏ فان اعارۃ المعشوق عار
ومعشوقی من الدنیا (کتاب) ‏ ‏ فہل ابصرت معشوقا یعار

ابتدا:- "قال الشیخ الامام ۔ ۔ ۔ ۔ الحمد للہ المتفرد بالدوام المتطول بالانعام۔ الخ۔

اختتام:- "قال ابو عمرو واسقطت الف الوصل التی فی اول اسم اللہ تعالیٰ فی جمیع ذلک استغناءً عنہا، فاعلم ایدک اللہ تعالیٰ ذلک موفقا لطریق الحق ومنہاج الصواب و باللہ العون والتوفیق"

نسخہ مقابلہ شدہ ہے، جیسا کہ آخر میں نوٹ ہے۔

ترقیمہ:- وکان الفراغ من کتابتہ ہذا الکتاب الجلیل منتصف نہار یوم السبت الثامن من العشر الاول من الشہر الخامس من السنۃ الثامنۃ بعد الالف من الہجرۃ النبویۃ علی مشرفہا الصلوۃ و

والسلام والتحیۃ وعلی آلہ واہل بیتہ وصحبہ ہداۃ البریۃ ، وذلک بمکۃ المشرفۃ بالقرب من البیت الشریف المخصوص من المصدر الاعلی بمزید الیمن والبرکۃ والتشریف ، وکتب بیدہ الفانیۃ قاسم بن محمد الخادم الکاشفی نزیل القری ۔ حامداً . . . . . متوکلاً علی مولاہ "

حوالہ :۔

برآف ۔ SUP. 1/۷۹ ، 1/407 ، پٹنہ 18/63 ـــــ عرشی 166/296

---

(۵۱) ایضاً (29)

اوراق ۹۴ سائز ۱۵×۲۳ سطور ۱۷

کاتب محمد احسن اللہ خط نسخ تاریخ کتابت ، ربیع الاول ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء

مذکورہ کتاب کا دوسرا نسخہ ہے ، یہ نسخہ بھی سفید چکنے کاغذ پر خط نسخ میں لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے اور نسخہ مقابلہ شدہ ہے ۔

اول وآخر کی عبارت وہی ہے ، البتہ اس کا ترقیمہ اس طرح ہے :۔

ترقیمہ " تمت الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب فی شہر ربیع الاول یوم الثلاث تاریخ سبع من من شہر المذکور فی سنۃ الف ومائتین واربعین وثمان من ہجرۃ النبویۃ صلی اللہ علیہ وسلم حسب الارشاد خلاصۂ خاندان اصطفا ونقاوہ دودمان ارتضا اکبر میاں صاحب سلمہ الواہب بہ تنقیل پرداخت ، احقر عباد اللہ محمد احسن اللہ غفر اللہ ذنبہ ووالدیہ "

(۵۲) ایضاً (33/1)

اوراق ۲۴ سائز ۲۳×۲۲ سطور ۱۱ خط عربی تعلیق

کاتب محمد ادریس عبدالرحیم تاریخ کتابت درج نہیں ، صدی دوازدہم

مذکورہ کتاب کا تیسرا نسخہ ہے ، ترقیمہ درج نہیں ۔

(۵۳) کتاب التحبیر زاد علی التیسیر (۴۴)

شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن احمد الدمشقی الجزری

المتوفی ۸۳۳ھ / ۱۴۲۹ء

اوراق ۶۸ سائز ۱۲×۲۲ سطور ۲۵

کاتب محمد فاضل ولد معروف القادری الدہلوی خط نسخ

تاریخ کتابت ۹ محرم الحرام ۱۰۹۲ھ / ۱۶۸۱ء روز پنجشنبہ

کتاب التیسیر فی علم القرات جو علامہ دانی المتوفی ۴۴۴ھ / ۱۰۵۲ء کی مشہور کتاب ہے، اس میں اضافات کر کے مصنف نے کتاب التیسیر ترتیب دی، مقدمہ میں مصنف نے کتاب التیسیر کے مصنف کے حالات اور اس فن میں ان کا رتبہ بیان کیا ہے، پھر اپنے سلسلۂ سند کا ذکر ہے، اس کے بعد اصل کتاب سے بحث کی ہے۔

علامہ جزری اس فن کے مشہور امام ہیں، ۷۵۱ھ / ۱۳۵۰ء میں پیدا ہوئے، ان کے والد تاجر تھے۔ اولاد نہیں ہوتی تھی، آپ نے آب زمزم اس نیت سے پیا کہ اللہ تعالیٰ اولاد عطا فرمائے، اس کی برکت سے اللہ نے یہ بیٹا دیا جو علم قرات میں امام مانا جاتا ہے۔ حدیث میں بھی آپ مہارت تامہ رکھتے تھے، سلطان بایزید بادشاہ روم ان کی تعظیم کیا کرتے تھے، بعد میں آپ شیراز جا رہے، اور وہیں ۸۳۳ھ / ۱۴۲۹ء میں وفات پائی۔

مصنف کے حالات شذرات الذہب، یاقوت الحموی اور مفتاح السعادۃ وغیرہ میں تفصیل درج ہیں، مصنف کی اس فن میں اور دوسرے فنون میں متعدد تصانیف ہیں۔ پیش نظر نسخہ اس کتاب کا بہت اچھا نسخہ ہے۔

ابتداء: قال الشیخ الامام ..... الحمد للہ علی تحبیر التیسیر واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ

لاشریک لہٗ۔الخ۔

اختتام: واسقطت الف الوصل التی فی اول اسم اللہ فی جمیع ذلک استغناء عنہا۔ فاعلم ذلک موفقا لطریق الحق ومنہاج الصواب وباللہ التوفیق والحمد للہ اولاً وآخراً والصلوۃ علی رسولہ ظاہراً وباطناً۔

ترقیمہ: تمت ہذا الکتاب الموسومہ بالتجبیر فی قراءۃ العشرۃ فی یوم الخمیس فی تاسع المحرم الحرام سنۃ اثنان وتسعین بعد الف من الہجرۃ النبویۃ علی ید احقر العباد رب الرؤف محمد فاضل[1] ولد معروف القادری الحنفی الشریف الدہلوی عفی اللہ ذنوبہما وستر اللہ عیوبہما۔

---

[1] محمد فاضل ولد محمد معروف، دہلی کے مشہور کاتب تھے، کتاب التجبیر کے علاوہ اسی کاتب کے قلم سے لکھی ہوئی دو کتابیں "مورد الظمآن" اور اس کی شرح "التبیان" ٹونک کے اس ادارہ میں موجود ہیں جو اپنے مقام پر درج ہیں۔

انڈیا آفس لائبریری میں بھی اس کاتب کے قلم سے لکھی ہوئی دو کتابیں:— "عقیلۃ اتراب القصائد" اور "الدقائق المحکمۃ فی شرح المقدمۃ" محفوظ ہیں۔

دیکھئے فہرست کتب عربی مرتبہ "اسٹوری" جلد ۲ ص ۸۷ و ص ۸۸۔

مذکورہ بالا دونوں کتابوں کی کتابت ۱۰۷۷ھ م ۱۶۶۶ء اور ۱۰۸۲ھ مطابق ۱۶۷۱ء میں ہوئی۔

(۵۴) حرز الامانی ووجہ التہانی (۱۰۹/۱)

معروف بہ شاطبیہ

(منظوم)

ابو محمد القاسم بن فیرہ بن خلف بن احمد الرعینی الشاطبی الاندلسی

المتوفی سنۃ ۵۹۰ھ / ۱۱۹۴ء

اوراق ۴۷ سائز ۱۷×۲۴ سطور ۱۵

کاتب محمد بن یوسف الزرکشی تاریخ کتابت ۸۵۹ھ / ۱۴۵۴ء

یہ قصیدہ لامیہ ہے جو مشہور متن ہے اور اس فن میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے، شاطبیہ کے نام سے متعارف ہے، ہر دور میں درس میں داخل رہا اور نہایت مقبول ہوا، علماء حضرات نے اس کی شروح اور حواشی بہت لکھے ہیں، یہ منظومہ ۱۱۷۳ شعروں پر مشتمل ہے اور متعدد بار ہند و بیرون ہند میں طبع ہو چکا ہے۔

اس منظومہ کے مرتب، علامہ شاطبی اس فن کے امام ہیں، شاطبی رائیہ بھی ان ہی کا منظومہ ہے، مصنف کے حالات بھی اسی کے تحت درج کئے گئے ہیں۔

پیش نظر نسخہ اس منظومہ کی قدیم کاپی ہے، اس نسخہ پر اگرچہ نام کاتب اور تاریخ کتابت درج نہیں، لیکن اس منظومہ کے ساتھ عقیلۃ الاتراب بھی شامل ہے اس کے کاتب محمد بن یوسف الزرکشی ہیں اور دونوں منظومے اسی کاتب کے لکھے ہوئے ہیں، اس لیے اس نسخہ کے سنہ کتابت اور کاتب کے نام کا اوپر اظہار کر دیا گیا، نسخہ نہایت عمدہ اور نادر الوجود ہے۔

ابتداء: بدأت ببسم اللہ فی النظم اولا تبارک رحمٰن رحیماً وموئلا

تعداد اشعار: وابیاتہا الف تزید ثلٰثۃ ومع مائۃ سبعین زہرا وکملا

اختتام: وتبدی علی اصحابہ نفحاتہا بغیر تناہ زرنباً وقرنفلا

ترقیمہ: وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم والحمد للہ رب العالمین حمداً یوفی نعمہ ویکافی مزیدہ۔

چونکہ اس نسخہ کے ساتھ اسی کاتب کا لکھا ہوا دوسرا منظومہ عقیلۃ الاتراب شامل ہے۔ اس لیئے اصلی ترقیمہ کاتب نے اس کے آخر میں دیا ہے، جو اپنے مقام پر درج ہے ــ البتہ کتابت شروع کرتے وقت کاتب نے اول صفحہ پر کتاب کا نام اور مصنف کا نام جس طرح لکھا ہے وہ یہ ہے:

کتاب حرز الامانی و وجہ التہانی نغم (نظم) الشیخ الامام العالم العلامہ العامل الفاضل سید الفقہاء والحفاظ والقراء ولی اللہ ابی القاسم محمد بن فیرة بن خلف الشاطبی رحمہ اللہ ۔ آمین۔

نسخہ ہذا عرب ممالک کی طرف کا لکھا ہوا ہے، اول میں ایک مہر "الفقاہی حسین بن علی لاطف مانی" ثبت ہے، یہ مہر بھی اسی طرف کی ہے، مولوی عبدالحق صاحب ٹونکی جب حج کو تشریف لے گئے وہاں انہیں یہ نسخہ حاصل ہوا ان کی مہر بھی ثبت ہے جس میں ۱۲۵۹ھ / ۱۸۴۳ء کندہ ہے ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء میں یہ نسخہ مولوی احمد مجتبیٰ صاحب مفتی نے ٹونک میں خرید لیا، ان کے کتب خانے کے ساتھ یہ عدالت شریعت میں داخل ہوا، عدالت شریعت کے کتب خانہ کے یہ نسخہ اس ذخیرہ میں داخل ہوا۔

حوالہ: عرشی ۳۴۴/۱۶۸/۱ پٹنہ ۱۸/۷۹ براک ۷۲۵/۱ SUP ۱/۴۰۹

(۵۵) ایضاً (37)

اوراق ۱۵۲ **سائز** ۱۱×۱۵ **سطور** ۵ــ۶

کاتب محمد بن عبدالعزیز بن محمد ولی **خط** نستعلیق شکستہ آمیز

تاریخ کتابت ۲۴ ربیع الاول ۱۲۲۷ھ / ۱۸۱۲ء دربندرگاہ جوندر نانطابلی

اسی منظومہ کا دوسرا نسخہ ہے، سفید دبیز کاغذ پر لکھا گیا ہے، ہر صفحہ پر چار شعر لکھے گئے ہیں اور باقی حصہ کو حواشی سے مزین کیا گیا ہے، حواشی بہت مفید ہیں، اور نسخہ بھی بہت اچھا ہے۔

آخر میں دو ورقی رسالہ کی شکل میں بارہ مسائل کی تشریح کی گئی ہے، جو قرات ورش کے مطابق الشیخ سلطان المزاحی نے بیان کئے ہیں، اسی طرح رسالہ شیخ سلطان "تحفۃ الازہریہ فی المسائل العشرینیہ" سے مختلف مسائل اور یادداشتیں لکھی گئی ہیں

ابتداء } مطابق سابق
اختتام

ترقیمہ تمت القصیدۃ بحواشیہا بمنہ وکرمہ علی ید الفقیر الی اللہ العالم بالخفی والجلی محمد بن عبدالعزیز بن محمد ولی غفر اللہ لہ ولوالدیہ وللمؤمنین اجمعین، آمین یارب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین، نہار ۲۴ من الربیع الاول ۱۲۲۶ھ فی بندر جدہ حال قراءتہ فی السبع۔"

(۵۱) کنز المعانی فی شرح حرز الامانی (۱۱۵)

ابو عبداللہ محمد بن احمد بن محمد الموصلی الحنبلی معروف بہ شعلہ موصلی

المتوفی سنۃ ۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء

اوراق ۲۵۹ سائز ۱۴×۲۳ سطور ۱۷

کاتب نظام الدین بن شہاب الدین خط نسخ

تاریخ کتابت ۲۰ رجمادی الاول ۹۸۶ھ / ۱۵۷۸ء

شاطبیہ کی متداول شرح ہے، جو "شعلہ" کے نام سے متعارف ہے، درمیانی قسم کی شرح ہے نہ طویل ہے اور نہ زائد مختصر، جامع شرح ہے، مقدمہ میں اظہار ہے کہ شرح میں تین باتوں کا اہتمام کیا گیا ہے،

(۱) مبادی: اور اس کے لیۓ رمز "ب" مقرر ہے، اس میں الفاظ کے معنی اور اس کے متعلقات کا ذکر ہے (۲) لواحق۔ اس کے لیۓ رمز "ح" مقرر ہے اس میں اعراب اور اس سے متعلق امور ہیں (۳) مقاصد۔ اس کے لیۓ رمز "ص" مقرر ہے، اس میں مقصود کلام اور مطالب بیان کیۓ گئے ہیں۔

شارح کا پورا نسب اس طرح ہے، ابوعبداللہ بن احمد بن محمد بن احمد بن الحسن الموصلی ۶۲۳ھ/۱۲۲۶ء میں پیدا ہوئے، ابوالحسن علی بن عبدالعزیز الاربلی وغیرہ کے شاگرد ہیں، علوم عربیہ میں بھی مہارت تامہ رکھتے

تھے، صاحب تصانیف ہیں، کتاب الشمعہ فی القراءات السبعہ ان ہی کی ہے، ۳۳ سال کی عمر میں ۶۵۶ھ/۱۲۵۸ء میں موصل میں انتقال ہوا، یہ حالات طبقات القراء سے ماخوذ ہیں۔

پیش نظر نسخہ اس شرح کا اچھا اور قدیم نسخہ ہے، کاغذ بہت بوسیدہ ہوگیا ہے، قدرے چیٹ زدہ کرم خوردہ بھی ہے، نسخہ مکمل ہے۔

ابتدا: الحمد للہ الذی انزل القرآن علی سبعۃ احرف کلہا شاف کاف واف الخ۔

اختتام: کما ان الصحابۃ فی الصلوۃ تبع النبی صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وارزقنا شفاعتہم فی یوم الدین۔

ترقیمہ شارح: وہذا آخر ما اردنا من ایضاح المعانی لحرز الامانی والحمد للہ علی توفر نعمہ حمداً یعقب تواتر منحہ وکرمہ والصلوۃ علی من لیستحق الصلوۃ ومن اتبعہم من الآل والاصحاب الہداۃ اللہم وفقنا للعمل بما انزلت والاتباع لمن ارسلت انک خیر مسئول واکرم مامول۔"

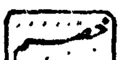
ترقیمہ کاتب: تم الشرح المبارک بحمد اللہ وعونہ وحسن توفیقہ ومنہ، وکان الفراغ من نسخۃ المبارکۃ فی یوم یکشنبہ عشرون من ماہ جمادالاول سنۃ نہ صد ہشتاد شش، علی ید الفقیر الحقیر المتوکل علی اللہ المتین نظام الدین بن شہاب الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمن نسخ لہ ولوالدیہ ولمن طالع فیہ او نظر او دعا لکاتبہ بالتوبۃ والمغفرۃ ولجمیع المسلمین ......"

اس کے بعد چند عبارتیں جو ملکیت کے سلسلہ کی ہیں، بالکل محو شدہ ہیں، اس کے بعد کاتب نے "فائدہ" لکھ کر شارح کے حالات "طبقات القراء" سے نقل کئے ہیں، بغرض افادہ یہ حصہ بھی ذیل میں درج ہے:۔

فائدۃ فی ذکر نسب الشارح وحالہ رضی اللہ عنہ۔ ہو الامام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن الحسین الموصلی المقری الحنبلی ناظم کتاب الشمعۃ فی القراءات السبعۃ کان شابا فاضلا مقریا محققا، ذا ذکاء مفرط وفہم ثاقب ومعرفۃ تامۃ بالعربیۃ واللغۃ، قرأ القرآن علی ابی الحسن علی بن عبد العزیز الاربلی وغیرہ وکان شعرہ فی غایۃ الجودۃ نظم فی الفقہ والتاریخ وکان مع فرط ذکائہ صالحا زاہدا متواضعا وکان الشیخ التقی

المقضائی یصف شمائلہ وفضائلہ وثنی علیہ وسمع شیخنا اباالحسن یقول کان ابوعبداللہ نائما انی جانبی فاستیقظ وقال رائیت الساعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطلبت منہ العلم فاطعمنی ثمرات. قال ابوالحسن ومن ذلک الوقت فتح علیہ وتکلم فی العلم، ثم توفی فی صفر الاعز سنۃ خمس وخمسین وستمائۃ بالموصل ولہ من العمر ثلاث و ثلاثون سنۃ، رحمہ اللہ ورضی اللہ عنہ. نقل من طبقات القراء، والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم ورضی اللہ عن اصحاب رسول اللہ اجمعین ؏

یہ عبارت ختم ہونے پر کاتب نے علامہ جزری کی کتاب " النشر فی القراءات العشر" سے ایک فائدہ نقل کرکے کتاب ختم کردی ہے، اسی صفحہ پر دونوں گوشوں میں ملکیت کے سلسلہ کے دو مفید نوٹ درج ہیں جو ذیل میں نقل کیئے جارہے ہیں۔

دائیں جانب ابتداء میں ایک مہر  ثبت ہے اس میں چند ہندسے بھی لکھے ہوئے ہیں، جو پوری طرح پڑھنے میں نہیں آتے، مہر کے بالائی حصے میں قلم سے لکھا ہے، "فقیر" اس طرح کی مہریں دوسری کتابوں پر بھی دیکھی گئی ہیں، البتہ مہر کے ساتھ نیچے قلم سے ایک نوٹ دیا ہوا ہے جو صاحب مہر کا معلوم ہوتا ہے، چونکہ اس سے کچھ تاریخیں معلوم ہوتی ہیں، اس لیئے وہ نوٹ پورا درج کیا جارہا ہے۔

" دخل ہذا الکتاب المبارک فی ملک اضعف عباد اللہ واحوجہم الیہ، محمد بن احمد بن عبداللہ عثمان عفی اللہ عنہ وعن والدیہ واحسن الیہما والیہ وذلک بالشری الصحیح الشرعی ببلدۃ (شاہ)۔ جہاں آباد بمعرفۃ مولانا وسیدنا ... حضرۃ الشیخ عبدالخالق المتوفی ... خلیفۃ الرحمان مدظلہ العالی وذلک بتاریخ خامس جمادی الاولی ۱۱۳۰ھ/۶۱۷۱۷ "

ثم دخل ملک الفقیر بالشراء الشرعی السید عبدالرزاق بن السید ابراہیم بن السید شرف الدین الکیلانی (یا الکیدانی) ... بتاریخ سنۃ تسع وخمسین بعد المائۃ والف من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا افضل الصلوۃ واکمل التحیۃ ببلدۃ شاہ جہاں آباد دارالخلافۃ"

اس کے بعد یہ نسخہ کسی موقع پر مولوی عبدالحق صاحب ٹونکی نے خرید لیا، ان کی مہریں اول و آخر

مہر ثبت ہیں جن میں سنہ ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء کندہ ہے، لیکن مہریں محو شدہ ہیں سنہ ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۴ء یا سنہ ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء میں یہ نسخہ ٹونک ہی میں سید حمید الدین صحاف کے ذریعہ مولوی احمد مجتبیٰ صاحب ٹونکی مفتی نے خرید لیا، ان کے کتب خانہ کے ساتھ یہ نسخہ عدالت شریعت میں محفوظ رہا، وہیں سے یہ نسخہ اس ذخیرہ میں داخل ہوا ہے۔

آخر میں مزید دو ورق شامل ہیں جن میں مفید نوٹ اور اشعار لکھے گئے ہیں، نسخہ بہت بوسیدہ ہے لیکن بہت اچھا ہے

حوالہ:۔ عرشی I/I 70

پٹنہ I8/73

براک I/400 SUP. I/725

(۵۷) ایضاً (۹۶)

(مطلق)

اوراق ۳۱۸ سائز ۱۶×۲۶ سطور ۱۹

کاتب محمد اشرف تاریخ کتابت ۱۰۸۹ھ/۱۶۷۸ء

خط نسخ حالت ٹھیک ہے۔

اس شرح کا دوسرا نسخہ ہے، کاغذ بادامی سفید، خفیف کرم خوردہ مجدول طلائی و سرخ و آسمانی، لوح کتاب مطلّی و مینا کار، کتابت نہایت پختہ اور خوشخط، ورق آخر ناقص ہے۔

ابتداء: صلی اللہ۔۔۔ احمد اللہ الذی انزل القرآن علی سبعۃ احرف کلھا شاف کاف وافٍ۔ الخ۔

اختتام: انک خیر مسئول وخیر مامول۔

ترقیمہ وکان الفراغ .... جمادی الثانی ۱۰۸۹ھ/۱۶۷۸ء .... وعلی آلہ واصحابہ اجمعین.. الی رحمۃ اللہ الغنی حافظ محمد اشرف .... غفراللہ ولوالدیہ ....

جو حصے چھوڑے گئے ہیں وہ مقطوع اور حیپٹ زدہ ہونے کی وجہ سے مالیقرا نہیں ہیں۔

(۵۸) ایضاً (79)

اوراق ۱۱۴ **سائز** ۱۶×۲۸ **سطور** ۲۱ **کاتب** ×

تاریخ کتابت از اول وآخر ناقص۔ خط نسخ۔ ناکمل کرم خوردہ

اسی شرح کا ایک نسخہ ہے، لیکن رسم خط نہایت کچا، بعض مقامات سے تو بدقت پڑھا جاتا ہے، اول وآخر سے ناقص بھی ہے، اس میں مقدمہ بھی نہیں ہے، بلکہ شعر اول سے شرح شروع ہو جاتی ہے، باقی تفصیلات سابق کے مطابق۔

ابتداء: وہو تحقیق الآمال محقق قال الناظم۔ بدأت .... البدء الابتداء۔ الخ

اختتام: علیم وایضاً تم میقات مثلاً ... ایضا مصدر ... نحو واسع علیم ولم یکن المشدد نحو .....۷ اس کے بعد سے ناقص ہے۔

(۵۹) ایضاً (111)

اوراق: ۱۱۱ **سائز** ۱۷×۲۷ **سطور** ۱۳ **کاتب** × **تاریخ کتابت** × **خط** نسخ

مذکورہ شرح کا ابتدائی حصہ ہے، اول سے "بالاظہار والادغام" کے شعر "فاقہرھا" تک ہے اس کے بعد سے ناقص ہے، اسی وجہ سے کاتب کے نام اور تاریخ کتابت کا پتہ بھی نہ چل سکا۔

ابتداء: حسب سابق۔

اختتام: وقد لسجت ذیلاً .... وسر تناول کانہ وصفاً "

(۶۰) (۱۰۰)

مبرز المعانی فی شرح قصیدۃ حرز الامانی ووجہ التہانی

حافظ محمد بن عمر بن علی بن احمد العمادی الحافظ

المتوفی بعد از ۶۶۲ھ/۱۲۶۰ء

اوراق ۱۸۶ سائز ۱۶×۲۲ سطور ۲۵

کاتب × تاریخ کتابت ۱۰۱۱ھ/۱۶۰۲ء

قصیدہ حرز الامانی کی شرح ہے، یہ شرح ۶۶۲ھ/۱۲۶۱ء میں مرتب ہوئی اور شارح نے اس کا خطبہ غیاث الدین تاتارخاں کے نام کا لکھا ہے، اور ان ہی کی طرف اسے منسوب کیا ہے۔ پیش نظر نسخہ اس شرح کا اچھا نسخہ ہے، لیکن کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔

ابتداء: الحمد للہ الجلی شانہ الباہر برہانہ، الغالب سلطانہ، الخ

اختتام: وہی لنیا عبقۃ طیبۃ الرائحۃ مشتبہۃ برائحۃ فی طیبہا، واختم الکتاب بحمد اللہ الملک الوہاب ..... برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ترقیمہ شارح: اتفق الفراغ من تالیف مبرز المعانی فی شرح قصیدۃ حرز الامانی ووجہ التہانی للفقیر الداعی للمسلمین الی الرشاد محمد بن عمر بن علی بن احمد العمادی الحافظ تاب اللہ علیہ واحسن عواقبہ یوم الاربعاء السابع من شہر جمادی الآخرۃ من شہور سنۃ اثنین وستین وسبعمائۃ"

ترقیمہ کاتب: وقد وقع الفراغ مشتقۃ مشقہ فی یوم الاحد السادس من شہر شعبان المعظم سنۃ الحادی عشر والالف من الہجرۃ النبویۃ، اللہم اغفر لکاتبہا وقارئہا ولمن نظر الیہا"

آخر میں نوٹ ہے:-

"بلغ مقابلۃ من اولہ الی آخرہ بحسب الطاقۃ والامکان"

اس نسخہ کے صفحہ اول پر کچھ عبارتیں تاریخی درج ہیں، ذیل میں وہ تمام عبارتیں بالترتیب

درج کی جارہی ہیں :-

"مالک این کتاب المسمّی بشرح الشاطبی عبدالکریم بن قطب الدین عرف سیلرہ عفی اللہ تعالیٰ عنہا ذنوبہما بشرائع عن ملا عبداللہ لاہوری بثلث ربیۃ ونصف ربیۃ۔ اللہم آمین "

اس کے بعد پھر درج ہے :-

"ثم صار من متملکات الفقیر الی اللہ الغنی خادم الفقراء فقیر اللہ بن عبدالرحمٰن الحنفی القرشی الہاشمی الجلال آبادی عاملہ اللہ تعالیٰ بلطفہ الخفی داونی واجبرہ بعیوب نفسہ فی تاریخ ۱۲ جمادی الاوّل (جمید الاول) سنہ ۱۱۷۰ھ ۱۷۵۶ء ہذا الشرح . . . . والمواہب المدنیۃ من عبدالکریم المذکور بسبع روبیات ہندیۃ"

اس عبارت کے تحت یہ مہر ثبت ہے :-



اس کے بعد درج ہے :-

"وقد وقف الفقیر الی اللہ ہذا الکتاب الشریف فی سبیل اللہ وجعل تولیۃ نیفۃ فی حیاتہ ثم الاولاد والاتباع ثم وثم وثم الی القراء البطون بطنا بعد بطن وعلی المدرسین فی بلدتہ المسکونۃ فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ - ۱۲ جمید الاول سنہ ۱۱۷۰ھ ۱۷۵۶ء "

کتاب کے آخر میں بھی یہ عبارت درج ہے :-

"وقف علی الاولاد والاتباع"

حوالہ :- عرشی 1/172 براک SUP. I/725

(81) ایضاً (۶۱)

اوراق ۲۳۲ سائز ۱۶ × ۲۷ سطور ۲۵ کاتب زین الدین ملتانی

تاریخ کتابت ۱۱۴۱ھ ۱۷۲۸ء خط نسخ ۔ مکمل ۔ قدرے کرم خوردہ

مذکورہ شرح کا دوسرا نسخہ ہے ، سفید چکنے کاغذ پر لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے ، اول و آخر میں مولوی عبدالحق صاحب ٹونکی کی مہریں ثبت ہیں۔

ابتداء:
اختتام: } مطابق سابق

ترقیمہ: "قد تم کتابۃ ہذہ النسخۃ الشریفۃ فی عشرین من شہر ذی حجۃ یوم الثلاثا بید العبد الراجی الی رحمۃ رب العالمین زین الدین ملتانی ۱۱۳۱ھ/۱۷۲۸ء۔ اللہم زد ولا تنقص ایام دولۃ من کتب لہ یسر ولا تعسر جمیع مہماتہ"

(۶۲) شرح شاطبی (75)

ناقص
از اول تا

اوراق ۲۱۰، سائز ۱۵×۲۴ سطور ۱۹

کاتب × تاریخ کتابت × خط نسخ

قدرے کرم خوردہ

شاطبی کی شرح ہے، شارح کا پتہ نہ چل سکا۔ صرف ابتدائی حصہ ہے، جو سورۂ توبہ تک ہے۔ شرح مفصل ہے، تین حصوں پر شرح تقسیم کی گئی ہے۔ شرح ترکیب۔ اس کے لیے رمز "حل" مقرر کیا گیا، شرح لغت، اس کے لیے علامت "مت" مقرر کی گئی ہے، شرح مقصود، اس کے لیے علامت "ص" مقرر ہے، اول میں مفصل مقدمہ بھی ہے، لیکن اس سے بھی شارح کا نام معلوم نہیں ہو پایا، نسخہ بہرحال اچھا ہے۔

ورق اول سے ایک مہر اور کچھ عبارت ملکیت کے سلسلہ کی محو شدہ ہے، نیز بالائی حصہ میں لکھا ہے: "مالکہ باذن اللہ تعالیٰ حافظ محمود عفی عنہ"۔ زیریں حصہ میں مربع مہر [حافظ محمود خان ۱۲] نہایت خوبصورت ثبت ہے، اس مہر کے ساتھ لکھا ہے، "واقعہ بست و ہفتم صفر ۱۲۶۲ھ/۱۸۴۶ء ہجری بقیمت پنج روپیہ خریدہ شد"۔ یہ حافظ محمود خان ٹونک سے متعلق ہیں۔

ابتداء: باسمک اللھم یبدا کل کتاب وتختم وینشر کل خطاب وینظم۔ الخ۔ اس کے بعد لکھتے ہیں بـ
"فاردت ان اشرح بتوفیق الملک العلام شرحا متوسطا یسہل الوصول الی المرام ورتبت کلامہ علی ثلاثۃ مراتب، الاولی یتعلق بمتن اللغۃ وہو المرموز "بمت" والثانیۃ یتعلق بحل الترکیب وہو المرموز "بحل" والثالث یتعلق ببیان المقصود وہو المرموز "بص"۔"

اختتام: شعر۔ ویعف بنون دون ذم وفاذہ ۔ ۔ ۔ ۔ مرفوعۃ عن عاصم ۔ ۔ ۔ ابتلاء ۔ ۔ ۔
اس کے بعد سے ناقص ہے۔

(۶۴) ایضاً (۸۵)

(ناقص الطرفین)

اوراق ۲۳۲ سائز ۱۶×۲۷ سطور ۲۵

کاتب × تاریخ کتابت × خط ×

یہ بھی شاطبی کی شرح ہے، لیکن ناقص الطرفین ہے، اسی وجہ سے شارح، کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چل سکا، کاغذ سفید دبیز، رسم خط، عربی شکستہ پختہ، قدرے کرم خوردہ، کچھ حصہ حاشیہ کا ضائع بھی ہوگیا ہے، سابق شرحوں سے علاحدہ کوئی شرح ہے، مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہر شعر میں کچھ الفاظ کی تشریح کرنے کے بعد "المعنی" یا "ای" لکھ کر مطلب کی تشریح کی گئی ہے۔

ابتداء: ۔ ۔ ۔ ۔ وجواریا بالتخفیف او ناصرا وضمہ لہ للقرآن وہو متعلق بجاریا ۔ ۔ وخیر جلیس لایمل حدیثہ ۔ الخ

اختتام: وتمت بحمد اللہ فی الخلق سبلہ ۔ ۔ ۔ ۔ ای کملت بحمد اللہ ۔ ۔ ۔ ۔ ویدعو بالرحمۃ لمتی کان للانصاف ذا الحلم معقلا ای حصلا عسی اللہ یدنی ای ااس کے بعد سے ناقص ہے۔

(٦٤) تقریب النشر (31)

شمس الدین محمد بن محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ / ۱۴۲۹ء

اوراق ۱۶۶ سائز ۱۲×۱۸ سطور ۱۹

کاتب محمد بن محمد بن احمد بن نصیر بن ابراہیم خط نسخ

تاریخ کتابت ۱۳ رجمادی الآخرہ ۸۲۹ھ ۔ حالت اچھی ہے، قدرے کرم خوردہ

فن قرات کی مشہور کتاب ہے جس میں قراءات عشر کی تفصیلات ہیں، اس کے مصنف علامہ جزری بھی اس فن کے امام اور مشہور عالم ہیں. ان کے حالات، کتاب التحبیر زاد علی التیسیر میں گذر چکے۔

پیش نظر نسخہ، اس کتاب کا بڑا نادر، قدیم اور تاریخی نسخہ ہے. مصنف کی زندگی کا لکھا ہوا ہے اور مصنف کے زیر نظر رہا ہے، اس نسخہ کی تصحیح بھی اوس نسخہ سے کی گئی ہے، جو مصنف کا دیکھا ہوا تھا دوسری اہم خصوصیت اس نسخہ کی یہ ہے کہ اس نسخہ پر مصنف علام کے قلم سے لکھی ہوئی وہ اصل سند موجود ہے، جو انہوں نے اس دور کے مشہور عالم، علامہ ابوالقاسم شمس الدین محمد بن محمد بن النویری العقیلی المتوفی ۸۵۷ھ / ۱۴۵۲ء جو طیبۃ النشر کے شارح بھی ہیں، انھیں دی ہے.

نسخہ نہایت نادر، نایاب ہے. نادر الوجود ہے، یہ نسخہ شاہی کتب خانوں میں بھی رہا ہے. دوسرے ورق پر مہر" نصیر الدین حسین خانہ زاد بادشاہ عالمگیر" ثبت ہے، آخر میں یہ نسخہ مولوی عبد الحق صاحب ٹونکی کے کتب خانہ میں داخل ہوگیا، ان کی مہر بھی اس نسخہ پر ثبت ہے "مالکہ محمد عبد الحق"

علامہ جزری کے قلم سے اس نسخہ پر جو اصل سند مرقوم ہے وہ اس کی افادیت اور تاریخی اہمیت کے پیش نظر ذیل میں پیش کی جارہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امابعد حمداللہ تعالیٰ علی ماانعم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم فقد قرأ علی الشیخ العالم الفاضل المحقق المقرئ المجود الفقیہ صفوۃ القراء زین اہل الاداء اشرف العلاء جمال الفقہاء نخبۃ الصلحاء شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن الشیخ شمس الدین محمد بن محمد النویری متع اللہ تعالیٰ بہ من اول القرآن العظیم الی قولہ تعالیٰ واولئک ہم المفلحون جمعاً بالقراءات العشر المشہورۃ عشرۃ العشیرۃ ائمۃ الامصار من روایاتہم العشرین وطرقہم الیمانین مما تضمنہ واشتمل کتابی نشر القراءات العشر ومختصرہ التقریب ومنظومۃ الارجوزۃ الالفیہ المساۃ طیبۃ النشر ومااوافق ذلک من کتب القراءات المطولات والمختصرات قرأۃ صحیحۃ مجودۃ مرتلۃ الی فیہا لجمیع الاوجہ والروایات وقد اجزت لہ روایۃ ذلک عنی والقراءۃ والاقراء بہ . . . . متی شاء وکذلک روایۃ مابقی علیہ من القرآن العظیم وروایۃ مایجوزلی روایتہ ومالی من تالیف وتصنیف ونظم ونثر وغیر ذلک بشرطہ وصح ذلک بمنزلی من مکۃ المشرفۃ تجاہ الباب المنسوب الی علی احد ابواب المسجد الحرام شرفہ اللہ تعالےٰ فی یوم الاحد الثامن من ذی الحجۃ الحرام سنۃ ثمان وعشرین وثمانمائۃ ، قالہ وکتبہ محمد بن محمد بن محمد الجزری صانہ اللہ تعالیٰ عنہم حامداً ومصلیاً ومسلماً۔

اس سند کے تحت میں مصنف علّام نے اپنے پسر سے بطور شہادت مندرجۂ ذیل عبارت لکھوائی ہے ، وہ اصل عبارت بھی ذیل میں درج ہے۔

اشہد بی ابقاہ اللہ بالنسبۃ الی نفسہ النفیسۃ وبما وضع بخطہ الکریم فشہدت علیہ بذلک انا الفقیر احمد بن محمد بن محمد بن محمد الجزری عفا اللہ عنہم ۔

مصنف علّام کے یہ پسر وہی ہیں جو اپنے والد کی کتاب مقدمۃ الجزریہ کے شارح بھی ہیں اور ابن الناظم کے نام سے مشہور ہیں ، ان کی شرح "الحواشی المفہمہ فی شرح المقدمۃ" مشہور شرح ہے اور اپنے مقام پر درج ہے۔

ابتداء : قال الفقیر الی رحمۃ ربہ . . . . الحمد للہ علی التقریر والتیسیر الخ

اختتام : وجعلہ لی حجۃ یارب العالمین وہذا آخر ماتسہل اختصارہ من کتاب نشر

القراءات العشر جعله الله خالصا لوجه ونفع به۔

ترقیمہ مصنف: قال المصنف رحمه الله وافق فراغه في يوم الاحد عاشر محرم سنة اربع وثمان مائة و قد اجزت لجميع المسلمين رواية عني عموما و اجزت لاولادي محمد و احمد و ابي الخير وغيرهم خصوصا روايته عني مع جميع ما يجوز لي وعني روايته وحسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وصلى الله على سيدنا محمد خاتم النبيين والمرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين۔

ترقیمہ کاتب: وكان الفراغ من نسخه يوم الاحد المبارك ثالث عشر شهر جمادى الآخرة سنة تسع وعشرين وثماني مائة احسن الله عاقبتها برسم شيخنا الامام العامل العالم المفتي والمتقن المجود زين اهل الاداء جمال الفقهاء والمستنبطين عمدة المحققين ابي عبد الله محب الدين محمد ابن الشيخ الامام الفاضل ابي عبد الله محمد بن الشيخ الامام المرحوم شمس الدين محمد نفضيلي نسبا المالكي مذهبا النويري شهرة غفر الله له لوالديه ولجميع المسلمين وختم لنا ولجميع المسلمين بخير وعافية آمين وصلى الله على سيدنا وعلى آله وصحبه اجمعين وحسبنا الله ونعم الوكيل۔

وكتبه بخط يده العبد الفقير الى عفو ربه القدير المعترف بالعجز والاساءة والتقصير الراجي شفاعة البشير النذير السراج المنير محمد صلى الله عليه وسلم، محمد بن محمد بن احمد بن خيار الله بن نصير بن ابراهيم الشهير بالنابلسي بكذا نزيل مكة المشرفة حامدا و مصليا و مسلما عفى الله عنه وغفر له ولوالديه ولمن دعا له بالتوبة والمغفرة ولجميع المسلمين۔ ومن وجد عيبا فيصلح ويبسط عذر كاتبه ويسامحه فالله يغفر ذنوبنا ويستر عيوبنا ويكشف كروبنا ويلهمنا رشدنا بمنه وكرمه انه سميع قريب مجيب۔ آمين، وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين۔

اس کے آخر میں کسی دوسرے خط سے مندرجہ ذیل عبارت درج ہے:۔

"بلغ مقابلة على حسب الطاقة على نسخة معتمدة قوبلت على المصنف وقرأت عليه تاريخ عشر ذي القعدة الحرام سنة اربع وسبعين وثمانمائة. والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم۔"

اس عبارت پر کسی مجیز کی جانب سے دوسرے خط میں اس طرح لکھا ہے:-

"صحیح ذلک کتبہ عبدالغنی بن یوسف التیمی عفا اللہ عنہ" اس کے بعد "قواعد الاصبہانی" کے نام سے ایک دو ورقی رسالہ ہے جس پر کاتب وغیرہ کا نام درج نہیں، اس کے ختم پر مندرجۂ ذیل اشعار درج ہیں:——

کتبت کتابی والدموع تسیل   وشرح اشتیاقی فی الکتاب طویل

نہاری یاتی والہموم کثیرۃ   ولیلی یاتی والمنام قلیل

اس کے تحت مندرجۂ ذیل ایک شعر اور درج ہے:-

لیس الفؤاد محل شوقک وحدہ   کل الجوارح فی ہواک فؤاد

اس کے بعد علامہ جزری کی وہ سند درج ہے، جو اس سے پہلے تحریر ہو چکی، اس کے علاوہ بھی اول و آخر میں متعدد نوٹ اور عبارتیں درج ہیں، اول میں جو نوٹ درج ہیں ان میں سے ایک میں سنہ ۱۰۰۸ھ (۱۵۹۹ء) تحریر ہے، ایک گوشہ پر لکھا ہے" مالکہ مولوی سیف الدین" آخر میں اس نسخہ پر مولوی عبدالحق صاحب ٹونکی کی مہر اور دستخط ثبت ہیں، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ غالباً نسخہ موصوف نے اس وقت حرمین شریفین سے خریدا جبکہ آپ حج کو تشریف لے گئے تھے، ان کے کتب خانہ کے ساتھ یہ نسخہ اس ذخیرہ میں داخل ہوا، مزید چند مہریں بھی محو شدہ ہیں

(٦٥) شرح طیبۃ النشر (74)

علامہ ابوالقاسم شمس الدین محمد بن محمد بن محمد النویری العقیلی

المتوفی ۸۵۷ھ (۱۴۵۲ء)

اوراق ۴۳۲   سائز ۱۶×۲۸   سطور ۲۱

کاتب پیر محمد   تاریخ کتابت ۱۱ ذی الحجہ ۱۱۶۰ھ (۱۷۴۷ء)

خط نسخ   حالت ٹھیک ہے۔ قدرے کرم خوردہ ہے۔

علامہ جزری المتوفی ۸۳۳ھ/۱۴۲۹ء کی کتاب طیبۃ النشر کی شرح ہے علامہ جزری کے حالات کتاب التجبیز زاد علی التیسر کے تحت گذر چکے۔

شارح ۸۰۱ھ/۱۳۹۸ء میں ملک شام میں پیدا ہوئے۔ علامہ جزری کے شاگرد ہیں آپ ۸۲۸ھ/۱۴۲۴ء میں مکہ معظمہ چلے گئے تھے پھر کچھ مدت بعد مدینہ منورہ تشریف لے گئے وہاں لوگوں نے چاہا کہ آپ طیبۃ النشر کی شرح لکھیں، چنانچہ ان کی درخواست اور اصرار پر یہ شرح لکھی ۸۵۷ھ/۱۴۵۳ء میں آپ کا انتقال ہوا۔

۸۲۸ھ/۱۴۲۴ء میں جب آپ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تھے اس وقت علامہ جزری کا قیام وہیں تھا، وہیں آپ نے اپنے استاد علامہ جزری سے تقریب النشر کی سند لی، تقریب النشر کا وہ نسخہ جس پر علامہ جزری نے علامہ نویری کو سند دی ہے وہ اصل نسخہ ٹونک کے اس ذخیرہ میں محفوظ ہے۔ اور اپنے مقام پر درج ہے، اس نسخہ پر علامہ کی دی ہوئی اصل سند تحریر ہے۔ اصل سند کی تفصیل تقریب النشر کے ساتھ موجود ہے، یہ سند ۸ رذی الحجہ ۸۲۸ھ/۱۴۲۴ء کو دی گئی ہے۔

پیش نظر نسخہ "شرح طیبۃ النشر" کا بہت اچھا نسخہ ہے، باریک سفید انگوری کاغذ پر خوشخط لکھا گیا ہے۔ مجدول طلائی و آبی، قدرے آب رسیدہ پوری شرح دو جلدوں میں ہے۔ مگر دونوں جلدیں مجلد بیک جلد۔ کاتب کے نام اور تاریخ کتابت کی تفصیل دونوں جلدوں سے معلوم نہیں ہوئی۔

باب اللامات سے دوسری جلد شروع ہوتی ہے، دوسری جلد کی لوح بھی مطلّیٰ و مینا کار ہے۔

ابتداء: وصلی اللہ . . . الحمد للہ الذی شرح صدورنا لطیبۃ نشر کتابہ وحفظنا بحرز امانتہ عن الاوہام فی مشکل خطابہ الخ۔

اختتام: قال معلق ہذا التعلیق ولما ختم الناظم رحمہ اللہ کتابہ بالدعاء . . وکذلک من کتبہ او قراءہ او شیئاً منہ او سعی فیہ۔ آمین . . . والحمد للہ رب العالمین۔

ترقیمہ: وقع الفراغ من تسوید ہذہ الکتاب الشریف مسمّیٰ بنویری فی تاریخ احد عشر شہر ذی الحجۃ

ستة الف و ثمانة وثلثين من الہجرۃ النبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین. کتبہٗ پیر محمد۔

مقدمہ میں مصنف نے لکھا ہے کہ وہ بروز دوشنبہ ۱۸ رجب ۸۲۸ھ/۱۴۲۴ء کو مکہ تشریف لے گئے تھے نیز یہ بھی لکھا ہے کہ یہی دن یہی مہینہ یا اس ماہ سے قریب کا مہینہ ۸۰۱ھ/۱۳۹۸ء ان کی تاریخ پیدائش ہے وہاں علامہ جزری سے ملاقات، ان کی شاگردی، ان کی تینوں کتابیں، ان سے پڑھنا پھر موصوف کا آپ کو اجازت دینا. ان سب باتوں کا ذکر ہے نیز اس سند کا بھی ذکر ہے جو اللہ کے حکم سے اس ادارہ میں محفوظ ہے جس کا ذکر گذر چکا۔

آخر میں ایک رسالہ ختم قرآن پر اللہ اکبر کہنے کے سلسلے میں ہے جو اپنے مقام پر درج ہے، یہ رسالہ ۹ ورق پر مشتمل ہے۔

(۶۶) المُقَدِّمَة الجَزَرِيَّة (۵۰)

(منظوم)

شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ/۱۴۲۹ء

اوراق ۵ سائز ۱۲×۲۱ سطور ۱۳

کاتب × تاریخ کتابت × خط نسخ

مکمل۔ حالت اچھی ہے

فن تجوید کا مشہور و متعارف متن ہے جو ایک سو سات شعروں پر مشتمل ہے یہ منظومہ ہر دور میں اہل علم کے درمیان متداول رہا ہے، چار فصلوں پر مشتمل ہے، مختلف ادوار میں اس منظومہ کی بہت شرحیں اور حواشی لکھے گئے ہیں، مصنف کے حالات "کتاب التحبیر زاد علی التیسیر" میں گذر چکے۔

پیش نظر نسخہ صاف لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے، زیادہ قدیم نہیں، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

یہ منظومہ ابتداءً کلکتہ میں طبع ہوا تھا۔ اس کے بعد متعدد بار ہند و بیرون ہند میں طبع ہوتا رہا ہے۔

ابتداء: یقول راجی عفو رب سامع ؛ محمد بن الجزری الشافعی الخ۔

اختتام: والحمد للہ لہا اختتام ؛ ثم الصلوۃ بعد والسلام
علی النبی المصطفی المختار ؛ وآلہ وصحبہ الاطہار

ترقیمہ: تمت تمام شد۔ ترقیمہ درج نہیں ہے۔

حوالہ: رام پور، 142/304
Brock Sup. 2/274. I.O. No. 1201

(65) ایضاً (٦٧)

(مترجم فارسی)

اوراق ۲۹ سائز ۱۱×۱۵ سطور ۱۲

کاتب حافظ قاری کریم اللہ صاحب ٹونکی، ساکن قدیم کالونڈی۔ **خط** نسخ

تاریخ کتابت ۱۹ شعبان المعظم ۱۲۵۱ھ/۱۸۳۵ء مکمل ہے۔ قدرے کرم خوردہ ہے۔

مذکورہ متن کا دوسرا نسخہ ہے، صاف خط میں لکھا ہوا ہے، باقی تفصیلات حسب سابق۔ اس نسخہ میں بین السطور ترجمۂ فارسی بھی دیا ہوا ہے۔

ابتداء: حسب سابق۔

اختتام: اس نسخہ میں اختتام کے دو شعر اس طرح درج ہیں:۔
علی النبی محمد المصطفی ؛ وصحبہ وتابعی منوالہ
علی النبی المصطفی المختار ؛ وآلہ واصحابہ الاطہار

ترقیمہ: تمام شد بدستخط خام حافظ کریم الدین خان ساکن کالونڈی بہ قصبہ ٹونک تحریر یافت مرقوم بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان المعظم ۱۲۵۱ھ/۱۸۳۵ء ہجری صلی اللہ علیہ وسلم۔

(66) ایضاً (٦٨)

اوراق ۲۲ سائز ۱۳×۲۲ سطور ۵

کاتب مولوی عبدالحق صاحب ٹونکی پسر مولانا خلیل الرحمن صاحب۔

تاریخ کتابت × **خط** تعلیق نسخہ مکمل ہے۔

مذکورہ نسخہ کی تیسری کاپی ہے۔ بین السطور ترجمہ فارسی نہیں ہے۔ لیکن یہ نسخہ اول سے آخر تک کافی محشی ہے۔ اول و آخر میں کاتب کی مہریں بھی ثبت ہیں جن میں ۱۲۵۹ھ/ ۱۸۴۳ء کندہ ہے۔ اسی طرح مولانا خلیل الرحمن صاحب کی مہر بھی ثبت ہے۔

ابتداء: } مطابق سابق
اختتام: }

ترقیمہ:۔ تمت الجزریۃ فی علم قراءۃ القرآن بعون الملک المنان۔ فقیر عبدالحق۔

(67) ایضاً (٦٩)

اوراق ۵ سائز ۱۶×۲۴ سطور ۱۳

کاتب × **تاریخ کتابت** ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء

مذکورہ منظومہ کی ایک کاپی ہے۔ باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔ ترقیمہ درج نہیں۔

(112) ایضاً (٧٠)

اوراق ١٧ سائز ١٦×٢٣ سطور ٧

کاتب × **تاریخ کتابت** × **خط** نسخ۔ قدرے کرم خوردہ

یہ نسخہ قدرے محشی ہے۔ باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں، ترقیمہ درج نہیں۔

(۷۱) الحواشی المفہمہ فی شرح المقدمۃ (93/1)

(المعروف بہ ابن الناظم)

شہاب الدین ابوبکر احمد بن محمد بن محمد الجزری

اوراق ۵۲ سائز ۱۲×۲۲ سطور ۱۷

کاتب عبداللہ بن شیخ خلیل محمد تاریخ کتابت سنہ ۱۰۶۳ھ / ۱۶۵۲ء

خط نسخ ———— قدرے مرمت شدہ وآب رسیدہ

یہ شرح، علامہ جزری المتوفی ۸۳۳ھ/۱۴۲۹ء کے پسر ابوبکر احمد کی ہے۔ اسی وجہ سے یہ "ابن الناظم" کے نام سے اہل علم حضرات میں متعارف ہے۔ شارح کی ولادت ۷۸۰ھ/۱۳۷۸ء میں ہوئی۔ اپنے والد صاحب اور دوسرے ماہرین فن سے سند فراغت حاصل کی۔ شارح کی تاریخ وفات تو معلوم نہیں ہو سکی لیکن اپنے والد کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد ہی ان کا انتقال ہو گیا تھا۔

النور الساطع وغیرہ میں ان کے کچھ حالات ملتے ہیں، یہ وہی "احمد" ہیں جنکی شہادت علامہ جزری نے اپنی کتاب "تقریب النشر" کی ایک سند پر تحریر کرائی تھی جو آپ نے اپنے شاگرد علامہ النویری المتوفی ۸۵۷ھ/۱۴۵۳ء (شارح طیبۃ النشر) کو دی تھی۔ تقریب النشر کا نسخہ جس پر یہ اصل سند موجود ہے وہ ٹونک کے اسی ذخیرہ میں موجود ہے، اور اپنے مقام پر درج ہے۔

پیش نظر نسخہ اسی شرح کا اچھا نسخہ ہے۔ یہ شرح مصر وغیرہ میں طبع بھی ہو چکی ہے۔ اس نسخہ پر کاتب نے اپنا نام تو لکھا ہے لیکن تاریخ کتابت نہیں لکھی ہے۔ لیکن مشمولہ نسخہ قواعد القرآن کا اسی کاتب کا لکھا ہوا ہے۔ اس لئے سنہ کتابت وہی لکھ دیا گیا۔

ابتداء: الحمد للہ المتعالی فی جلال قدسہ۔ الخ

اختتام: وسائر الصالحین برحمتہ انہ ہو الغفور الرحیم

ترقیمہ مصنف: وقد فرغت من تالیفہ یوم الخمیس من غرۃ شہر رمضان المعظم سنۃ ست و

ثمانمائۃ بمدینۃ الاربد من اعمال قرمان من البلاد الرومیۃ۔

ترقیمہ کاتب: تم علی ید الحقیر عبد اللہ بن شیخ خلیل محمد بصرو اللہ عیوب نفسہ وجعل یومہ خیرا من امسہ۔ آمین۔

۴۲ الطرازات المعلمۃ فی شرح المقدمۃ (86/4)

الشیخ زین الدین عبد الدائم بن علی الحدیدی الازہری الشافعی

المتوفی سنۃ ۸۷۰ھ / ۱۴۶۵ء

اوراق ۶۶ سائز ۱۵×۲۱ سطور ۱۵

کاتب احمد بن سید اشرف خط نسخ

تاریخ کتابت ۱۹ر جمادی الاول ۱۱۶۷ھ / ۱۷۵۳ء روز پنجشنبہ۔ نسخہ مکمل ہے۔

المقدمہ الجزریہ جو علامہ جزری المتوفی ۸۳۳ھ / ۱۴۲۹ء کا منظومہ ہے، اس کی شرح ہے، شارح نے یہ شرح ۸۴۴ھ / ۱۴۴۰ء میں ترتیب دی جبکہ علامہ جزری کا ۸۳۳ھ / ۱۴۲۹ء میں انتقال ہوا ہے، اس لئے شارح بھی علامہ جزری کے دور ہی کے عالم ہیں۔

پیش نظر نسخہ سفید کاغذ پر لکھا ہوا صاف نسخہ ہے، اول و آخر میں، مہر مولوی عبد العلی صاحب ٹونکی ولد مولانا خلیل الرحمن ٹونکی ثبت ہے۔

ابتداء: الحمد للہ الذی انزل القرآن متشابہا وغیر متشابہ وخص من تلاہ وعمل بہ بجزیل ثوابہ۔ الخ۔

اختتام: او اطلع عیبا فستر او علی خلل فاصلح بمنہ وکرمہ۔

ترقیمہ شارح: قال ذلک اقل عبید اللہ تعالیٰ واحوجہم الی کرمہ ومغفرتہ عبد الدائم بن

على الازہری غفر الله له ولوالديه ولكل المسلمين وافق الفراغ من ذلك يوم الاربعاء المبارك آخر النهار الثانى والعشرين من شهر ربيع الآخرة من شهور ٨٤٤ھ/١٤٤٠ء احسن الله تقضيها بمحمد وآله وصحبه وسلم وحسبنا الله ونعم الوكيل ۔

ترقیمہ کاتب : تم الكتاب بحمد الله الملك الوهاب وكان الفراغ من هذه النسخة المباركة يوم الخميس التاسع عشر من شهر جماد اول ١١٦٧ھ/١٧٥٤ء على يد احقر العباد احمد بن السيد اشرف عفى الله عنه وعن والديه؛

(٤٣) الدقائق المحكمة فى شرح المقدمة (39)

معروف بہ شرح شیخ الاسلام

الشیخ ابو یحییٰ زکریا الانصاری المتوفیٰ ٩٢٦ھ/١٥١٩ء

اوراق ١٧ سائز ١٣×٢٠ سطور ٢٩

کاتب احمد بن محمد بن محمد بن یونس القرشی الشافعی خط نسخ

تاریخ کتابت ٦ر شوال ١٠٧٣ھ/١٦٦٢ء روز دوشنبہ۔ مکمل ہے، قدرے کرم خوردہ۔

یہ شرح بھی مقدمۃ الجزریہ کی مشہور شرح ہے، اور متداول رہی ہے۔

حالات مصنف : اس کے شارح، شیخ الاسلام زین الدین ابو یحییٰ القاضی زکریا بن محمد بن احمد الانصاری الشافعی السنیکی، مشہور عالم ہیں، شیخ الاسلام کے نام سے معروف ہیں، سنیکہ جو حدود شرقیہ میں ایک قریہ ہے، اس میں ۸۲۶ھ/۱۴۲۲ء میں آپ پیدا ہوئے، وطن ہی میں تربیت پائی حفظ قرآن کیا، ابتدائی کتب بھی وہیں پڑھیں ۸۴۱ھ/۱۴۳۷ء میں آپ قاہرہ حصول علم کی غرض سے چلے گئے، وہاں کے مشائخ اور فضلائے عصر سے علوم حاصل کئے، الشیخ محمد الغمری وغیرہ سے علم سلوک کی تکمیل کی۔ طویل العمر اور کثیر التصانیف تھے، تقریباً سو سال کی عمر پائی، بڑے بڑے اکابر اور شیوخ تلامذہ میں گذرے ہیں، آخر میں نابینا ہو گئے تھے، پھر افتا، اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا، ۸۸۶ھ/۱۴۸۱ء میں آپ نے قضا کا منصب قبول کیا تھا، اور آخر تک اس کا سلسلہ کچھ نہ کچھ جاری رہا، ۹۲۶ھ/۱۵۱۹ء میں انتقال ہوا۔

تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے، الکواکب الدریہ فی تراجم سادۃ الصوفیہ وغیرہ۔ پیش نظر نسخہ اس کتاب کا ایک اچھا نسخہ ہے، جو مصنف کی وفات سے تقریباً ایک صدی بعد کا لکھا ہوا ہے، کاغذ ہلکا بادامی، قدرے کرم خوردہ ہے، سنہ ۱۲۶۰ھ/۱۸۴۴ء میں یہ نسخہ، مولوی عبدالحق صاحب ٹونکی نے مکہ مکرمہ میں بزمانہ قیام خود وہاں سے خریدا ان کے کتب خانہ سے یہ نسخہ ٹونک کے اس ذخیرہ میں منتقل ہوا اول و آخر میں مولوی عبدالحق صاحب کی مہریں بھی ثبت ہیں۔

مصر وغیرہ میں یہ شرح طبع ہو چکی ہے۔

ابتداء : قال شیخ الاسلام . . . الحمد للہ الذی افتتح بالحمد کتابہ واجزل لمن حمدہ وعمل بہ ثوابہ . . . . وبعد فان المقدمۃ المنظومۃ . . . . وکانت محتاجۃ الی بیان المراد۔ الخ۔

اختتام : ثم الصلوۃ بعد والسلام، ای بعد حمد اللہ۔ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ الاطہار ختام لہا ایضاً . . . . وتابعی منوالہ۔

ترقیمہ : "تم الشرح بحمد اللہ تعالیٰ وعونہ علی ید افقر العباد الی اللہ الملک الجواد احمد بن محمد بن محمد بن یونس القرشی الشافعی الاحمدی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشائخہ ولاخوانہ ولجمیع المسلمین۔ آمین۔

وکان الفراغ من کتابتها یوم الاثنین سادس یوم من شهر شوال المبارک سنۃ ثلاث وسبعین بعد الالف من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والسلام :

آخر میں دو شعر عربی کے لکھے ہوئے ہیں جو اکثر کاتب حضرات لکھدیا کرتے ہیں :-

کتب ہذا الخط عبد غریب ÷ واسرہ فی الناس امر عجیب
یرجوا من المولیٰ بجاہ الحبیب ÷ نصر من اللہ وفتح قریب

(۷۴) المنح الفکریہ علیٰ متن الجزریہ (82)

نور الدین علی بن محمد بن سلطان الہروی القاری المتوفی ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۶ء

(ملا علی القاری)

اوراق ۱۸ سائز ۱۵×۲۱ سطور ۱۴
کاتب × تاریخ کتابت دسویں صدی ہجری
خط نسخ۔ نسخہ مکمل ہے اور اچھی حالت میں ہے۔ قدرے کرم خوردہ۔

مقدمۃ الجزریہ کی دوسری شرح ہے، یہ شرح بھی اہل علم حضرات میں برابر متداول رہی ہے اور ہند و بیرون ہند میں متعدد بار طبع ہوئی ہے۔

شارح اپنے دور کے مشہور علماء میں سے گذرے ہیں، ہرات میں پیدا ہوئے وہیں علم حاصل کیا، پھر ہجرت کر کے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، شیخ الاسلام ابن حجر مکی الہیتمی سے حدیث کی سند لی، حنفی المذہب ہیں اس لیئے اپنے استاذ ابن حجر الہیتمی پر اعتراضات بھی کئے ہیں، جو شافعی المذہب تھے، کثیر التصانیف ہیں، ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۶ء میں انتقال ہوا، آپ کے حالات تمام ہی مشہور تذکروں میں مذکور ہیں۔

ابتداء : الحمد للہ الذین اودع جواہر المعانی الضیائیہ فی قوالب زواہر المعانی۔ الخ۔

اختتام : "وبهذا قيل من حفظ الجزريه وجبت له الجنة بشرط ان يكون القارى عاملاً لها۔"

ترجمہ درج نہیں۔

حوالہ :- رامپور :- 150/322 ، براک :- Brock Sup 2/276

(٧٥) ایضاً (83)

اوراق ۱۲۹ **سائز** ۱۶×۲۷ **سطور** ۱۷

کاتب × **تاریخ کتابت** × **خط** نسخ

نسخہ مکمل ہے، حالت ٹھیک ہے۔

مذکورہ شرح کا دوسرا نسخہ ہے، اول و آخر میں مہر مولوی عبدالحق صاحب ٹونکی ثبت ہے ۱۲۵۹ھ

باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

(٧٦) ایضاً (85)

اوراق ۸۰ **سائز** ۱۵×۲۱ **سطور** ۲۱

کاتب سید احمد بن سید محمد اشرف **تاریخ کتابت** ۲۷ شوال ۱۱۶۵ھ مطابق سنہ جلوس عالمگیر

خط نسخ قدرے کرم خوردہ و آب رسیدہ۔

مذکورہ شرح کا تیسرا نسخہ ہے، کاتب نے یہ نسخہ الشیخ عبداللہ بن قاضی احمد آفندی کے لیے لکھا ہے۔ نسخہ اچھا ہے۔

ابتداء : } مطابق سابق۔
اختتام : }

ترقیمہ: تمت النسخۃ المیمونہ قبیل صلوۃ الظہر علی ید احقر العباد الراجی غفور ربہ یوم المعاد السید احمد بن المرحوم السید محمد اشرف وقد کتبتہا المولانا وسیدنا الشیخ عبداللہ بن المرحوم المبرور القاضی احمد آفندی وکان الفراغ من رقمہا یوم السبت التاسع والعشرین من شہر شوال المبارک سلہ من جلوس السلطان الأید عالمگیر مطابق ١١٦٧ھ / ١٧٥٣ء من الہجرۃ النبویہ علیہ افضل الصلوۃ والسلام۔

(٧٧) **ایضاً** (84)

اوراق ۴۲ سائز ۱۵×۲۵ سطور ۲۶

کاتب × تاریخ کتابت × خط تعلیق

حالت ٹھیک ہے، قدرے آب رسیدہ

مذکورہ شرح کا ہی ایک نسخہ ہے، کاتب اور تاریخ کتابت درج نہیں، باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں، ترقیمہ بھی درج نہیں۔

(۷۹) المکرر فیما تواتر من القراءات السبع و تحرر (26)

سراج الدین ابو حفص عمر بن قاسم بن محمد الانصاری المصری

(معروف بہ نشار المتوفی ۹۰۷ھ / ۱۵۰۱ء)

اوراق ۱۱۰ سائز ۱۵×۲۵ سطور ۱۶

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ھ

خط عربی تعلیق ـــــ مکمل ـــــــ نسخہ اچھا ہے

قراءات سبعہ متواترہ پر اچھی کتاب ہے، ائمہ قراءت اور ان کے راویوں کا اختلاف بھی اس میں واضح کیا گیا ہے۔

پیش نظر نسخہ سفید کاغذ پر لکھا ہوا ہے، لیکن کاغذ بوسیدہ بہت ہو چکا ہے، خط پختہ نستعلیق ہے، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی، یہ نسخہ ٹونک میں کسی صاحب نے صاحبزادہ عبدالوہاب خانصاحب، پسر نواب محمد علی خانصاحب کی خدمت میں پیش کیا، آخر میں ایسا ہی نوٹ درج ہے۔

کتاب ہذا مصر وغیرہ میں کئی بار طبع ہو گئی ہے۔

ابتداء: قال الشیخ الامام۔۔۔ الحمد للہ حق حمدہ وصلوتہ وسلامہ علی محمد خیر خلقہ ورضی اللہ عن اصحابہ اجمعین الخ۔

اختتام: وان وصلت بالناس منی مبدواحکما ـــ انتہی وللہ الحمد والمنہ۔۔۔۔ وجمیع ماذکرتہ اختصرتہ من کلام الائمۃ السابقۃ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

(ع) وان تجد عیبا فسد الخللا ؛ فجل من لا عیب فیہ وعلا

قال ذالک متقی رحمہ اللہ تعالیٰ عمرو بن قاسم بن محمد بن علی الانصاری المصری الامام بجامع المرحوم ماہم الامالکہی۔

حوالہ :- رام پور، 362/184/1، براک 142/2 .Sup

(۸۰) اتحاف فضلاء البشر فی قراءۃ الاربع عشر (24)

الشیخ احمد بن محمد بن احمد بن عبد الغنی الدمیاطی الشافعی

معروف بہ بنّاء

المتوفی ۱۱۱۷ھ / ۱۷۰۵ء

اوراق ۳۱۵ سائز ۱۳×۲۷ سطور ۲۷

کاتب ــــ تاریخ کتابت غالباً بحیات مصنف

خط نسخ مُکمّل حالت اچھی ہے

علم قراءت کی مشہور اور متداول کتاب ہے، جس میں قرآن مجید کی چودہ قراءتوں کی پوری تشریح کی گئی ہے۔

مصنف علّام دیار مصریہ میں "نقشبندی علماء" میں آخری عالم گذرے ہیں، ۱۰۴۰ھ / ۱۶۳۰ء میں دمیاط میں پیدا ہوئے، قرآن مجید حفظ کیا، وہیں اپنے زمانہ کے علماء سے علم حاصل کیا، پھر قاہرہ چلے گئے، وہاں سے سلطان المزاحی اور النور الشبراملسی وغیرہ سے علم قراءت وفقہ حاصل کیا، حدیث پڑھی حجاز جاکر فریضۂ حج ادا کیا، حدیث برہان الکورانی سے پڑھی ہے، پھر اپنے وطن دمیاط آگئے وہیں ۱۰۸۲ھ / ۱۶۷۱ء میں یہ کتاب "اتحاف" تصنیف کی، اس کے بعد "السیرۃ الجلیلۃ" اور "الذخائر المہمات" وغیرہ کتابیں تصنیف کیں، پھر یمن جاکر احمد بن عجل کے "سلسلہ نقشبندی" میں مرید ہوئے، پھر قریہ عنبریہ ابرج میں جا بسے، اس کے بعد حج کو تشریف لے گئے اور مدینہ شریف میں قیام فرما لیا، وہیں ۳ محرم الحرام ۱۱۱۷ھ / ۱۷۰۵ء کو انتقال ہوا۔

پیش نظر نسخہ اس کتاب کا بہت اچھا نسخہ ہے، یہ کتاب اگرچہ مصر وغیرہ میں طبع ہوچکی ہے لیکن یہ نسخہ مصنف کی حیات کا لکھا ہوا ہے یا اس کے بہت قریب زمانہ کا۔ اس نسخہ پر اگرچہ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں، لیکن اس پر دو مہریں اسی دور اور اسی زمانہ کی ثبت ہیں ایک مہر میں ۱۱۲۶ھ کندہ ہے اور دوسری میں ۱۱۱۹ھ

مہر (۱) الفقیر محمد ابوا ۱۱۲۶ (۲) الفقیر الغفران ابوا ۱۱۱۹

لہٰذا یہ نسخہ بہت اہم اور قابل قدر ہے۔

ابتداء: الحمد للہ الذی جمع ببدیع حکمتہ اشتات العلوم۔

پھر مقدمے میں لکھتے ہیں:

"وبعد فلما کان عام اثنین وثمانین بعد الالف ومن اللہ تعالیٰ بالرحلۃ الی الطیبۃ المنورۃ"

اختتام: وکلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون۔

ترقیمہ: —— درج نہیں۔

آخر میں کسی صاحب کے قلم سے مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہوا ہے:-

"الداجوانی" ہذہ النسبۃ الی داجون "(نوسی) انہا قریۃ من مرمراوتلہ من ارض فلسطین"

حوالہ: ——

عرشی۔ رام پور 44

پٹنہ: —— 24/54

براک: —— 2/327Sup. 2/454

(۸۱) کتاب المقنع (104)

یا

(المقنع فی معرفۃ رسم خط مصحف الامصار)

ابو عمرو عثمان بن سعید بن عمر المقری الدانی المتوفی ۴۴۴ھ / ۱۰۵۳ء

اوراق۔ ۱۲۷ سائز۔ ۱۳×۲۱ سطور۔ ۱۵

تاریخ کتابت۔ تقریباً دسویں صدی ہجری

کاتب۔ × خط نسخ

رسم مصاحف کے موضوع پر نہایت بہتر، معتبر اور قدیم کتاب ہے اس کتاب کے مصنف "الدانی" بھی اس فن کے امام ہیں اور قدیم مصنفین میں ان کا شمار ہوتا ہے "التیسیر فی علم القراءۃ" ان ہی کی تصنیف ہے۔ اور ان کے حالات بھی مذکورہ کتاب کے تحت بہ ۴۸ گذر چکے ہیں۔

پیش نظر نسخہ "المقنع" کا ایک اچھا اور قدیم نسخہ ہے، لیکن ناقص الطرفین ہونے کی وجہ سے تاریخ کتابت وغیرہ کا پتہ نہیں چلتا، کاغذ بھی کافی کرم خوردہ ہے۔ کتاب کئی بار طبع ہو چکی ہے۔

ابتدائے کتاب:۔ الحمد للہ الذی اکرمنا بکتابہ المنزل ... الخ

ابتدائے نسخہ ہذا:۔ عثمان بن عفان رضی اللہ وعن سائر النسخ التی الخ

اختتام:۔ فصل .... ان اختم ھذہ الکتاب بالقصیدۃ التی قالھا ابو مزاحم

موسے.........

ورق آخر پر ایک مہر بھی ثبت ہے، لیکن بالکل محو شدہ۔

حوالہ جات عرشی ۱/۱۹۸

پٹنہ ۱۸/۱۳۳

براک ۱/۷۱۹ Sup.۱/۷۰۴ ،۱

اسٹوری ۲/۷۷

عقیلۃ اتراب القصائد فی اسنی المقاصد

(۸۲) (رائیۃ الشاطبی) (109/2)

(منظوم)

ابو محمد القاسم ابن فیرہ بن خلف بن احمد الرعینی الشاطبی

المتوفی ۵۹۰ ھ / ۱۱۹۴ ء

اوراق۔ ۲۳ سائز۔ ۲۴×۱۷ سطور۔ ۱۵

کاتب۔ محمد بن یوسف زرکشی تاریخ کتابت ۱۸ ذیقعدہ ۸۵۹ ھ / ۱۴۵۴ ء

خط۔ نسخ

"الحرز الامانی" کی طرح مصنف کا یہ دوسرا قصیدہ ہے، جو اہل فن کے درمیان "شاطبی رائیہ" کے نام سے متعارف اور متداول ہے "المقنع فی رسم المصحف" جو علامہ دانی المتوفی ۴۴۴ ھ / ۱۰۵۳ ء کی مشہور تصنیف ہے، اس سے اختصار کر کے مصنف علام نے یہ قصیدہ تیار کیا۔ جو نہایت مقبول ہوا۔ دوسوا لطائف سے

اشعار پر مشتمل ہے۔

حالاتِ مصنف مصنف ۵۳۸ھ/۱۱۴۳ء میں بمقام شاطبیہ جو قدس کے ایک گاؤں کا نام ہے، وہاں پیدا ہوئے ۵۷۲ھ/۱۱۷۶ء میں طلب علم کی غرض سے سفر کیا مصر گئے۔ حافظ سلفی اور حافظ ابن بری وغیرہ سے علم حاصل کیا۔ علم قرارت اپنے وطن میں الشیخ نفری سے پڑھا تھا مشہور عالم ہیں۔ تلامذہ میں الشیخ محمد عمر القرطبی مشہور عالم گذرے ہیں مصنف کے نام میں قدرے اختلاف ہے۔ بعض مورخین نے ان کا نام ابوالقاسم خلف بن فیرہ لکھا ہے ۵۹۰ھ/۱۱۹۴ء میں انکا انتقال ہوا۔

تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے مفتاح السعادہ از طاش کبری زادہ، نیز ابن خلکان وغیرہ۔

پیش نظر نسخہ اس کتاب کا ایک قدیم نسخہ ہے۔ خط نہایت پختہ اور قدیم۔ نسخہ بڑا نادر ہے۔ شاطبی رائیہ اگرچہ متداول ہونے اور درس میں داخل ہونے کی وجہ سے مصر وغیرہ میں متعدد بار طبع ہو چکی ہے۔ لیکن یہ نسخہ اپنی قدامت اور صحت متن کے اعتبار سے بہت اچھا ہے۔

ابتدار:۔ بسم اللہ ...... قال الشیخ الامام العالم القدوۃ بقیۃ السلف الصالح ابوالقاسم بن فیرہ بن خلف بن احمد الرعینی ثم الشاطبی ———

الحمد للہ موصولا کما امرا ⁂ مبارکا طیبا یستنزل الدررا۔الخ

اختتام:۔ تضاحك الزهر مسرورا اسرتها

معرفا عرفها الاصال والبكرا

والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ونعم المولیٰ ونعم النصیر وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ

وصحبه وسلم۔

ترقیمہ :۔ وکان الفراغ من نساختہا عصر نہار الثلاثا ثامن عشر من شھرالقعدہ سنۃ تسع وخمسین وثمانمائۃ سنہ ۸۵۹ وذالک بخط افقر عباد اللہ واحوجہم الیہ محمد بن یوسف الزرکشی عفراللہ لہ ولوالدیہ وللمسلمین۔

حوالہ :۔ عرشی۔ ۱/۳۸۷

براک۔ ۵۵۵/۲ and Gotha ۱/۷۲۶ .Sup ۱/۲۷۰

ایضاً

(78) (۸۳)

اوراق۔ ۲۹ سائز۔ ۱۳ × ۲۲ سطور۔ ۱۱

تاریخ کتابت۔ × کاتب۔ ×

خط۔ نسخ۔ خوشخط

مذکورہ قصیدہ کا دوسرا نسخہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی اول و آخر میں مولوی عبدالحق صاحب ٹونکی کی مہر ثبت ہے۔ نہایت خوشخط لکھا ہوا ہے۔ اول سے آخر تک مجدول شنجرفی و آسمانی۔ لوح بھی مزین ہے۔ مولوی عبدالحق صاحب کے کتب خانہ سے یہ نسخہ اس ذخیرہ میں داخل ہوا ہے۔

ابتدا :۔ }
اختتام :۔ } سابق کے مطابق

ترقیمہ :۔ تمت القصیدۃ الرائیۃ ۔ الحمد للہ علی الاتمام الصلوۃ والسلام علی

محمد وآلہ الکرام واصحابہ العظام ۔ تمام شد ۔

شرح رائیۃ الشاطبی

(۴۴) (جعبری) (35)

ابو اسحٰق ابراہیم الجعبری المتوفی ۷۳۲ھ / ۱۳۳۱ء

اوراق ۱۷۰ سائز ۱۸×۲۵ سطور ۳۱

کاتب × تاریخ کتابت ۔ ×

خط ۔ نسخ قدیم

شاطبی رائیہ کی شرح ہے ۔ شارح اس فن کے مشہور عالم ہیں ۔ سنہ ۶۴۰ھ / ۱۲۴۲ء میں جعبر میں پیدا ہوئے ۔ مصر اور بیت المقدس رہے ۔ الشیخ ابو الحسن علی بن عثمان المقری الشیخ عبدالرحیم بن یونس اور الشیخ ابو محمد عبداللہ شارم ماحی وغیرہ سے علم پڑھا ۔

بیت المقدس میں چالیس سال رہے ہیں ۔ ۷۳۲ھ / ۱۳۳۱ء میں انتقال ہوا ۔

یہ شرح، اس منظومہ کی سب سے بہتر شرح شمار ہوتی ہے ۔

پیش نظر نسخہ اس شرح کا ایک قدیم نسخہ ہے ۔ اس پر اگرچہ تاریخ کتابت آخر سے ناقص ہونے کی وجہ سے درج نہیں ۔ لیکن قدیم نسخہ ہے ۔ اور آٹھویں نویں صدی ہجری کا ضرور لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔ کاغذ سفید، دبیز چکنا، خط نہایت پختہ، متن بھی ساتھ میں شنگرفی لکھا ہوا ہے ۔ اول میں چند مہریں محو شدہ ثبت ہیں ۔ جو پڑھنے میں نہیں آتیں ۔ ۹ محرم ۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۴ء کو یہ نسخہ نواب محمد علی خانصاحب کی خدمت میں پیش ہوا مہر کے ساتھ موصوف کے قلم سے ایک نوٹ بھی کتاب پر دیا ہوا ہے ۔ صفحہ اول پر

مندرجہ ذیل ایک نوٹ مزید لکھا ہوا ہے۔

"از فقیر محمدی واز حقیر احمدی است ،غفر اللہ لہ"

ابتداء :- بسم اللہ ..... من ممد الکون استمد التوفیق والعون

.... الحمد للہ الذی الھمنا الخ

اختتام :- "تضاحك الدھر .... صار فی حکم العدم ....

بمقتضی الدلیل"

(۸۵) کتاب السجاوندی (69)

ابوجعفر محمد بن الطیفور السجاوندی الغزنوی

المتوفی ۵۶۰ھ / ۱۱۶۵ء

اوراق - ۸۵ سائز - ۱۳ × ۲۱ سطور - ۱۵

کاتب × تاریخ کتابت - ×

خط - عربی نستعلیق

قرآن کے رسم الخط پر یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ دوسرے مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ مصنف علام ، مولانا عبداللہ بن محمود کے شاگرد رشید ہیں۔

پیش نظر نسخہ نہایت صاف اور خوشخط لکھا ہوا نسخہ ہے۔ قدرے محشی بھی ہے لیکن اس نسخہ میں کتاب کا مقدمہ شامل نہیں ہے۔ جو ذیل کے نسخہ میں ہے۔

ابتداء :- بسم اللہ ..... سورة ام القرآن ...... العالمین ۵ الرحیم ۵ الدین ۵ نعبد ۵ نستعین ۵۔ الخ

اختتام :- فی صدور الناس ۵ لا من الجنة والناس ۵ تمت بعون

اللہ تعالیٰ وحسن توفیقہ۔

حوالہ :۔ رامپور ۱/۱۳۲/۲۸۶ ۔ براک ۔ ۱/۷۲۴ .Sup ۱/۴۸۸

(۸۶) ایضاً (70)

اوراق ۱۵۲ سائز ۱۳×۲۱ سطور ۱۱

کاتب × تاریخ کتابت ×

خط نسخ

مذکورہ کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔ اور یہ بھی صاف خط میں لکھا ہوا ہے۔ لیکن پشت کی جانب سے زیادہ کرم خوردہ ہے۔ اس نسخہ میں کتاب کا مقدمہ بھی شامل ہے۔ البتہ اس کا پہلا ورق ناقص ہے۔ ۲۱ محرم ۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۴ء کو یہ نسخہ نواب محمد علی خاں صاحب کی خدمت میں پیش ہوا۔ صفحہ اول پر ان کے خود کے قلم کا نوٹ اور مہر ثبت ہے۔

ابتدا :۔ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، در معنیٰ قولہ تعالیٰ ورتل القرآن ترتیلاً۔ الخ۔

اختتام :۔ سابق کے مطابق۔ ترقیمہ :۔ درج نہیں۔

(۸۷) ایضاً (71)

اوراق ۱۱۲ سائز ۱۴×۲۱

سطور ۱۳

کاتب محمد محسن ولد محمد سعید تاریخ کتابت ×

خط ×

مذکورہ کتاب کا تیسرا نسخہ ہے۔ اور مکمل ہے۔ مقدمہ بھی پورا شامل ہے۔

۱۸ محرم ۱۲۸۱ھ کو یہ نسخہ بھی نواب محمد علی خاں صاحب کی خدمت میں پیش ہوا۔

ابتداء:۔ الحمد للہ حمداً یکافی نعمہ و یمتزی مزیدہ والصلوۃ علے رسولہ۔ الخ۔

اختتام:۔ حسب سابق

ترقیمہ:۔ تمت ھذہ الکتاب المیمونۃ المبارکۃ المسمیٰ بسجاوندی بخط الضعیف النحیف الراجی الی اللہ اللطیف فقیر محمد محسن ولد محمد سعید غفر اللہ لہٗ.....

(۸۸) ایضاً (72)

اوراق ۷۲ سائز ۱۶×۲۸ سطور ۲۰

کاتب × تاریخ کتابت ×

خط نسخ

اس کتاب کا چوتھا نسخہ ہے۔ اول سے قدرے ناقص ہے۔ آخر سے مکمل ہے۔ لیکن کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

آخر میں ایک صفحہ کا منظومہ فارسی شامل ہے جس میں وقف کی اقسام اور اس کی علامات لکھی گئی ہیں۔

ابتداء:۔ مرضاً مرضاً۔ الخ

اختتام :- حسبِ سابق۔ ترقیمہ :- درج نہیں۔

(۸۹) مورد الظمآن فی رسم القرآن (101/1)

(منظوم)

ابوعبداللہ بن محمد بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن عبداللہ الاموی

مصنفہ ۱۳۱۱ھ

اوراق ۱۴ سائز ۱۷×۲۷ سطور ۲۱

کاتب محمد فاضل ولد محمد معروف الدہلوی

تاریخ کتابت ۱۰۸۸ھ/۱۶۷۷ء

ناظم کتاب ہذا، اندلس میں سریشں نامی ایک بستی ہے۔ وہاں کے رہنے والے تھے۔ کثیر التصانیف ہیں۔ بڑے عالم، زاہد اور پرہیز گار تھے۔

قرآن کے رسم الخط پر یہ بہترین منظومہ ہے جو ۴۵۴ شعروں پر مشتمل ہے۔ ۱۳۱۱ھ میں، یہ منظومہ ترتیب دیا گیا۔

ناظم کتاب ھذا کے ایک شاگرد محمد بن عبداللہ الصباحی نے اس منظومہ کی شرح "التبیان" کے نام سے لکھی ہے۔ اس کے مقدمہ میں مصنف کے مختصر حالات بھی لکھے ہیں، اس شرح کا ذکر آگے آرہا ہے۔

پیشِ نظر نسخہ اس منظومہ کا ایک بڑا اچھا نسخہ ہے۔ منظومہ کے ختم پر اگرچہ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ لیکن منظومہ کے ساتھ ہی اسکی جو شرح شامل ہے وہ بھی اسی کاتب کے قلم سے ہے۔ اس لئے اس کے کاتب محمد فاضل بن محمد معروف دہلوی ہی ہیں۔

یہ عالمگیر کے زمانہ میں دہلی کے ایک اچھے کاتب گذرے ہیں۔ ان کے قلم کی لکھی ہوئی کئی کتابیں ٹونک کے اس ذخیرے میں محفوظ ہیں۔

نسخۂ ہٰذا کے ورق اول سے کئی مہریں محو شدہ ہیں جو بالکل پڑھنے میں نہیں آتیں۔

ابتداء:۔ قال الشیخ الامام ....

الحمد للہ العظیم المنن ٭ ومرسل الرسل باصدق السنن۔ الخ

اختتام:۔

وقد انتھی والحمد للہ علی ٭ ما من من انعامہ واکملا
فی صفر سنۃ احدی عشرۃ ٭ من بعد سبعمائۃ للھجرۃ
خمسین بیتا مع اربعمائۃ ٭ واربعا بنصرۃ للنشأۃ
عسی یرشدھم بہ ان ارشدا ٭ من ظلم الذنب الی نور الھدی
بجاہ سید الوری الشفیع ٭ محمد ذی المھتدی الرفیع
صلی علیہ ربنا عز وجل ٭ والہ مالاح نجم وافل

ھذا اتمام رسم الخط وما ٭ انا اتبعہ بالضبط۔

اس کے بعد اس کی شرح "تبیان" شامل ہے۔ متن کے ختم پر ترقیمہ درج نہیں۔

(۹۰) کتاب التبیان فی شرح مورد الظمآن (101/B)

محمد بن عبد اللہ الصحاحی الشہیر باحکا

مصنفہ ۷۹۴ھ / ۱۳۹۱ء

اوراق۔ ۲۱۲ سائز۔ ۱۷×۲۷ سطور۔ ۲۱

کاتب۔ محمد فاضل بن محمد معروف اللّٰہی خط۔ نسخ پختہ

تاریخ کتابت۔ ۲۲ ذی الحجہ ۱۰۸۸ھ / ۱۶۷۷ء

"مورد الظمآن فی رسم القرآن" جس کا ذکر ابھی گذرا اس کی شرح ہے. شارح، اصل ماتن کے شاگرد ہیں. مقدمہ میں اسی وجہ سے استاد کے کچھ حالات بھی لکھے ہیں. شارح نے مقدمہ میں مزید لکھا ہے کہ انہوں نے استاد کی زندگی ہی میں اس کتاب کی مختصر شرح لکھنا شروع کردی تھی. لیکن بعد میں تلامذہ کے اصرار پر یہ تفصیلی شرح لکھی. جو ۷۹۴ھ/۱۳۹۱ء میں مکمل ہوئی. ۷۴۴ھ/۱۳۴۳ء سے پہلے آپ نے اس شرح کی ترتیب شروع کردی تھی.

پیش نظر نسخہ اس شرح کا بہت اچھا نسخہ ہے. اس کے کاتب بھی دہلی کے مشہور کاتب ہیں. ان کے قلم کی لکھی ہوئی کئی کتابیں ٹونک کے اس ذخیرے میں محفوظ ہیں۔

شرح کی ابتداء میں اصل متن بھی شامل ہے جس کا ذکر گزر چکا۔

ابتداء:۔ صلے اللہ علی سیدنا و مولانا .... الحمد للہ الذی بان الرحیم الرحمٰن القدیم الاحسان۔ الخ

اختتام:۔ وانما ینقضی ویذھب بذھاب الدنیا وانقضائہا انتھی الشرح بحمداللہ تعالیٰ وسلم تسلیما کثیراً۔

ترقیمہ شارح:۔ وکان الفراغ منہ یوم الجمعۃ وھوالاول من شھر صفر المبارک من عام اربعۃ وتسعین وسبعمائۃ، فرحم اللہ کاتبہ وقارئہ وناظمہ وناظرہ ومن دعیٰ الیھم بالرحمۃ یارب العالمین۔

ترقیمہ کاتب:۔ "قد وقع الفراغ من تسوید ہذا الشرح المسمیٰ "تبیان شرح مورد الظمآن" فی یوم الثلثاء ثانی وعشرین من شھر ذی الحجۃ الحرام عام ثمان وثمانون بعد الف من الھجرۃ النبویۃ طابق لاحدی وعشرون من السلطان الاعظم عالمگیریۃ، علیٰ ید احقر العباد رب الرؤف محمد فاضل بن محمد معروف عفی اللہ عنھما۔"

اس ترقیمہ کے تحت میں ایک محو شدہ مہر ثبت ہے. غالباً یہ مہر کاتب کی مہر ہو۔

۱

(۹۱) خزانۃ الرسوم (38)
فی المرسومات العثمانیۃ

خواجہ محمد ابن ملا محمد رحیم

اوراق ۹۴ سائز ۱۱×۱۹ سطور ۱۲

کاتب ۔ خط نسخ

تاریخ کتابت دسویں گیارہویں صدی

کتاب ہذا قرآن مجید کے رسم الخط پر تصنیف ہوئی، اور اسے سلطان ابوالفتح سید سبحان قلی محمد خان کے نام سے معنون کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی ترتیب میں علامہ شاطبی کے منظومے "الحرز الامانی" کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس فن کی دوسری کتابیں جیسے "المقنع"، "الرائیہ" اور "المنہل" وغیرہ کا بھی مقدمہ میں ذکر ہے۔ یہ رسالہ اصول اور فروش دونوں پر مشتمل ہے۔ اصول میں کلیات مرسومات بیان کئے گئے ہیں۔ اور فروش میں دوسری چیزیں سور تہائے قرآن کی ترتیب پر بیان کی گئی ہیں۔

ابتداء :۔ یا من نور قلوبنا بقراءۃ القرآن وشرح صدورنا بتلاوۃ الفرقان الخ۔

اختتام :۔ کفوا احد النفثت الہ الجنۃ"۔

تمت الرسالۃ بجعل اللہ ذی القوۃ۔

آخر میں رموز اوقاف پر مشتمل ڈیڑھ صفحہ کا ایک رسالہ بھی شامل ہے۔

(۹۲) رسالہ رسم الخط (57)

اوراق۔ ۱۰۰ سائز۔ ۱۳ × ۲۱ سطور۔ ۱۵

کاتب۔ × تاریخ کتابت۔ صدی ۱۳

خط۔ نسخ

رسم خط قرآن پر تفصیلی رسالہ ہے۔ ابتدا میں مقدمہ بھی شامل ہے۔ لیکن اس سے بھی مرتب کا پتہ نہیں چلا۔ آخر سے ناقص ہے، اس وجہ سے کاتب کا نام اور تاریخ کتابت بھی معلوم نہیں ہو سکی۔

ابتداء:۔ الحمد للہ الذی اکرمنا بکتابہ المنزل وشرفنا بنبیہ المرسول، احمدہ علی ما اولانا من منہ۔ الخ۔

اختتام:۔ "واعلم ان الالف فی ابراہیم ..... کالابتداء سواء مالم یقع قبلہن۔"

التجوید والقراءة

فارسی

(۹۳) خلاصۃ الترتیل (52)

(منظوم)

ابن عماد

(مصنفہ ۸۰۳ھ/۱۴۰۰ء)

اوراق ۸ سائز ۱۲×۲۱ سطور ۱۵

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری

خط - فارسی شکست آمیز نستعلیق - حالت ٹھیک ہے

رسالہ ہٰذا کے ناظم ابن عماد ہیں - جیسا کہ آخری شعر سے معلوم ہوتا ہے - تجوید کے مسائل اس رسالہ میں منظوم ترتیب دئے گئے ہیں - رسالہ ہٰذا ۸۰۳ھ میں ترتیب دیا گیا اور ایک سو چالیس اشعار پر مشتمل ہے - جیسا کہ ان شعروں سے ظاہر ہے۔

عدد عقد ایں در شہوار صد و چہل آمد از طریق شمار

ہمہ را جوہری فکر متیں کردہ در سال ہشتصد و سہ گزیں

کتاب کا نام "خلاصۃ الترتیل" اس شعر میں ظاہر کیا گیا ہے۔

کردہ نامش خلاصۃ الترتیل فی ادار الحروف للتنزیل

مرتب ابن عماد کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے

پیش نظر نسخہ کاغذ دبیز خطائی غیر مجدول پر لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے - کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی - سرخیاں و صفات حروف شنگرفی لکھے گئے ہیں -

اس رسالہ کا ایک نسخہ ذخیرۂ شیرانی لاہور میں بھی محفوظ ہے لیکن وہاں سے شائع شدہ فہرست میں اس کا نام خلاصۃ التنزیل لکھا ہے جو درست نہیں معلوم ہوتا۔

ابتداء :- اے بنام تو افتتاح کلام از ثنایت زباں رسیدہ بکام

اختتام :۔ کو غریق بحار غفراں باد ناظم ایں رسالہ ابن عماد

ترقیمہ :۔ درج نہیں۔

حوالہ :۔ فہرست مخطوطات شیرانی 6/4210/1158

(۹۴) ایضاً (3786/2)

اوراق ۲۶ سائز ۱۳×۱۹ سطور ۱۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری

خط۔ نستعلیق

مذکورہ رسالہ کا دوسرا نسخہ ہے جو مذکورہ نسخہ کے مقابلہ میں بعد کا لکھا ہوا ہے۔اس نسخہ پر بھی کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔اشعار دونوں نسخوں کے مسلسل ہیں اور تعداد میں ایک سو چالیس ہی ہیں۔

پیش نظر نسخہ بھی حنائی و سفید غیر مجدول کاغذ پر لکھا گیا ہے۔اس نسخہ کے آخر میں مندرجہ ذیل ایک شعر مزید ہے جو کاتب کی جانب سے معلوم ہوتا ہے

کاتبش فاضل است فضل خدا شامل حال او بہر دو سرا

ابتدار :۔ } مطابق سابق
اختتام :۔ }

ترقیمہ :۔ " بفضلہ و کرمہ ایں رسالہ ہا بہ اتمام رسید"

(۹۵) قواعد القرآن (93/1)

یار محمد بن خداداد السمرقندی

مصنفہ ۹۲۵ھ / 1519ء

اوراق ۲۹ سائز ۱۲×۲۲ سطور ۱۷

کاتب عبداللہ بن شیخ خلیل محمد مرحوم

تاریخ کتابت ۲۴ شوال ۹۳۱ھ / 1525ء خط نستعلیق فارسی

تجوید کے مسائل پر ایک جامع مشہور اور قدیم کتاب ہے۔ مرتب ماوراء النہر کے علماء میں سے ہیں۔ ممتاز فقیہ اور جید قاری تھے۔ یہ کتاب ۹۲۵ھ میں سلطان عبیداللہ خاں بہادر ابو الغازی (از ۹۳۹ھ / 1533ء تا ۹۴۶ھ / 1539ء) کے لئے فارسی زبان میں تصنیف کی اور ہندوستان میں بہت مقبول ہوئی۔ تذکرہ قاریان ہند کے بیان کے مطابق اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ ابراہیم لودھی (از ۹۲۳ھ / 1517ء تا ۹۳۲ھ / 1525ء) کے دربار میں بھی پہنچا تھا۔ یہ کتاب چونکہ طبع نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے مرزا بسم اللہ بیگ صاحب نے اپنے تذکرہ قاریان ہند میں حوالہ دیا ہے۔ کہ اس رسالہ کے نسخے بہ

کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد

جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

قلمی کتب خانہ مدراس

خدابخش لائبریری بانکی پور پٹنہ

آرٹ کالج لائبریری پٹنہ

سعیدیہ لائبریری ٹونک (حال عربی فارسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ٹونک)

اسٹیٹ لائبریری رامپور

کتب خانہ مظاہر العلوم سہارنپور میں پائے جاتے ہیں

ذخیرۂ شیرانی لاہور میں بھی اس کتاب کے دو قلمی نسخے موجود ہیں۔ جیساکہ وہاں کی فہرست سے ظاہر ہے۔

مرتب کتابِ ہٰذا قاری ملا کلان کے ہم عصر تھے جو ماوراء النہر کے دوسرے مشہور قاری ہیں اور ان کا انتقال ۹۸۳ھ / ۱۵۷۵ء میں ہوا ہے

پیش نظر نسخہ اس کتاب کا ایک قدیم نسخہ ہے۔ کاغذ سفید و بادامی غیر مجدول، پختہ خط میں لکھا ہوا بہتر نسخہ ہے۔ اول میں ایک مہر مدور "سید محمد اللہ عفی عنہ" ثبت ہے۔

کتاب ہٰذا بارہ باب پر مرتب ہے جن میں قواعد تجوید بیان کئے گئے ہیں۔ حاشیہ پر مفید حواشی بھی چڑھے ہوئے ہیں۔ اول و آخر میں بھی تجوید کے سلسلہ کے مختلف مفید نوٹ درج ہیں آخر میں بھی سجاوندی کے چند ابیات اور قرآن کے معانقات کا ذکر ہے۔

ابتداء:۔ حمد بے حد و ثنائے بعید حضرت قادر یرا کہ قرآن مجید و فرقان حمید بر ما فرو فرستاد۔ الخ۔

اختتام:۔ سورۃ الاخلاص۔ کفواً۔ واللہ اعلم بالصواب۔ والیہ المرجع والمآب۔

ترقیمہ:۔ "قد وقع الفراغ من تسوید ہٰذہ الرسالۃ الشریفۃ المسماۃ "بقواعد القرآن" وہی من مصنفات افضل المتاخرین مولانا یار محمد السمرقندی علیہ الرحمۃ والغفران۔ مؤرخاً فی ۲۴ شوال سنہ ۱۰۶۳ھ من ہجرۃ النبویۃ علیٰ صاحبہا من الصلوٰۃ افضلہا ومن التحیات اکملہا، کاتبہ الفقیر المحتاج الیٰ رحمۃ اللہ الغنی عبد اللہ بن مرحوم شیخ خلیل لاجل نور الاعیان سما (غالباً سیما) طول عمرہٗ"

حوالہ:۔ فہرست مخطوطات شیرانی جلد اول ص ۳۷

تذکرہ قاریانِ ہند جلد اول ص ۱۰۲
جلد دوم ص ۱۹-۱۱۸ و ۱۴ و ۲۷

فہرست فارسی سالار جنگ میوزیم — 7/2403

(۹۶) **ایضاً** (36)

"

اوراق ۴۰ **سائز** ۱۵×۲۳ **سطور** ۱۷
کاتب × **تاریخ کتابت** صدی ۱۲ ہجری
خط نسخ فارسی

مذکورہ کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔ سابق نسخہ کے بعد کا لکھا ہوا ہے لیکن یہ نسخہ بھی قدیم ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ خنائی سفید دبیز کاغذ پر لکھا گیا ہے۔ اور نسخہ بہت اچھا ہے۔ باقی تفصیلات وابتداء واختتام سابق کے مطابق ہے ترقیمہ بھی درج نہیں ہے۔

(۹۷) **ایضاً** (94)

"

اوراق ۴۰ **سائز** ۱۵×۲۳ **سطور** ۱۷
کاتب × **تاریخ کتابت** صدی ۱۲ ہجری
خط نسخ پختہ

مذکورہ کتاب کا تیسرا نسخہ ہے کاغذ سفید باریک چکنا۔ رسم خط پختہ، قدرے محشی کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی لیکن یہ بھی قدیم اور بہت اچھا نسخہ ہے۔
اول ورق پر ایک مہر "سید احمد شیرازی" کی ثبت ہے جس کا سنہ مایقرأ نہیں اس کے علاوہ بھی دو مہریں محو شدہ ثبت ہیں۔ اول وآخر مطابق سابق ہے۔ ترقیمہ بھی درج نہیں ہے

(۹۸) ایضاً (92/1)

اوراق ۴۵ سائز ۱۷×۲۴ سطور ۱۲
کاتب × تاریخ کتابت - ۲۹ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ / 1829 روز یک شنبہ
خط نستعلیق

مذکورہ کتاب کا چوتھا نسخہ ہے۔ جو سفید دبیز مجدول شنجرفی کاغذ پر لکھا گیا ہے اور بہت صاف ہے۔ قدرے محشی بھی ہے آخر میں قراء عشرہ کا ذکر ہے۔ اسی طرح آخر میں صفحہ ۹۰ سے لے کر صفحہ ۱۹۳ تک مختلف قراءتوں کا مسلسل ذکر ہے۔ باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

ابتداء:۔ حمد بے حد و ثنائے بے عد حضرت قادرے راکہ قرآن مجید و فرقان حمید برما فرد فرستاد۔ الخ۔

اختتام:۔ بداں کہ اکثر اینہا موافق تفسیر نیست بخلاف اولہا کہ ہمہ آنہا موافق تفسیر است۔ واللہ اعلم بالصواب

ترقیمہ:۔ "تمت تمام شد رسالہ قواعد القرآن بتاریخ بیست و نہم ماہ ذی القعدہ ۱۲۴۵ھ / 1829ء ہجری روز یک شنبہ باتمام رسید"

(۹۹) الدرۃ الفرید فی بیان التجوید (۴۰)

حافظ قاری ملاکلاں بخاری

المتوفی ۹۸۳ھ / 1575ء

اوراق ۲۳ سائز ۱۵×۲۲ سطور ۱۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری

رسالہ ہذا میں مسائل قرآنیہ تجویدیہ بیان کئے گئے ہیں ابوالمغازی عبید اللہ خاں بہادر (از ۹۹۱ھ/۱۵۸۴ء تا ۱۰۰۶ھ/۱۵۹۸ء) کے نام سے اسے معنون کیا گیا ہے۔

اس رسالہ کے مرتب حافظ قاری ملاکلاں بخاری، ماوراء النہر کے اساتذہ تجوید میں سے تھے۔ یار محمد بن خداداد سمرقندی کے ہم عصر تھے۔ ۹۸۳ھ/۱۵۷۵ء میں ان کا انتقال ہوا۔

پیش نظر نسخہ قریب ہی زمانہ کا لکھا ہوا ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی اول و آخر میں مولوی عبدالحق صاحب ٹونکی کی مہریں ثبت ہیں۔ ابتداء میں رسالہ کی مفصل فہرست شامل ہے۔ فہرست شروع کرتے ہوئے اس سلسلہ کا مندرجہ ذیل قطعہ بھی درج ہے۔

فہرست رسالۂ فریدہ است ایں گنج سخن کہ نو رسیدہ است
از چند کتاب برگزیدہ است الفاظ گزیدہ برگزیدہ است

اس کتاب کا ایک نسخہ ذخیرۂ شیرانی لاہور میں بھی ہے جو ۱۱۱۳ھ/۱۷۰۱ء کا لکھا ہوا ہے۔

ابتداء:- فہرست رسالہ ملاکلاں بخاری .... بعد از حمد حضرت حق جل و علیٰ و درود مخصوص بمنطوق و ماینطق عن الہویٰ - الخ۔

اختتام:- ثم الفتح ثم المائدۃ ثم برارۃ - نقل اتقان تم تمام شد۔

ترقیمہ:- درج نہیں۔

حوالہ:- (۱) تذکرہ قاریان ہند - ج - دوم ص ۱۱۹ - (۲) فہرست مخطوطات شیرانی - ج - اول ص

(۱۰۰) خلاصۃ التجوید (۸۷/۴)

مولوی عبدالقدوس بن شیخ جیون قاری

اوراق ۱۸ **سائز** ۱۰ × ۱۸ **سطور** ۱۹

کاتب اسحٰق بن احمد **تاریخ کتابت** ۱۰۱۲ھ / ۱۷۵۳ء

خط فارسی نسخ۔ قدرے کرم خوردہ

مصنف نے اس کتاب کا مقدمہ امیر خاں اعظم کے نام پر لکھا ہے۔ رسالہ ہٰذا پندرہ بابوں پر مرتب ہے۔

پیش نظر نسخہ خفائی کرم خوردہ غیر مجدول کاغذ پر لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ لیکن ساتھ کے رسائل بھی اسی کاتب کے قلم سے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے بالائی حصہ میں اسی کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج کی گئی۔

ابتداء :- حمد بے عدو ثنائے بے حد مر خالقے را کہ ہمہ خلق مخلوقات اوست۔ و شکر و سپاس مر منعمی را کہ ایمان و عرفان۔ الخ۔

اختتام :- چناں کہ اگر وقف کند بر "ولم یکن" وآغاز کند از "لہ کفوا احد" بکفر کردہ شود۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

ترقیمہ :- درج نہیں

(۱۰۱) تحفۂ سلیمانی (30)

مولانا حسن

اوراق ۲۴ **سائز** ۱۵×۲۳ **سطور** ۱۷

کاتب × **تاریخ کتابت** ۹ ذیقعدہ ۱۰۱۴ھ/1605

خط - نستعلیق

مرتب نے اس کتاب کو سلطان شاہ سلیمان الصفوی (از ۱۰۷۷ھ/1667 تا ۱۱۰۵ھ/1694) کے نام پر معنون کیا ہے۔ جیسا کہ مقدمہ میں اس کی صراحت موجود ہے۔ مقدمہ میں مصنف نے اپنا نام "حسن" الخادم القاری ظاہر کیا ہے۔ لیکن مصنف کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

کتاب ہٰذا ایک مقدمہ، دس باب اور ایک خاتمہ پر مرتب ہے اور اس میں تجوید کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ مرزا بسم اللہ بیگ صاحب نے اپنی کتاب "تذکرہ قاریان ہند" میں اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ٹونک کے اسی نسخہ سے اس کا حوالہ ہے مزید کچھ حالات درج نہیں۔

پیش نظر نسخہ اس کتاب کا ایک قدیم نسخہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ آخر میں جہاں تاریخ کتابت لکھی ہے وہاں مقام کا نام "کلکتہ" لکھا ہے۔

ورق اول سے ایک مہر کلاں مدور محو شدہ ہے۔ اس پر مندرجہ ذیل عبارت نہایت پختہ خط میں درج ہے۔ جو مہر سے متعلق ہو سکتی ہے :-

"ہو" من متملکات حقیر کثیر التقصیر نصیر و حررہ ایضاً فی احمد آباد عرف گجرات جلوس ۳ھ

(مہر) مہر بالکل محو شدہ ہے۔ اسی کے تحت میں مندرجہ ذیل عبارتیں مزید درج ہیں :-

"مالکہ المجازی فقیر محمد علی غفرہ اللہ الولی"

نیز :- "بتاریخ بست و نہم شعبان المعظم ۱۲۰۲ھ/1787 ہجری در بلدۂ حیدر آباد اتبیاع نمودہ شد۔"

ابتداء :- " الحمدللہ الذی انزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرا وامرہم لقراءۃ القرآن فیکون لہم ہادیا ونصیرا " الخ -

مقدمہ میں لکھتے ہیں :-

" لہٰذا راقم حروف خاکساری حسن الخادم القاری ایں مضمون را بسمع قبول اصغا نمودہ بتالیف ایں مختصر توفیق یافت و مرتب بر مقدمہ و دہ باب و خاتمہ و موسوم شد تحفۂ سلیمانی "

اختتام :- " واگر مشدد باشد تشدید زیادہ از حد نباید کرد - مثل - ایاک نعبد وایاک نستعین "

ترقیمہ :- " تمت الکتاب بعون الملک الوہاب در کلکتہ بتاریخ ۹ ر شہر ذی قعدہ ۱۰۱۴ھ / 1605ء "

حوالہ :- (۱) تذکرہ قاریان ہند [illegible] ۲۰

(۲) فہرست مخطوطات فارسی سالار جنگ میوزیم 7/2424

رسالہ در تجوید فاتحہ (۴۹) (۱۰۲)

اوراق ۹ سائز ۲۱×۱۲ سطور ۱۴

کاتب محمد مراد بن فتح محمد ساکن شاہ پور

تاریخ کتابت ذیقعدہ ۱۰۹۲ھ / 1681ء خط نستعلیق فارسی قدرے آب رسیدہ

مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا - علیحدہ رسالہ معلوم ہوتا ہے - لیکن شروع ہوتا ہے " باب در تجوید فاتحہ " بہرحال سورۂ فاتحہ کی تفصیل اس رسالہ میں ہے - درمیان سے دو ورق کم تھے اس لئے سادہ لگائے گئے ہیں نسخہ قدیم ہے

اولہٗ :- " باب در تجوید فاتحہ " بداں کہ ائمۂ قراء سبع رحمہم اللہ اجمعین چنیں گفتہ اند کہ ہر کہ درخواندن سورۂ فاتحہ ایں پنجاہ ہفت جائے را نگاہ دارد و ہریکے را از مخارج خویش گوید - الخ -

آخرہٗ :- " بان ربک اوحیٰ لہا وآنچہ بدیں ادا کند کہ میان دو کلمہ تمیز تواں کرد - واللہ اعلم بالصواب "

ترقیمہ :- تمام شد کار من نظام شد بوقت عشا لیل پنجشنبہ فی التاریخ غرہ ماہ ذی القعد ۱۰۹۲ھ کاتب حروف محمد مراد۔

حاشیہ پر لکھا ہے (شاگرد حضرت میاں) ابن فتح محمد ساکن شاہ پور اندہراست۔ دیگر ہر کہ دعویٰ کند دروغ باشد"

"من نوشتم صرف کردم روزگار من نمانم ایں بماند یادگار
نوشتہ بماند بسال ہزار نویسندہ آید بخاکِ مزار

نیز "حق و ملک حافظ مقصود علی"

(۱۰۳) ضابطہ شاطبی (۵۷)

اوراق ۶ **سائز** ۱۰×۱۹ **سطور** ۱۲
کاتب محمد مقیم صدیقی البدایونی **خط** فارسی نستعلیق
تاریخ کتابت ۵ ذیقعدہ سنہ جلوس فرخ شاہی م ۱۱۳۰ھ / ۱۷۱۷ء

نسخہ ہذا ۵ ذیقعدہ سنہ جلوس فرخ شاہی کا لکھا ہوا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں تجوید کے مسائل مختصراً بیان کئے گئے ہیں۔

آغاز :- خالق ارض و سما کو کرد پیدا بحر و بر ذر برائے عیش عالم رحمتش گشتہ مطر

اختتام : وانچہ وقف با جماع ائمہ روا نباشد باید گذشت۔"

ترقیمہ :- تمام شد رسالہ ضابطہ شاطبی بتاریخ نہم ذی قعدہ سنہ ۵ جلوس مبارک فرخ شاہی۔ بخط عبد الضعیف محمد مقیم صدیقی البدایونی"

(۱۰۴) عجائب التجوید (105)

میر عبداللہ تجرد شاگرد حضرت شاہ غلام محمد صاحب

مصنفہ ۱۱۹۸ھ 1783ء

اوراق ۱۰ سائز ۱۵×۲۴ سطور ۱۷

کاتب — در حیدر آباد — ۱۱ جمادی الثانی ۱۲۴۷ھ 1831ء

مصنف نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ انھوں نے اس سے پہلے مسائل تجویدیہ میں ایک رسالہ "تجریدیہ" تصنیف کیا تھا اپنے استاد کو دکھایا تو بہت مقبول ہوا - اور طلبہ کے درمیان متداول ہوا - اس کے بعد قرارت حفص میں آپ نے یہ دوسرا رسالہ تصنیف کیا جس میں مسائل تجویدیہ تجریدیہ اچھے انداز سے جمع کئے گئے ہیں -

یہ رسالہ انیس بابوں پر مرتب ہے کتاب کے اول میں دیوان شمس الدین صاحب کے قلم سے کتاب کا نام لکھا ہے - جس کے ساتھ یہ بھی درج ہے کہ یہ رسالہ ۱۱۹۸ھ 1783ء کا مصنفہ ہے - مصنف نے یہ سن اپنے دوسرے رسالہ "التجریدیہ" میں ذکر کیا ہے جس کا بیان آگے آرہا ہے - اچھا رسالہ ہے - کاتب کا نام درج نہیں یہ رسالہ حیدر آباد کا لکھا ہوا ہے -

اولہٗ :- الحمدللہ الذی انزل الفرقان مجودا ویعلم السر واخفیٰ — الخ —

آخرہٗ :- حصن، شد رموز جمع ہم مجموع اے عالی مکاں - بارک اللہ لنا ولکم .... والحمدللہ علی ذٰلک -

ترقیمہ :- "تمت تمام شد بتاریخ یازدہم شہر جمادی الثانی ۱۲۴۷ھ 1831ء ہجری بروز پنجشنبہ دربلدہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد -"

(۱۰۵) التجریدیہ فی مسائل التجویدیہ (۱۵۸)

میر عبداللہ تجرد شاگرد حضرت شاہ غلام محمد صاحب

مصنفہ ۱۱۹۸ھ 1783ء

اوراق ۱۵ سائز ۱۵×۲۴ سطور ۱۷

کاتب درحیدرآباد تاریخ کتابت ۲۰ جمادی الثانی ۱۲۴۷ھ 1831ء

خط فارسی نستعلیق

مصنف کا یہ وہی رسالہ ہے جس کا ذکر ابھی سابق رسالہ میں گذرا۔ مقدمہ میں وجہ تصنیف بیان کرتے ہوئے اپنے استاد کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس رسالہ میں مسائل تجویدیہ قراءۃ امام عاصم بروایت حفص بیان کئے ہیں۔ اور یہ کتاب بیس بابوں پر مرتب ہے

یہ رسالہ بھی حیدرآباد کا لکھا ہوا ہے۔ کاتب کا نام درج نہیں

اولہٗ :۔ الحمدللہ المجید الجواد الذی انزل الفرقان بالتجوید ۔۔ الخ۔۔

آخرہٗ :۔ ختمت ہذا التالیف بہذا التسبیح لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یختم قراءتہٗ بہذا کما فی درالنظیم۔

تاریخ تصنیف :۔ وقد فرغت من کتابۃ ہذا الجمع یوم الجمعۃ الثالثۃ والعشرین من جمادی الاول ۱۱۹۸ھ 1783ء من الہجرۃ النبویہ بارک اللہ لنا ولکم .... والحمدللہ علی ذلک

ترقیمہ :۔ تمت تمام شد ایں رسالہ بتاریخ بستم ماہ جمادی الثانی شب یک شنبہ باتمام رسید ۱۲۴۷ھ 1831ء ہجری درفرخندہ بنیاد حیدرآباد ۔

(۱۰۶) رسالہ (105/4)

حسین بن عثمان

اوراق ۴۸ سائز ۱۵×۲۴ سطور ۱۷

کاتب در حیدرآباد تاریخ کتابت ۲۰ ربیع الثانی ۱۲۴۸ھ 1832ء

خط فارسی نستعلیق

اس رسالہ میں سجاوندی کے مطابق وقوف لازم اہل کوفہ کے مطابق تعداد آیات، اخماس، اعشار، انصاف، احزاب وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔

اولہ:۔ سپاس بے قیاس از انفاس با استناس مرخد اشناس مثال بارگاہ کبریا پناہ ۔ الخ۔

آخرہ:۔ حقیقت تجوید را حاصل گردانید و دریں مختصر بوئے شمہ از ان در چہار قسم مذکور می شود انشاء اللہ تعالیٰ ۔

ترقیمہ:۔ "تمت تمام شد بتاریخ بستم ماہ ربیع الثانی ۱۲۴۸ھ ہجری" 1832ء

باقی رسائل جس کاتب کے ہیں یہ رسالہ بھی اسی کاتب کا لکھا ہوا ہے

(۱۰۷) مرغوب القاری (61)

(منظوم)

حافظ عبداللہ دنصیر، عبداللہ بن احمد بن بایزید الکلشانی

اوراق ۸ سائز ۱۱×۱۵ سطور ۹

خط نسخ فارسی ـــــ قدرے کرم خوردہ صدی ۱۳ ہجری

کاتب عظیم الدین صاحب ـ برائے حافظ کریم اللہ ساکن موضع وادری ٹونکی

تاریخ کتابت درج نہیں۔ آخر میں فیاض الحق صاحب پسر مولوی عبدالحق صاحب

کے دستخط ثبت ہیں مرتب یوپی کے رہنے والے تھے۔ ہمیشہ تجوید و قرات کا درس دیتے رہے ابتداءً یہ کتاب [illegible] میں مطبع ہاشمی میں طبع ہوئی۔

ورق اول ناقص ہے جس میں کچھ نثر میں مقدمہ کا حصہ ہے۔ چھوٹے سائز پر مختصر رسالہ ہے جس میں تجوید کے مسائل فارسی نظم میں بیان کئے گئے ہیں تاکہ مبتدیوں کو آسانی رہے۔

اس کتاب کا دوسرا نسخہ بھی یہاں محفوظ ہے جس کا ذکر آرہا ہے اس میں یہ مقدمہ شامل ہے۔ اس لئے ابتدائی حصہ وہاں دیا جارہا ہے۔

ابتداءِ نسخہ ہذا:۔ ..... فشرعت فی تالیف ہٰذا المختصر المنظوم المسمی بمرغوب القاری جعل اللہ مقبولا عند الغافلین .... الخ۔

آخرہ:۔ ”منتہی شد ایں رسالہ از عنایات خدا　　از زبان اضعف و مسکین عبد اللہ گدا

یاالٰہی طالباں را زیں تواند منفعت　　جامع و ہم کاتبش را روز محشر مغفرت

از طفیل سید الکونین ختم المرسلین　　ہم طفیل آل اصحابش کتاب مہتدین

ترقیمہ:۔ ایں خط خام بے ربط احقر العباد خاکزادہ دردمندان دین عاصی عظیم الدین عفی عنہ برائے خاطر داشت حافظ صاحب مشفق و مہربان حافظ کریم اللہ خاں صاحب ساکن موضع دادری مرقوم شد۔ الٰہی عاقبت بخیر باد“

ایضاً (۱۰۸) (217/5)

اوراق ۵　سائز ۱۳×۲۳　سطور ۲۲

کاتب ×　تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری

خط فارسی شفیعہ۔　قدرے کرم خوردہ

کاغذ سفید، بسیار کرم خوردہ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی جس مجموعہ

میں شامل ہے اس کے صفحہ ۱۸۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۹۰ تک ہے اس کے بعد صفحہ ۱۹۴ تک تداخل حروف ہجا کے سلسلہ میں دوسری یادداشتیں ہیں۔

مذکورہ نسخہ میں اول ورق ناقص تھا اس نسخہ میں مقدمہ پورا ہے اور عربی میں ہے۔ اس لئے اس کے کچھ اقتباسات ذیل میں درج ہیں۔

ابتداء:۔ الحمد للہ الذی فضل العلم فی الاعصار۔ الخ۔

پھر لکھتے ہیں:۔ اما بعد فیقول الضریر المفتقر الی اللہ الغنی عبد اللہ بن احمد بن بایزید الکاشانی ...... ان اصنف لہم رسالۃ مختصرۃ منظومۃ فی بیان قواعد الضروریہ بالفارسیہ لعجزہم عن دراک اللغۃ العربیہ فشرعت فی تالیف ہذا المختصر المنظوم المسمی بمرغوب القاری ...... الخ۔

ابتدائے نظم:۔ نون ساکن ہم دگر تنوین دار دحال چار قلب وادغام است وہم اظہار واخفا را شمار۔ الخ۔

اختتام:۔ از طفیل سید المرسلین ختم المرسلین ہم طفیل آل واصحابش کبار مہتدین

(المکونین)

ترقیمہ:۔ الحمد للہ رب العلمین علی تمت ہذہ الرسالہ المسماۃ بمرغوب القاری بتوفیق اللہ الباری

حوالہ:۔ تذکرہ قاریان ہند:۔ جلد دوم ص ۲۶۷ و ۲۷۲

فہرست مخطوطات فارسی:۔ سالار جنگ میوزیم۔ ص 7/2415

(۱۰۹) قصیدہ حافظ عزالدین صاحب (12.30/4)

حافظ عزالدین

اوراق ۴ سائز ۱۳×۱۹ سطور ۱۱

کاتب × تاریخ کتابت ۱۲۴۹ھ / ۱۸۳۴ء

خط نستعلیق

تجوید پر اچھا رسالہ ہے۔ مگر ایک ورقی ہے اور چھبیس ۲۶ اشعار پر مشتمل ہے۔ حافظ محمد صادق صاحب نے اس قصیدہ پر ایک حاشیہ لکھا تھا جس کا ذکر آرہا ہے۔

ابتداء:۔ آنچہ قاری را اہم باشد بدانی بے گماں

نظم حافظ عزالدین را گر بخوانی اے جواں۔ الخ۔

اختتام:۔ مخرج واواست وبا و میم نیز از ہر دو لب

نظم حافظ عزالدین اتمام شد ای مومنان

ترقیمہ:۔ تمام شد رسالہ قرارت تصنیف حافظ عزالدین صاحب بتاریخ نہم شہر محرم حرام بروز پنجشنبہ ۱۲۴۹ھ / ۱۸۳۴ء ہجری۔

(۱۱۰) حاشیہ قصیدہ حافظ عزالدین (105/3)

حافظ محمد صادق

اوراق ۷ سائز ۱۵×۲۴ سطور ۱۷

کاتب در حیدرآباد تاریخ کتابت ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء

خط فارسی نستعلیق۔

حافظ عزالدین صاحب کا فارسی میں ایک نہایت مختصر قصیدہ تھا جو تجوید و ترتیل

کے سلسلہ میں اچھا قصیدہ تھا۔ جس کا ذکر ابھی گذرا ہے۔

حافظ محمد صادق صاحب نے اسی قصیدہ کا یہ حاشیہ تیار کیا تاکہ طلباء اور اہل علم کو فائدہ پہنچے۔ ہر دو حضرات کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

پیش نظر نسخہ کے کاتب بھی وہی صاحب ہیں جو مشمولہ رسائل کے کاتب ہیں۔ نام درج نہیں۔ ۱۲۴۸ھ/۱۸۳۲ء میں یہ نسخہ بھی حیدرآباد میں لکھا گیا۔

اولہٗ :۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واجمعین۔ الخ

اول قصیدہ :۔ ہر چو قاریرا اہم باشد بدانی بیگماں
نظم حافظ عزّ الدّین راگر بخوانی اے جواں
چونکہ خواہی ابتدار کردن بقرآں خوش بگو ٭ تو اعوذ پس بخوانش تا نیفتی در زیاں

آخری مصرعہ یہ ہے :۔ نظم حافظ عزّ الدّین ہم شد تمام ای مومناں

آخر حاشیہ :۔ وایں مخرج شانزدہم است۔ تمت الرسالۃ الشریفۃ۔

ترقیمہ :۔ "بتاریخ بست و دویم ماہ ربیع الثانی ۱۲۴۸ھ/۱۸۳۲ء ہجری بروز شنبہ در شہر حیدرآباد باتمام رسید"۔

(۱۱۱) رسالہ دیگر در تعداد وقف لازم وغیرہ (105)

اوراق ۷۰ سائز ۱۵×۲۴ سطور ۱۷

کاتب درحیدرآباد سنہ کتابت ۱۲۴۸ھ/۱۸۳۲ء

خط فارسی نستعلیق حالت قدرے کرم خوردہ

تعداد وقف اور تجوید کے دوسرے مسائل پر مفصل رسالہ ہے۔ مرتب کا نام

معلوم نہیں ہو سکا۔ مختلف عنوان قائم کرکے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

اولہٗ :۔ در تعداد وقف لازم۔ بدانکہ در تمام قرآن ہشتاد و دو وقف لازم است۔ الخ۔

آخرہٗ :۔ در کتاب فضائل قرآن آوردہ ...... کہ می فرمود در نزد ختم قرآن ایں دعا اللھم ارحمنی بالقرآن .... الطیبین الطاہرین۔

آخر میں یہ تین شعر بھی کاتب نے لکھے ہیں۔ کاتب کے نام وغیرہ کا پتہ نہیں چلتا۔

یا قاری الخط قل باللہ آمینا ☆ اللہ یرحم عبداً کان کاتبہ

علی المصنف واستغفر بصاحبہ ☆ یا ناظراً فیہ سل باللہ رحمتہ

من بعد ذلک غفراناً لکاتبہ ☆ واطلب مرادک من خیر ترید بہ

ترقیمہ :۔ مزید درج نہیں۔

(۱۱۲) رسالہ رموز اوقاف (43/2)

اوراق ۲ سائز ۱۲×۱۸ سطور ۱۵

کاتب امام بخش تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری

اس میں رموز اوقاف بیان کیے گئے ہیں۔ اختتام پر ایک نظم بھی رموز پر ہے۔ کاتب غالباً وہی امام بخش ہیں جو نظم حیدر کے کاتب ہیں۔ جس کے ساتھ یہ حصہ شامل ہے۔

ابتداء :۔ آنچہ شیخ سجاوندی رحمۃ اللہ علیہ گفتہ رموز وقف شش است۔ الخ۔

اختتام :۔ وعین عبارت ہر رکوع است۔ در سرہای سخن

وآخر قصاص میباشد۔
ترقیمہ :۔ درج نہیں۔

(۱۱۳) رسالہ قراءتِ اوقاف (53)

و رموزِ قرآن معہ تفصیل قرائہ
(منظوم و منثور)

اوراق ۴ سائز ۱۲×۲۱ سطور ۱۸

خط فارسی شکست آمیز نستعلیق۔

مستقل رسالہ نہیں۔ کچھ منظوم نا مکمل حصہ ہے۔ اور ایک ورق بطور یادداشت نثر میں ہے۔ دونوں میں اوقاف کی تفصیل اور قرآن کے رموز بیان کئے گئے ہیں۔ خلاصۃ الترتیل کے ساتھ یہ حصہ شامل ہے۔

اول نظم :۔ "عاصم و حمزہ و کسائی تا
ہمہ قرار بغیر نافع خا"

...."درمدینہ است نہہ امام دگر
وش قالون نافع جعفر"

اول نثر :۔ بدانکہ وقف لازم در کلام جل وعلا بقول اصح ہشتاد ودو جا است۔ الخ۔

آخر :۔ موضع فیہا عین جاریہ م و در سورۃ الملائک ا...... بلغ۔

(۱۱۴) رسالہ در قواعد قراءت (1239/ج)

اوراق ۸ سائز ۱۳×۱۹ سطور ۱۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری

خط فارسی نستعلیق ــــــ قدرے مرمت شدہ وآب رسیدہ

قواعد تجوید پر ایک مختصر رسالہ ہے، جس میں چند فصول میں مسائل بیان کئے گئے ہیں، مرتب کا یا اس رسالہ کا صحیح نام معلوم نہیں ہو سکا۔

ابتداء :ــــ الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان ......

اما بعد ایں رسالہ ایست در بیان بعضے از قواعد کہ تعلق بعلم قراءت دارد مشتمل بر چند فصل الخ

اختتام : ــ بعد ازاں نجم وہم اذا انشقت نہ باد میدان واقرء (القراء) القرآن سجدہ واجب، سورہ سجدہ، سورہ فصلت وسورہ النجم واقراء۔

ترقیمہ :ــــ نوشتہ نماند سیہ بر سفید، نویسندہ را نیست فردا امید۔ تمت تمام شد کار من نظام شد۔

(۱۱۵) مفتاح رحمانی در تجوید قرآنی (103)

اوراق ۵۶ سائز ۱۵×۲۰ سطور ۱۷

کاتب × تاریخ کتابت ×

خط فارسی نستعلیق ــــــ قدرے کرم خوردہ

ورق اول ناقص ہونے کی وجہ سے مصنف کا مزید معلوم نہیں ہو سکا، اول میں

مصنف نے اپنا ایک خواب کا ذکر کیا ہے، اس کی تعبیر میں آپ نے یہ کتاب آداب قراءت کے بیان میں تصنیف فرمائی، اور اس کا پورا نام مفتاح رحمانی در تجوید قرآنی" رکھا، کتاب ہذا سولہ ابواب اور ایک خاتمہ پر مرتب ہے، اور ہر باب میں کچھ فصول ہیں۔

ورق اول ناقص ہے، بعد کی عبارت یہ ہے:

ابتداء:۔ ہمدریں خیال خواب عاقبت صواب چشم سر بر بست

پھر لکھتے ہیں:۔ ایں رسالہ را مفتاح رحمانی در تجوید قرآنی نام نہادہ بر شانزدہ باب وخاتمہ با فصول مرتب کردہ رواج داد"

اختتام:۔ دیگر مشکی و شکر ہر دو ہر روز چہار دام بخورد نہار چیزہا یاد گرد۔

کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ آخر میں یہ نوٹ دیا ہوا ہے:

"این مفتاح رحمانی فی ملک حافظ فتح محمد ابن محمد عبداللہ واین . . .

بقیمت دو عدد رستم روپیہ، دعوی دیگر باطل و دوراست"

(۱۱۶) # تجوید القرآن (48)

محمد بن علی بن محمد الحسینی

اوراق ۲۵ **سائز** ۱۲×۲۱ **سطور** ۱۴

کاتب مقصود علی بن مولوی محمد ابراہیم **خط** فارسی نستعلیق

تاریخ کتابت ۴ صفر ۱۲۶۵ھ م ۱۸۴۹ء

تجوید قرآن پر مختصر مگر اچھا رسالہ ہے، ایک مقدمہ ۶ باب اور خاتمہ پر مرتب ہے۔ بسم اللہ بیگ صاحب نے اس نسخے کا سن تصنیف ۱۲۶۵ھ م ۱۸۴۸ء لکھا ہے۔ حالانکہ یہ اس نسخے کی تاریخ کتابت ہے، سن تصنیف اس رسالہ کا اس پہلے کا ہے۔

حوالہ: تذکرۂ قاریان ہند، جلد دوم ص ۴۲ و ص ۲۵۸

ابتداء:۔۔۔ الحمد للہ الذی ہدانا للایمان . . . . اما بعد چنیں گوید افقر العباد الی اللہ الغنی محمد بن علی بن محمد الحسینی کہ این رسالہ ایست بنام مختصر در بیان تجوید قرآن و ماتعلق بہ و مرتب است بر مقدمہ و شش باب و خاتمہ۔ الخ

اختتام:۔۔۔ بس بنا بر آں رموز کہ مصاحف میتولیسند بعد و لبت باشد، واللہ اعلم بالصواب۔

ترقیمہ:۔۔۔ "کاتب الحروف خاکپائے استادان حافظ مقصود علی بن مولوی محمد ابراہیم غفر اللہ لہ و لوالدیہ بقلم تعجیل مرقوم گشت من ہجرۃ النبویہ ۱۲۶۵ھ یوم چہار شنبہ بتاریخ چہارم صفر المظفر"

غریق رحمت یزداں کسے باد ٭ کہ کاتب را بالحمدے کند یاد۔ الخ

(۱۱۷) تجوید القرآن (63)

عبد الرحمن ملتانی

اوراق ۲۹ سائز ۱۰×۱۹ سطور ۱۳

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری

خط فارسی نستعلیق ۔۔۔۔۔۔۔ قدرے کرم خوردہ

کاغذ کافی کرم خوردہ و آب رسیدہ ہے، یہ کتاب ایک مقدمہ، پندرہ باب اور ایک خاتمہ پر مرتب ہے، اول میں فہرست بھی شامل ہے۔

اول میں ایک مہر محو شدہ ثبت ہے۔

ابتداء:۔۔۔ بعد حمد رب مستعان و نعت نبی عظیم الشان و اہل بیت و یاران فیض رسان میگوید"

اختتام:۔ "کذا فی . . . التحقیق اللہم اجعلنا من الذین یتلونہ حق تلاوتہ . . . وارحمنا یا رحمان"

(۱۱۸) رسالہ منظوم (52)

در قواعد و قراءت

اوراق ۴ سائز ۱۲×۲۱ سطور ۱۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ھ

خط نستعلیق

مختصر منظوم رسالہ ہے، ۵۷ اشعار پر مشتمل ہے۔ مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ آخر کے اشعار سے یہ ضرور پتہ چلتا ہے کہ عبدالروف کے لئے یہ منظومہ نظم کیا گیا۔

ابتداء:۔ بعد حمد و ثنا و مدح خدا ❊ نعت پیغمبر دلیل ہدا
بشنوایں چند بیت تا گردی ❊ مطلع بر قواعد قراء الخ

اختتام:۔ بہر عبدالرؤف کردم نظم ❊ بعنایات حضرت مولے
تا شود مستفید ازیں ابیات ❊ حق رساند بمقصد اقصے

ترقیمہ:۔ درج نہیں۔

(۱۱۹) رسالہ منظوم دیگر (52)

اوراق ۳ سائز ۱۲×۲۱ سطور ۱۱

کاتب × تاریخ کتابت ×

خط نستعلیق

یہ بھی تجوید کے سلسلہ کی ایک مختصر نظم ہے۔ کاتب، کتابت اور مرتب کے

سلسلہ میں مزید معلومات نہیں ہو سکی۔ آخر کے چند اشعار میں کچھ صراحت ہے۔ اس لئے وہ اصل اشعار بجنسہٖ نقل کئے جا رہے ہیں۔

کاتبش فاضل است از کابل ❖ مولد او ز قریہ لمغاں

اے خداوند کارساز کریم ❖ باز او را تو در مدینہ برساں

ابتدا:۔ بعد حمد مربیٔ دو جہاں ❖ سامع خوف آشکار و نہاں الخ۔

نیز۔ گوش کن تا بیاری توفیق ❖ مخرج حرفہا (معرفہا) کنیم بیاں۔ الخ

نیز۔ ایں چہل بیت را شد (تاریخ) ❖ در بیان مخارج یاراں

اختتام:۔ ربنا اغفر لنا خطایانا ❖ انک المستعان والمناں

سابق شعر ایں چہل بیت الخ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس نظم میں چالیس شعر ہونا چاہیئں۔ لیکن ربنا اغفر لنا خطایانا تک ۳۹ شعر ہوتے ہیں۔ اس کے بعد کاتبش فاضل است از کابل الخ سے آخر تک ۵ شعر کاتب کے معلوم ہوتے ہیں جس کا آخری شعر یہ ہے۔

کاتب و قاری و مصنف را
بر تحیت بصد رشان بنشاں

ترقیمہ:۔ درج نہیں۔



منظور القرّاء

(۱۲۰) (92/2)

شرف الدین بن محمود بن صدقہ لاری

مصنفہ ۸۹۱ھ / ۱۴۸۶ء

اوراق ۱۲۱ سائز ۱۷×۲۴ سطور ۱۱

کاتب × تاریخ کتابت ۱۲۴۵ھ / ۱۸۲۹ء

خط نستعلیق فارسی

کتاب ہذا ایک مقدمہ، بارہ باب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ جس میں قرأت کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

مرتب کتاب نے مقدمہ میں اپنے کچھ تعلیمی حالات لکھے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ شہاب الدین احمد زبیبی کے شاگرد ہیں۔ ۸۸۲ھ / ۱۴۷۷ء میں انہوں نے مکۂ مکرمہ میں قصیدہ شاطبیہ پڑھا۔ اور ۸۸۴ھ / ۱۴۷۹ء میں جامع شیراز میں حافظ قاری صوفی عبداللہ سروستانی پر قرأت کی۔ مقدمہ میں مزید سندات بھی ہیں۔ ۲۱ صفر ۸۹۱ھ / ۱۴۸۶ء بروز یکشنبہ مکۂ مکرمہ میں اس کتاب کی تصنیف سے فارغ ہوئے۔

پیش نظر نسخہ سفید سرخی مائل دبیز غیر مجدول کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ خفیف کرم خوردہ بھی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت اس نسخہ پر نہیں لکھی۔ لیکن ساتھ کے رسائل ۱۲۴۵ھ / ۱۸۲۹ء کے مکتوبہ ہیں۔ یہ نسخہ بھی اسی کاتب کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

ابتداء:۔ حمد و سپاس بیحد و غایت و شکر و ستائش بے عدو نہایت مر کردگاری راست کہ بنی آدم را۔ الخ۔

اختتام:۔ واو صلہ را حذف کنند واللہ تعالیٰ اعلم واحکم۔

ترقیمہ:۔ تمت الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب والحمد للہ اولاً وآخراً

وظاہراً وباطناً وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

(۱۲۱) شرح المقدمۃ الجزریۃ (87/1)

اوراق ۳۷ سائز ۱۰×۱۸ سطور ۱۹

کاتب اسحٰق بن احمد تاریخ کتابت ۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۳ء

خط نسخ فارسی

المقدمۃ الجزریہ مصنفہ علامۃ الجزری المتوفی ۸۳۳ھ / ۱۴۲۹ء کی فارسی شرح ہے۔ اول سے ناقص ہونے کی وجہ سے شارح کا پتہ نہیں چل سکا۔ ورق اول کوئی دوسرا شامل ہے۔

پیش نظر نسخہ بادامی کاغذ پر لکھا ہوا ایک قدیم نسخہ ہے۔ کافی کرم خوردہ ہو چکا ہے۔ اول میں مولوی عبدالعلی صاحب پسر مولانا خلیل الرحمٰن صاحب ٹونکی کی مہریں ثبت ہیں۔ آخر میں مختلف فوائد پر مشتمل چند ورق شامل ہیں۔

ابتدائے نسخۂ ہٰذا:- بایشاں راہ می باید و مشتبہ بغیر خود می شوند پس محتاج میگردند بظہور صوتی کہ ممیز شود ایشان را۔۔۔ واو یا ء سکنا وانفتحا قبلہا۔۔۔ معنی حروف لین واو و یا است۔ الخ۔

اختتام:- ختم اللہ لنا بالحسنیٰ بجاہ المصطفیٰ والائمۃ المہدی الہدی۔۔۔۔۔۔۔ اللہ العلی الاعلیٰ۔

ترقیمہ شارح:- "فارغ شد از تسویہ ترجمہ ایں رسالہ شریفہ فی الدعاء المنقول بعد الفراغ عن التلاوۃ روی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ من اللہ الملک العظیم العلام"۔

ترقیمہ کاتب:- "تمت الرسالۃ وقت الضحیٰ یوم الخمیس بید الفقیر المفتقر الی اللہ الغنی الواسع اسحٰق بن احمد سنہ ۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۳ء"

(۱۲۲) ارشادالقاری (25/2)

مولوی قاری تراب بن قاری ابراہیم مصطفیٰ

اوراق ۱۲۴ سائز ۱۱×۲۰ سطور ۱۹

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری

خط شکست

کتاب ہذا پانچ بابوں پر مرتب ہے۔ اور ہر باب میں پانچ فصول ہیں جن میں قرارت کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ مرتب کتاب نے اپنے والد کے نام پر اس کتاب کا نام ارشادالقاری رکھا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے مزار پر اس کتاب کی ترتیب شروع کی۔ اور ذی الحجہ ۱۲۲۲ھ میں حضرت امام حسینؓ کے مزار مبارک پر پانچ سال کی مدت میں اس کتاب کی تکمیل ہوئی۔ چونکہ آپ آل عباس کے پانچویں امام مانے جاتے ہیں اسی مناسبت سے اس کتاب کو پانچ باب اور ہر باب کو پانچ فصول پر ترتیب دیا گیا۔

پیش نظر نسخہ سفید مادھوپوری دبیز کاغذ پر لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے۔ آخر کے دو ورق ناقص تھے۔ اسی وجہ سے اصل کاتب اور تاریخ کتابت کا صحیح پتہ نہیں چل سکا۔ البتہ آخر کے دو ورق کی کتابت کسی سید برہان علی صاحب نے کر کے اس کتاب کی تکمیل کی گئی۔

کتاب کے آخر میں ایک ورق مزید شامل ہے جس میں کچھ یادداشتیں نظم و نثر کی تحریر ہیں۔ مندرجہ ذیل نوٹ بھی ملکیت کے سلسلہ میں درج ہے۔

"مالک ایں کتاب میر نجف علی موذن مسجد شاہجہانی ۱۲۵۶ھ ۱۸۴۰ء ہجری"

ابتداء :۔ حمد بید و ثنای بعید مر حضرت قادری و حکیمی را سزد کہ بقدرت کاملہ و حکمت بالغہ خود قرآن مجید و فرقان حمید بر ما فرو فرستاد۔ الخ۔

اختتام :۔ وکسانیکہ ازیں کتاب منتفع شوند وکسانیکہ مؤلف را دعائی خیر کنند

وکافۂ اہل ایمان حشر با ائمۂ معصومین صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین گردان ....
بحق محمد و آلہ الکرام۔"

ترقیمہ:۔ "تمام شد کتاب ارشاد القاری حسب الفرمودہ سید جلوہ علی سلمہ اللہ العلی فقیر برہان علی چند ورق نوشتہ امیدوار بدعائے خیر یاد دارند۔"

(۱۲۳) رسالۂ ہفت قُرّاء (46)

اوراق ۱۳ سائز ۱۲×۲۱ سطور ۱۴

کاتب حافظ مقصود علی بن مولوی ابراہیم صاحب ٹونکی خط نستعلیق فارسی

تاریخ کتابت ۱۲۴۵ھ / ۱۸۲۹ء

مرتب کتاب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اس رسالہ میں ہفت قُرّاء کی قرارت کا طریقہ اور ان کا فرق بتایا گیا ہے۔

ابتداء:۔ بروایت ورش بطریق ازرق خواندنش آنست۔ الخ۔

اختتام:۔ و دو صد و بست موضع مخالفت با حمزہ گردد واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

ترقیمہ:۔ کتبہ العبد الضعیف النحیف حافظ مقصود علی بن مولوی ابراہیم غفر اللہ ذنوبہ ولوالدیہ فی ۱۲۴۵ھ / ۱۸۲۹ء تمام شد۔

(۱۲۴) سراج الحفاظ (51)

الٰہداد بن عبد الحکیم

اوراق ۱۸ سائز ۱۲×۲۱ سطور ۱۴

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲

رسالہ ہذا تمشابہات کے بیان پر مشتمل ہے۔ اور پندرہ ابواب پر مرتب ہے، آخر میں دو ورق شامل ہیں جن میں مختلف یادداشتیں اس سلسلہ کی تحریر ہیں۔ ان کے آخر میں کاتب نے اپنا نام بھی لکھا تھا۔ لیکن وہ محو کر دیا گیا۔

ابتداء :۔ الحمد للہ رب العالمین...... امابعد میگوید مفتقر الی اللہ الکریم الہداد بن عبدالحکیم چوں چند کلمات تشابہات از قلزم فرقان العظیم۔ الخ۔

اختتام :۔ ہم درمیانہ کانوا در سورۂ نجم در ع ۳۔ تمت

ترقیمہ :۔ "تمام شد رسالہ سراج الحفاظ در بیان تشابہات"۔

(۱۲۵) زینۃ القاری (65)

نصرت بن عمر عرف اسکندر ساکن قصبہ اساول

اوراق ۱۰ سائز ۱۰×۱۹ سطور ۱۲

کاتب محمد مقیم صدیقی تاریخ کتابت محرم ۵ جلوس فرخ سیر مطابق ۱۱۳۰ھ / ۱۷۱۶ء

کتاب ہذا اکیس بابوں پر مرتب ہے۔ لیکن یہاں اس کتاب کے تین۳ نسخے ہیں۔ اور تینوں میں قدرے اختلاف ہے۔ اسی طرح کا ایک نوٹ سالار جنگ میوزیم کی فہرست مخطوطات فارسی میں اختلاف نسخ کا دیا ہوا ہے ——— ذیل میں ہر نسخہ کی تفصیل دی جا رہی ہے۔

پیش نظر نسخہ یہاں کے نسخوں میں قدیم نسخہ ہے۔ کاغذ سفید مرمت شدہ وچپٹ زدہ قدرے کرم خوردہ۔ اصل رسالہ دس۱۰ اوراق میں ہے۔ اس کے بعد چند اوراق اسامی قراء وغیرہ کے شامل ہیں۔ کتاب ہذا متعدد بار ہندوستان میں طبع ہو چکی ہے۔

آخر میں خریداری کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل نوٹ درج ہے۔

"قد اشتریت ہذا الکتاب بروبیۃ والدۃ مادھوپوری فی بلدۃ تونک فی تاریخ عشرین من ربیع الاولیٰ سنہ ۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۴ء وانا عبد الحق بن خلیل الرحمٰن کان اللہ تعالےٰ لہما"

ابتدا :- الحمد للہ رب العالمین...... میگوید بندۂ ضعیف نصرت بن اسکندر ساکن قصبہ اساول۔ الخ۔

اختتام :- تجری من تحتہ الانہار واللہ اعلم بالصواب۔

ترقیمہ :- تمام شد رسالہ زینۃ القاری......... ہم ماہ محرم الحرام سنہ ۵ جلوس فرخ شاہی۔ کتبہ عبدہ محمد مقیم صدیقی البدایونی"

حوالہ :- فہرست مخطوطات فارسی سالار جنگ میوزیم 7/2411

(۱۲۶) ایضاً (47)

اوراق ۱۱ سائز ۱۲×۲۱ سطور ۱۴

کاتب حافظ مقصود علی بن مولوی محمد ابراہیم صاحب

تاریخ کتابت ۱۴ صفر سنہ ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۸ء خط نستعلیق فارسی

مذکورہ کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔ اور سابق نسخے کے مقابلہ میں مکمل ہے۔ جیسا کہ پہلے ظاہر کیا گیا کہ ان نسخوں میں قدرے فرق ہے۔

پیش نظر نسخہ سفید کاغذ پر ٹونک ہی میں نقل کرایا ہوا ہے۔ ابتدا اور اختتام میں بھی قدرے فرق ہے۔

ابتدا :- الحمد للہ رب العالمین...... ترتیب خواندن کلام اللہ و تالیف

بندہ کمترین نصرت بن عمر عرف اسکندر غفر اللہ لہ۔ الخ۔

اختتام :۔ والنکاح صد و پنجاہ آیت اند وفی الطلاق دو بست آیۃ اند۔

تمت الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب۔

ترقیمہ :۔ درج نہیں۔

(۱۲۷) ایضاً (112/2)

اوراق ۱۸ سائز ۱۵×۲۳ سطور ۱۵

کاتب × تاریخ کتابت ×

خط نستعلیق فارسی

زینۃ القاری کا یہ نسخہ سابق نسخوں سے بالکل مختلف ہے۔ نسخہ ہذا میں کتاب کی اصل عبارت سے کتاب کے نام یا مصنف کے نام کا پتہ نہیں چلتا۔ ابتداء و اختتام پر چونکہ کتاب کا یہی نام درج ہے۔ اس لئے اسی نام سے اس کا اندراج کیا گیا۔ ممکن ہے یہ کوئی دوسری تصنیف ہو۔

یہ نسخہ بھی سفید غیر مجدول کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ ورق اول پر نوٹ ہے۔

"رسالہ زینۃ القاری مگر غلطی بسیار ہستند"۔

اسی طرح آخر میں کسی صاحب نے لکھا ہے کہ

"ایں رسالہ غیر معتبر است اعتماد ندارند" واللہ اعلم

ابتداء نسخہ ہذا :۔ الحمد للہ رب العالمین ...... بدانکہ ارشد اللہ تعالیٰ فی الدارین ای طالب تلاوت قرآن۔ الخ۔

اختتام :- "چنانچہ وال الحمد باین طور ذلیل ، ہر ب .... بعل"
ترقیمہ :- "تمام شد نسخہ زینت القاری تم تم تمام کار من نظام شد"

(۱۲۸) رغائب الالباب (45)

سنہ ۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۴ء

مولوی محمد رضا علی خاں بن مولوی سخاوت علی صاحب بن مولوی
محمد ابراہیم صاحب بن ملا محمد عمر الفاروقی الحنفی البنارسی

اوراق ۹۴ سائز ۱۲×۲۰ سطور ۱۱

کاتب ظہور الحسن صاحب بن عبد الغفور صاحب (ساکن بنارس) خط نستعلیق فارسی

تاریخ کتابت ۲۴ر شوال سنہ ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء روز چہار شنبہ برائے مصنف

حالت بہت اچھی ہے ۔ قدرے محشی

کتاب ہذا ۱۲۷۱ھ میں تصنیف ہوئی ۔ اپنے موضوع پر جامع کتاب ہے ۔ مصنف نے پہلے اسکا عربی میں مقدمہ لکھا ہے جس میں اپنی تعلیم وغیرہ کا پورا حال لکھا ہے پھر اس کتاب کی وجہ تصنیف وغیرہ تفصیل سے لکھی ہے ۔ "رغائب الالباب" اسی کا تاریخی نام ہے ۔ ۱۲۷۱ھ
اس کتاب کو ایک مقدمہ سات فائدوں اور ایک خاتمہ پر ترتیب دیا ۔ اور ہر ایک کا علحدہ تاریخی نام رکھا ہے ۔ یہ سب تفصیلات فارسی کے مقدمہ میں بیان کی ہیں ۔
پیش نظر نسخہ اس اعتبار سے اصل نسخہ ہے کہ مرتب و مصنف کے لئے لکھا گیا ۔ جیسا کہ کاتب نے خود نوٹ دیا ہے ۔ سنہ ۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۴ء کی تصنیف ہے ۔ اور یہ نسخہ ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء لکھا ہوا ہے ۔ اول میں نواب محمد علی خاں صاحب کے کتب خانہ کا ایک نوٹ درج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ بنارس میں حکیم الطاف حسین صاحب کی معرفت خریدا جا کر نواب صاحب کے کتب خانہ میں داخل ہوا ۔ اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ اسٹیٹ لائبریری میں بھی محفوظ ہے ۔ جس کا تذکرہ قاریان ہند میں اس کا حوالہ موجود ہے ۔

اولہ :- الحمدللہ مدبرالکائینات بقدرتہ تکثیراوتقلیلاً ومیسرالسامحات برحمتہ تیسیراً وتسہیلاً۔الخ........ باید دانست کہ ایں رسالہ مشتمل است بریک مقدمہ وہفت فائدہ ویک خاتمہ ۔الخ۔

آخرہ :- حالا دعای فقیر اینست کہ خداوند کریم ایں را بمورد قبول رساند و فائدۂ آں عام فرماید۔

ترقیمہ مصنف :- حرر ہذہ العبارۃ المولف الفقیر بیدہ فقط وصحت کتابت وتحریر منہیات وغیرہ نیز از دست فقیر مولف در حرم کعبہ معظمہ شد وبعد تصحیح برآستان کعبہ ایں کتاب را داشتم ودر مدینہ برآستان روضۂ پیغمبر داشتم ودعا ہا کردم۔فقط۔

ترقیمہ کاتب :- "تمت الرسالۃ فی علم القرارۃ علی ید احقر العباد المفتقر الی عفو العفو الجبار مالک الکون والایجاد، الطالب لشفاعۃ النبی الامی وآلہ الامجاد صلی اللہ علیہ وعلیہم الی یوم التناد اعنی اضعف زمن ظہور الحسن الحنفی ابن عبدالغفور وخلہ اللہ الجنۃ بالسرور البنارس سکونۃ والجائس آبار، وکتبتہ للمولف عم فیضہ اعنی مولوی محمد رضا علی ثبتہ اللہ علی فرقنا کما جعل فی ہذہ البلد ہادینا، ربنا استجب دعائہ........ فی الرابع والعشرین من شوال ۱۲۸۴ہجریہ / ۱۸۶۷ء فی یوم الرابع ووقت الاشراق"

حوالہ :- تذکرۂ قاریان ہند - جلد دوم صفحہ ۴۲ و ۲۵۸

(۱۲۹) سند قرارت واجازت (73)

قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی

اوراق ۷ سائز ۱۸×۲۸ سطور ۱۵

خط شکستہ، نستعلیق

یہ وہ اصل اجازت ہے جو حزب البحر وغیرہ کے سلسلہ میں قاری صاحب موصوف نے

۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء میں صاحبزادہ عبدالرحیم خانصاحب ٹونکی پسر نواب محمد علی خانصاحب کو عطا فرمائی یہ سند ۲۴ محرم ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء کو دیگئی ہے۔ اصل سند کافی طویل ہے۔ چار ورقوں پر مشتمل ہے۔ جس میں قاری صاحب موصوف کی تمام سندوں کا ذکر ہے۔ سند کے اختتام پر قاری صاحب نے اپنے قلم سے مزید جو نوٹ دیا ہے وہ ذیل میں درج ہے۔

"اجازت دادم قاری حافظ عبدالرحیم خاں بن یمین الملک وزیرالدولہ نواب محمد علی خاں بہادر نصرت جنگ باآنکہ ہرگز تعلیم حضرت قرآن کنند بعد تفحص و تحقیق تفسیر بحرالعلوم و شروح شاطبی وغیرہ کنند و نصح المومنین شعار و تقوی دثار و تواضع لباس و خوف و خشیۃ دیدن خود سازند و از اہل کمال و علم ترفع بجویند و بطالبان قرآن بحسن خلق و شمائل پیش آیند۔ تخلقوا بخلق اللہ واتقوا اللہ حیث ما کنتم و فی الخلوۃ والجلوۃ استودع اللہ دینکم و امانتکم و خواتیم عملکم۔ فقط

وہو الموفق کتب العبد المذنب (دستخط قاری عبدالرحمن صاحب)

محررہ بست و چہارم محرم سنہ ۱۲۹۴ھ یوم جمعہ"

مہر

عبد الرحمن ۱۲۴۳

(۱۳۰) (36)

حلیۃ القاری

(جلد اول)

السید علی الحسینی ابن السید رکن الدین حیدرآبادی

اوراق ۱۴۶ سائز ۱۱×۲۱ سطور ۱۷

کاتب میر محمد انور قادری تاریخ کتابت، ر ذیقعدہ ۱۱۷۹ھ/۱۷۶۵ء

خط نستعلیق

اس کتاب میں قرارت سبعہ وعشرہ کے اختلافات بیان کئے گئے ہیں۔ آداب تلاوت کا بھی ذکر ہے۔ اور وقوف سجاوندی کو بھی اس میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

مرتب کتاب ہذا ۱۰۸۳ھ/۱۶۷۲ء میں ابوالحسن تاناشاہ کے عہد میں بیرون ہند سے گولکنڈہ حیدرآباد دکن آئے۔ اور تاناشاہ کے دربار سے متعلق ہوگئے۔ بادشاہ کو علم قرارت حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا چنانچہ اسی سلسلہ میں آپ نے یہ ضخیم کتاب لکھی جس کی ترتیب کی ابتدا ۱۰۹۴ھ/۱۶۸۲ء ہے۔ اور ۱۰۹۵ھ/۱۶۸۴ء میں اس کی تکمیل ہوئی۔ کتاب کا خطبہ بھی ابوالحسن قطب شاہ کے نام ہے۔

تذکرہ قاریان ہند کے مرتب نے بھی اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔ اور تذکرہ مذکور اس کتاب کے قلمی نسخوں کا حوالہ دیتے ہوئے، مدراس اور حیدرآباد اسٹیٹ لائبریری اور ٹونک لائبریری کے قلمی نسخوں کا ذکر کیا ہے۔ نیز یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ۱۰۹۵ھ/۱۶۸۴ء کا اصل اور پہلا نسخہ جو عرصہ تک ناصر الدولہ کے کتب خانہ میں رہا اب حیدرآباد اسٹیٹ لائبریری میں محفوظ ہے

(تذکرہ قاریان ہند جلد دوم صفحہ ۱۴۶-۱۴۷)

پیش نظر نسخہ اس کتاب کی جلد اول ہے۔ کاغذ سفید قدرے کرم خوردہ۔ آخر میں چند اوراق مختلف یادداشتوں کے بھی شامل ہیں۔ نسخہ بہت اچھا ہے۔

اولہٗ :۔ انواع حمد و سپاس متجاوز از حد و قیاس مر بارگاہ کبریای احدیت۔ الخ۔
آخرہٗ :۔ "بنا بران این فقیر کثیر التقصیر احمد الحسنی بر خود لازم گردانید ....
.... تا در وقت کتابت و تلاوت سہولیت و صحت تمام خوانندہ شود واللہ الہادی الے سبیل الصواب والرشاد"

ترقیمہ :۔ "تمت الجلد الاول الحلیۃ القاری بید اقل عباد اللہ میر محمد نور قادری عفر اللہ تعالیٰ لذنوبہ و ستر عیوبہ بتاریخ ہفتم ذی القعدہ روز جمعہ وقت سہ پہر در ۱۱۷۹ھ / ۱۷۶۵ء یکہزار و یکصد و ہفتاد و نہ ہجریۃ النبویۃ صلی اللہ علیہ وسلم"

آخر میں یہ تین شعر بھی اسی وقت کے لکھے ہوئے ہیں۔ جو اکثر کتابوں پر لکھے ملتے ہیں۔

نوشتہ بماند سیہ بر سفید ❊ نویسندہ را نیست فردا امید
قاریا بر من مکن مہر عتاب ❊ در خطای رفتہ باشد در کتاب
آں خطای رفتہ را تصحیح کن ❊ از کرم واللہ اعلم بالصواب

حوالہ :۔ تذکرہ قاریان ہند جلد اول صفحہ ۲۷ و صفحہ ۱۷۶-۱۷۷

(۱۳۱) مقصود القاری (62)

قاری محمد نور الدین صاحب

اوراق ۸ سائز ۱۰ × ۱۹ سطور ۱۲

کاتب محمد قسیم صدیقی خط نستعلیق

تاریخ کتابت ۱۰ ربیع الاول سنہ ۶ جلوس فرخ سیر مطابق ۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۸ء

اس رسالہ میں تجوید و قراءت کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

اس کے مرتب قاری محمد نور الدین صاحب جہانگیری دور میں گذرے ہیں رسالہ اسی دور میں نواب قاری عزۃ اللہ صاحب المخاطب بخطاب قاضی خان

کی فرمائش پر ترتیب دیا گیا۔ مقدمہ میں مرتب نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

پیش نظر نسخہ اس رسالہ کی قدیم کاپی ہے۔ جس کی کتابت ۱۲۱۸ھ / ۱۳۱۱ھ میں بمقام پانی پت ہوئی۔ کتاب ہٰذا ہندوستان میں متعدد بار طبع ہو چکی ہے۔ اور اکثر کتب خانوں میں اس کے قلمی نسخے بھی محفوظ ہیں۔

ابتداء :۔ بعد حمد و صلوٰۃ ایں چند ورق در بیان مخارج حروف تہجی و بعضے از قواعد قرآنی۔ الخ۔

اختتام :۔ "واللہ سبحانہ وتعالےٰ اعلم والحمد للہ اولاً و آخراً.........
.... برحمتک یا ارحم الراحمین"۔

ترقیمہ :۔ درج نہیں۔

حوالہ :۔ ۱۔ فہرست مخطوطات شیرانی جلد اول صفحہ ۸
۲۔ تذکرہ قاریان ہند جلد دوم صفحہ ۱۵۷
۳۔ فہرست مخطوطات فارسی سالار جنگ میوزیم 7/2406
2422 , 2424/1

(۱۳۲) ایضاً (44)

اوراق ۱۴ سائز ۱۲×۱۸ سطور ۱۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری

خط نستعلیق

مذکورہ کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔ باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔ قدرے کرم خوردہ ضرور ہے۔

ابتداء :- مطابق سابق

اختتام :- وتاج قرآن مدہاست وبار قرآن تشدید ہاست ومنزل قرآن وقفہاست۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مرتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ آخر میں یہ شعر ضرور لکھا ہے۔

الٰہی بیامرز ایں ہر سہ را
مصنف نویسندہ خوانندہ را

(۱۴۳) ایضاً (59)

اوراق ۱۷ سائز ۱۱×۱۵ سطور ۹

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری

خط نسخ فارسی۔

اس کتاب کی تیسری کاپی ہے۔ اس پر بھی کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اول وآخر میں مولوی عبدالحق صاحب ٹونکی کی مہریں ثبت ہیں۔ اور ان کے بیٹے مولوی فیاض الحق صاحب کے دستخط بھی ہو رہے ہیں۔

ابتداء :- ـــــــــ "

اختتام :- ومد وقفی را طول وتوسط وقصر جائز است مگر طول اولیٰ است۔

ترقیمہ :- تمت تمام شد رسالہ مقصود القاری۔

(۱۳۴) مرجع الکاتبین (106)

محمد تقی ولد ابو المعصوم بیگ مشہور برضوان بیگ بن قوام الدین بیگ ترکمان

اوراق ۱۱۲ سائز ۱۲×۲۱ سطور ۲۰-۲۱
کاتب × تاریخ کتابت × خط فارسی نستعلیق

قرآن مجید کے رسم الخط پر اچھا رسالہ ہے، جس میں اول قرآن سے لے کر آخر تک تمام کلمات و الفاظ قرآن کے لکھنے کا طریقہ لکھا گیا ہے، پیش نظر نسخہ پچھلی صدی کا لکھا ہوا ہے، مرتب بھی اسی سے پہلے کے ہوں گے، نام کاتب وغیرہ درج نہیں۔
مرتب کے بھی مزید حالات معلوم نہیں ہوسکے۔

ابتداء:- الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین، اما بعد چنیں گوید اقل مخلصان ومحبان حقیقی اعنی محمد تقی۔ الخ۔

اختتام : ی ۲۰۹۱۹ ہزار تمت الکتاب بعون الملک الوھاب۔

ترقیمہ :- درج نہیں۔

(۱۳۵) مرتع الغزلان فی رسم القرآن (43)

نظم حیدر
۱۲۱۲ھ

اوراق ۳۱ سائز ۱۲×۱۸ سطور ۱۱
کاتب امام بخش تاریخ کتابت صدی ۱۳ھ خط فارسی نستعلیق

قرآن کے رسم الخط پر ایک منظوم رسالہ ہے۔ "نظم حیدر" اس کا تاریخی نام ہے جیسا ان شعروں سے ظاہر ہے:

سال رفع رسوم این اطلال ∴ ثبت میکر دبیر دیریں سال
تیر برلوح ماہ سیم سرشت ∴ نظم حیدر بآب زر بنوشت

مرتب کتاب کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے، رسالہ ہذا طبع بھی ہو چکا ہے ٹونک کے مطبوعہ ذخیرے میں اس کی کاپی موجود ہے۔

پیش نظر نسخہ اس کا بہت اچھا نسخہ ہے، کاغذ حنائی مجدول متعدد رنگ اول میں دو ورق مزید شامل ہیں جن میں مفید نوٹ درج ہیں، اول میں ایک مہر غالباً کسی "نبی بخش" کی ثبت ہے، جس میں ۱۲۱۶ھ / ۱۸۰۱ء کندہ ہے:—



ابتداء :— بعد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم۔ الخ۔

حمد حق کار ہر کسے نبود ∴ آسمان بار ہر خسے نبود الخ۔

اختتام :— من نگویم کہ این و آنم دہ ∴ آنچہ دانی نکو ہمانم دہ
دور مفگن ز راہ سفر ∴ شد بریں نکتہ ختم ایں دفتر

ترقیمہ :— "تمت تمام شد"۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم ∴ زانکہ من بندۂ گنہگارم
قاریا بر من مکن عطا... ∴ گر خطائی رفتہ باشد در کتاب

کاتب حروف فقیر امام بخش"

(۱۳۶) شرح عقیلۃ الاتراب (۱۱۲)

(شرح شاطبیہ مع ترجمہ)

اوراق ۴۲ سائز ۱۶×۲۵ سطور ۱۵

کاتب قاری کریم اللہ صاحب ٹونکی تاریخ کتابت ۱۲۵۵ھ / ۱۸۳۹ء

خط نستعلیق فارسی

شاطبی رائیہ کی فارسی شرح ہے، ہر شعر کے پہلے ترجمہ فارسی ہے اور پھر اس کی تشریح کی گئی ہے، نسخہ بہت اچھا ہے، شارح کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔
آخر میں کاتب کا نام کسی نے مٹانے کی کوشش کی ہے، پھر کسی نے قلم پھیر کر نام صاف کر دیا ہے لیکن "سکنہ دادری" کو "سکندر آبادی" کر دیا ہے، جو درست نہیں۔

ابتداء :— الحمد للہ موجودا کما امرا :: مبارکا طیبا تستنزل الدررا

قولہ الحمد الخ۔ یعنی حمد ثابت است مر خداوند را چنانچہ امر کردہ است در کلام مجید خود بقولہ قل الحمد للہ۔ الخ

اختتام :— تضاحک الزہر مسرورا استرنا۔ الخ۔ قولہ تضاحک الخ۔ یعنی صلوتے کہ بخندان خطہا کہ در روے ولیست رائحہ وے شاہہا را و بامدادہا را"

ترقیمہ :— "تمت تمام شد ترجمہ شاطبی رائیہ کہ نام این قصیدہ عقیلہ اتراب است بدست خط حافظ کریم اللہ خان قاری سکنہ . . . . . در ماہ جمادی الثانی بتاریخ ۱۲۵۵ھ / ۱۸۳۹ء انبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم اختتام یافت"

(۱۳۷) رسالہ رسم الخط (43)

اوراق ۶۰　سائز ۱۵×۲۵　سطور ۱۷

کاتب ×　تاریخ کتابت ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۵ء

خط فارسی نستعلیق ۔ قدرے کرم خوردہ

مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا، رسم خط قرآن پر اچھا رسالہ ہے جس میں تفصیل سے رسم خط پر بحث کی گئی ہے، ابتدا میں طویل مقدمہ بھی ہے، خاتمہ میں تعداد سور، رکوعات اور حروف و الفاظ سے تفصیلی بحث کی گئی ہے، کتاب ختم ہونے کے بعد آخر میں جداول کی شکل میں ہفت قرا، کی قراتیں اور مذکورہ تعداد وغیرہ ظاہر کی گئی ہے، کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔

اس نام کا ایک رسالہ ذخیرۂ شیرانی لاہور میں بھی ہے، البتہ اس میں رسالہ کی مزید تفصیلات نہیں ہیں، جس سے میلان کیا جاتا، لیکن وہ نسخہ بھی ۲۴ ر صفر ۱۲۷۶ھ / ۱۸۵۹ء کو ٹونک میں لکھا گیا جس کے کاتب غلام محمد ہیں، ہو سکتا ہے کہ اسی رسالہ کی دوسری کاپی ہو۔

ابتداء:۔ حمد بیحد مر خالقی را کہ کتاب کریم و قرآن عظیم بر ما نازل فرمودہ ولغت بیحد مر منعمی را کہ نور ایمان و عرفان بما عطا نمودہ۔ الخ

بعد میں لکھتے ہیں:

"لہذا ایں فقیر پر تقصیر بوجوہات مرقومہ ایں امر را اہم مقاصد، دانستہ مع تعداد بعض الفاظ"۔ الخ۔

اختتام: چنانچہ در تفسیر مصطفوی مفصلاً بیان کردہ اند ولہذا این عاصی اسامی و رموز سبع قرا، در جداول جداگانہ کہ بر ہمہ ہویدا باشد۔ تمت بسنہ ۱۲۶۲ھ۔

التجوید والقراءة

اردو

(۱۳۸) # وسیلۃ القاری (۱۰۵)

حافظ قاری کریم اللہ صاحب ٹونکی المتوفی ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء

اوراق ۲۹ سائز ۲۶×۱۹ سطور ۱۰

کاتب علی محمد خاں ولد محمد داؤد خاں۔ کاتب خاص نواب محمد علی خاں

تاریخ کتابت بحیات مصنف خط نستعلیق سادہ

کتاب ہذا اکیس ۲۱ باب پر مشتمل ہے۔ اور اس میں تجوید کے مسائل بیان کئے گئے ہیں، مرتب کتاب ۱۲۵۴ھ/۱۸۳۸ء میں بسلسلۂ ملازمت ٹونک تشریف لائے تو یہاں کے ذوق وشوق کو دیکھکر آپنے یہ کتاب تصنیف کی پھر ۱۲۶۱ھ/۱۸۴۵ء میں اس پر نظر ثانی کی اور اس میں دوبارہ اضافہ کرکے یہ کتاب ترتیب دی۔

مرتب کتاب قاری کریم اللہ صاحب، حفیظ اللہ صاحب کے بیٹے تھے۔ اجداد کا اصل وطن بخارا تھا۔ دادری کے رہنے والے تھے۔ دہلی قیام رہتا تھا۔ ۱۲۵۴ھ/۱۸۳۸ء بسلسلۂ ملازمت بزمانۂ نواب وزیر الدولہ ٹونک منتقل ہوگئے۔ اور یہیں مستقل قیام کرلیا۔ نذر باغ سے متصل محلہ تالکٹورہ میں انکی حویلی اور ان کا کنواں ابتک آباد اور ان کے اخلاف کے قبضہ میں ہے۔ منبع العرفان فی سبع القرارت ورسم القرآن اور فیض القاری علی کلام الباری (ہدایۃ القراء) کے بھی مصنف ہیں۔ ان کتابوں کا ذکر اپنے مقام پر درج ہے۔ نواب وزیر الدولہ کے انتقال کے بعد نواب محمد علی خانصاحب سے متعلق رہے۔ ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء میں ٹونک میں انتقال ہوا۔

یہ وہی قاری کریم اللہ صاحب ہیں جن کا ذکر فہرست مخطوطات اردو، رضا لائبریری، رامپور، شائع شدہ ۱۹۶۰ء کے صفحہ ۵ پر ہے۔ اور یہ تحریر کیا گیا ہے کہ "خود کریم اللہ صاحب کی شخصیت بھی ہنوز مجہول ہے" مرتب فہرست کو ان کے حالات معلوم نہیں ہو سکے اس لئے انہیں یہ نوٹ دینا پڑا۔ البتہ مذکورہ فہرست میں صفحہ ۴۳۸ پر استدراک کے تحت انہیں دہلی کا باشندہ بتایا گیا ہے۔

نیز لکھا ہے کہ "وسیلۃ القاری" کے مؤلف ہیں۔ یہ کتاب جو اردو زبان کی ہے ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۲ء کی تالیف ہے۔ اور مطبع علوی میں ۱۲۷۶ھ/۱۸۵۹ء میں چھپ بھی چکی ہے"۔ اس مطبوعہ ایڈیشن کا ایک نسخہ یہاں سعیدیہ ڈسٹرکٹ لائبریری میں محفوظ ہے۔

اس کتاب کا ایک مخطوطہ دارالعلوم دیوبند کے کتب خانہ میں بھی محفوظ ہے جو گلشن آباد جاورہ کا لکھا ہوا ہے۔ (وضاحتی فہرست مخطوطات دارالعلوم دیوبند جلد اول صفحہ ۲۷)

پیش نظر نسخہ، اس کتاب کا بہت اچھا نسخہ ہے۔ اور مصنف کی حیات کا لکھا ہوا ہے۔ ورق اول پر ایک مہر "نامم فدا بنام علی و محمد است" ثبت ہے۔ نیز ایک شعر درج ہے۔

حافظ و کامل زاد و لاد علی ✽ مہدی و عالی امام متقی

ابتداء:۔ شکر اور احسان بے پایان واسطے اس خدا تعالیٰ کے جس نے ہمکو انسان کیا۔ اور ساتھ ہوش و حواس خمسہ کے کیا۔ الخ

اختتام:۔ اور ایک روایت سے یہ ہے کہ منزل دوم انعام سے تا آخر ہود، سوم یوسف سے تا آخر مریم۔ اور واسطے یادداشت اس کے شعر کہا میں نے، کیوں کہ یادداشت رکھنا اس کا مشکل معلوم ہوتا تھا۔ بیت۔

فاتحہ، انعام، یونس بسکہ طٰہٰ، عنکبوت ✽ پس زمر پس واقعہ شد ختم آخر یک ثبوت

تمام شد فصل ختم قرآن"۔

ترقیمہ:۔ از دستخط ناقص علی محمد خاں بن محمد داؤد خاں مرحوم غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔

(۱۳۹) منبع العرفان (112/5)

فی سبع القراءۃ و رسم القرآن

حافظ قاری کریم اللہ خانصاحب ٹونکی ابن حفیظ اللہ خاں المتوفی ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء

اوراق ۲۳ سائز ۱۵×۲۳ سطور ۱۵

کاتب نواب محمد علیخاںصاحب کا کوئی کاتب خط نستعلیق سادہ

تاریخ کتابت غالباً بحیات مصنف۔

مرتب کتاب ہذا نے اپنی دوسری کتاب "وسیلۃ القاری" کی ترتیب اور اشاعت کے بعد ۱۲۷۹ھ میں یہ رسالہ ترتیب دیا جس میں قراءات سبع کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اور رسم القرآن کے مسائل بھی مذکور ہیں۔ ابتدائی چار ورقوں میں کافی تحشی ہے

مصنف کے حالات "وسیلۃ القاری" کے تحت دئے جاچکے ہیں۔

پیش نظر نسخہ سفید حنائی دبیز کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ مرتب کی حیات کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔ آخر کے تین صفحات دوسرے خط میں لکھے ہوئے ہیں۔

ابتداء:۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ بعد حمد و صلوۃ کے کہتا ہے اضعف انسان خادم قرآن حافظ کریم اللہ خاں بقوم افغان لودی متوطن وادری الدہلوی۔ الخ۔

اختتام:۔ مختلف باحتمال دو قرارت کے جیسے کہ بیچ انعام کے گذرا الہ الناس لبغیر الف بعد لام کے۔ فقط۔

ترقیمہ:۔ تمام ہوا یہ رسالہ موافق ترتیب سورتوں کے۔ تمت۔

(۱۴۰) فیض القاری علی کلام الباری (۸۷)

یا

ہدایۃ القرّاء

حافظ قاری کریم اللہ خاں ٹونکی ابن حفیظ اللہ خاں المتوفی ۱۲۹۴ھ ۱۸۷۷ء

اوراق ۱۰ سائز ۱۶x۲۶ سطور ۱۵

کاتب ۔ تاریخ کتابت ۔ خط نستعلیق سادہ

مرتب کتاب ہذا چونکہ نواب محمد علی خانصاحب والی ریاست ٹونک کے ساتھ بنارس رہے تھے وہیں ۱۲۹۹ھ میں نواب صاحب کے صاحبزادگان کی تعلیم کے لئے آپنے یہ کتاب ترتیب دی، جو پسند کی گئی۔ مولوی نورالحق صاحب خستہ المتوفی ۱۹۱۷ء جو ٹونک کے مشہور عالم اور "مقدمہ جزری" کے شارح بھی ہیں اور نواب محمد علی خاں صاحب سے متعلق ستھے۔ انہیں یہ کتاب دکھائی تو انہوںنے اسکی تصحیح کی اور پسند فرمایا۔ مرتب کتاب نے، اس کے بعد یہی یہ کتاب مولوی امام الدین صاحب ٹونکی ناظم عدالت شریعت ٹونک متوفی ۱۹۰۱ء کو دکھائی انہوںنے بھی اس کتاب کو بہت پسند فرمایا اور اسکا نام "ہدایۃ القرّاء" تجویز کیا۔ اس وجہ سے اسکا دوسرا نام "ہدایۃ القراء" رکھا گیا۔ ابتک یہ کتاب طبع نہیں ہوئی ہے۔ مصنف کے حالات وسیلۃ القاری کے تحت گذر چکے ہیں۔ یہ پیش نظر نسخہ مسودہ کی شکل میں ہے۔ اور غالباً مرتب کتاب کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔ یہ وہی نسخہ ہے جس پر مولوی نورالحق صاحب خستہ نے جابجا اس کی تصحیح کی ہے۔ کہیں عبارت کی تصحیح اور کہیں کہیں مطلب کی تشریح وتصحیح۔ اول میں ایک نوٹ بھی اسی مضمون کا شامل ہے جسکی عبارت اس طرح ہے۔

"مسودہ، اصل نسخہ رسالہ قرارت قاری کریم اللہ خانصاحب ترمیم کردہ مولوی نورالحق صاحب"

ابتداء:۔ الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجاً، ترجمہ: سزا ہی اللہ کے لئے جس نے اتاری اپنے بندے پر کتاب۔ الخ۔

اختتام:۔ اور ہندسہ ۱۲ کا واسطے حد کے ہے کہ بحساب ابجد حا کے آٹھ عدد اور دال کے چار ہوتے ہیں۔

ترقیمہ:۔ درج نہیں۔ البتہ آخر میں دو ورق شامل ہیں جن میں تجوید کی کچھ اصطلاحات ورموز اختصار کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔

ایضاً

(۱۴۱) (91)

اوراق ۹۳ سائز ۱۶×۲۵ سطور ۱۵

کاتب × تاریخ کتابت بحیات مصنف خط سادہ نستعلیق

مذکورہ کتاب کا یہ دوسرا نسخہ ہے۔ اور وہ اصل نسخہ ہے۔ جس پر مولوی امام الدین صاحب ٹونکی نے اس کتاب کا نام "ہدایۃ القراء" تجویز کیا ہے۔ اس نسخہ پر کہیں کہیں تصحیح کے نشانات بھی ہیں باقی تفصیلات اور ابتدا و اختتام سابق کے مطابق ہے۔ البتہ یہ نسخہ سابق نسخے سے صاف کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی نوٹ ابتدا میں دیا ہوا ہے۔ اصل نوٹ کی عبارت اس طرح ہے۔

"فیض القاری علی کلام الباری موسوم بہ ہدایۃ القراء، رسالہ قرارت قاری کریم اللہ خانصاحب ترمیم کردہ مولوی نور الحق صاحب مقابلہ شدہ"

ترقیمہ اس نسخے میں بھی درج نہیں ہے۔

ایضاً

(۱۴۲) (90)

اوراق ۹۰ سائز ۱۶×۲۵ سطور ۱۵

کاتب × تاریخ کتابت بحیات مصنف

خط نستعلیق سادہ

مذکورہ کتاب کا تیسرا نسخہ ہے۔ مذکورہ ہر دو نسخوں کی طرح یہ نسخہ بھی اسی دور کا لکھا ہوا ہے۔ اور صاف شدہ نسخہ ہے۔ کاتب نے اگرچہ اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ لیکن نواب محمد علی خاں صاحب کے کسی کاتب کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔ باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔ یہ نسخہ بھی سابق نسخے سے صاف کیا گیا۔ اس نسخہ پر بھی مقابلہ وغیرہ ہو جانے کا مذکورہ نوٹ دیا ہوا ہے۔ ترقیمہ اس نسخہ پر بھی درج نہیں۔

(۱۴۳) (152)

ضوابط الفرقانی

سنہ ۱۲۹۰ھ
۱۸۷۳ء

اوراق ۱۶ سائز ۲۲×۱۶ سطور ۱۹

کاتب × تاریخ کتابت × خط نستعلیق سادہ

یہ رسالہ بھی ایک مسودہ کی شکل میں ہے جو نواب محمد علی خاں صاحب والی ٹونک، مقیم بنارس کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے ترتیب دیا گیا جیسا کہ مقدمہ میں اسکی صراحت ہے۔ "ضوابط الفرقانی" اسکا عنوان رکھا گیا جو تاریخی نام ہے۔ اصل کتاب سے مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ غالباً حافظ قاری کریم اللہ صاحب المتوفی ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء ہی کا ترتیب دیا ہوا رسالہ ہے۔ جو قیام بنارس کے زمانہ میں ترتیب دیا گیا۔ ان کے حالات "وسیلۃ القاری" کے تحت مذکور ہو چکے۔

پیش نظر نسخہ پر کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں۔ چونکہ مسودہ کی شکل میں ہے اس لئے جگہ جگہ سے کٹا ہوا ہے۔

ابتداء:۔ الحمد للہ الذی بشر المومنین ان لھم جنات تجری من تحتہا الانہار..... بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ سوا فرائض کے، سب عبادتوں سے افضل، اشتغال قرآن شریف کا ہے۔ الخ۔

پھر مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

"اگرچہ ہندوستان میں حفاظ الفاظ متشابہات کا ذکر کرتے ہیں...... اور چونکہ کاتب الحروف نے ملک دکن میں چند روز، مشائخ عرب وعجم کی خدمت میں رہکر ان کا طریقہ معلوم کیا اور ہر گروہ علماء صوری ومعنوی شیخ علی سخاویؒ کا رسالہ "ہدایۃ المرتاب" کہ ملک عرب میں مروج اور متداول ہے پایا، اور سوا اسکے اور رسالہ بھی مثل مرأت الفرقان وبدران کے ہاتھ لگے۔ سو بنظر فیض عام...... اسکے طرز پر اس رسالہ کو بھی لکھا۔ اور جابجا اسکے ایک یا دو دو ابیات سند کیلئے اس کے حاشیہ پر لکھدئے

اورنام اس کا تاریخی "ھو الفرقان" رکھا ہے (۱۲۹۷ھ)

اختتام :- "الذین اسرفوا علیٰ انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ، ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً ،
واللہ ہو الغفور الرحیم"۔

ترقیمہ :- درج نہیں۔

(۱۴۴) شرح مقدمۃ الجزری (76)

مولوی نور الحق صاحب خستہ ابن مولوی خیر الدین صاحب شیر کوٹی المتوفی ۱۹۱۷ء

اوراق ۵۱ سائز ۱۴×۱۹ سطور ۱۷

کاتب عبد الباری تاریخ کتابت یکم صفر ۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۰ء

خط۔ نستعلیق

علامہ جزری المتوفی ۸۳۳ھ / ۱۴۲۹ء کے مشہور متن "المقدمہ" کی اردو شرح ہے۔ شارح چونکہ نواب محمد علی خاں صاحب والی ریاست ٹونک کے ساتھ ان کے قیام بنارس کے زمانہ میں بنارس ہی میں تھے وہیں نواب صاحب کا علمی ذوق دیکھ کر آپ نے ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء میں یہ شرح ترتیب دی۔ اس کے بعد ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء میں اس شرح کا خطبہ نواب محمد علی خاں صاحب کے نام نامی سے معنون کر کے یہ کتاب پیش کی۔

مولوی نور الحق صاحب ، ۱۲۷۳ھ م ۱۸۵۷ء میں ٹونک میں پیدا ہوئے۔ فارسی علوم حکیم احمد علی صاحب سیماب اور حافظ محمد عمر خاں سے پڑھے۔ علوم عربیہ ، مولوی عبد الغفور صاحب بنگالی ، مولوی عبد المالک صاحب پنجابی اور مولوی دوست محمد صاحب وغیرہ سے حاصل کئے علم حدیث کی سند مولوی محمد ایوب صاحب بھوپالی سے لی۔ حافظ کرم احمد صاحب سندیلی سے بیعت تھے۔ عدالت شرع شریف ٹونک میں مفتی تھے۔ ۱۹۱۷ء میں ... صاحب تصانیف ہیں۔

ٹونک میں انتقال ہوا۔ ان کے والد مولوی خیرالدین صاحب شیرکوٹی سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے عقید تمندوں اور اہم جرنیلوں میں سے تھے۔ سید صاحب کی شہادت کے بعد نواب وزیرالدولہ کی طلب پر ٹونک تشریف لے آئے تھے۔ اور یہیں ۱۲۷۹ھ/۱۸۶۲ء میں ان کا انتقال ہوا۔ گورستان قدیم مہندی باغ میں دفن کئے گئے۔ عرصۂ دراز سے ان کا مزار اس محلے کے آباد ہوجانے کیوجہ سے وسط آبادی اور وسط مکانات میں آگیا ہے۔

پیش نظر نسخہ اس کتاب کا اچھا نسخہ ہے۔ باریک غیر مجدول کاغذ پر صاف خط میں لکھا ہوا ہے۔

ابتدا:۔ الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب المجید وجعلنا مامورین بالترتیل التجوید الخ

اختتام:۔ درود محمد مصطفےٰ صلعم کی ہوئے اسیطرح اختتام اسکا ساتھ اس کے ہے۔ تمت بالخیر۔

ترقیمہ:۔ تحریر بتاریخ یکم ماہ صفر المظفر ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۰ء ہجری راقم عبدالباری عفی عنہ۔

ایضاً

(۱۴۵) (77)

اوراق ۹۵ سائز ۱۵×۲۵ سطور ۱۵

کاتب رحمت اللہ تاریخ کتابت ۲۰ رجب ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء

خط نستعلیق صاف

مذکورہ شرح کا دوسرا نسخہ ہے۔ غالباً یہی وہ نسخہ ہے جو شارح نے ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء میں نواب صاحب کے نام کا خطبہ شامل کرکے نواب کی خدمت میں پیش کیا۔ دونوں نسخوں کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ سابق نسخے سے نقل کیا گیا ہے۔

ابتدا اور اختتام:۔ مطابق سابق۔

ترقیمہ: تمت بالخیر ۲۰ رجب ۱۳۰۹ھ ۱۸۹۱ء الحمدللہ یہ نسخہ نادرہ شرح مقدمۃ الجزری حسب فرمان والاشان نواب محمد علی خاں صاحب بہادر رئیس ٹونک دام اقبالہ باختتام رسید۔

۲۰ رجب ۱۳۰۹ھ ۱۸۹۱ء تمت۔

آخر میں کاتب کا نام درج نہیں البتہ ابتدا میں مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہوا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کے کاتب رحمت اللہ ہیں۔

"شرح مقدمۃ الجزری مولوی نور الحق صاحب نوشتہ رحمت اللہ"

(۱۴۶) رسالہ تجوید القرآن (منظوم) (1351 الف)

ناقص الطرفین

اوراق ۴ سائز ۱۶×۲۵ . سطور ۱۳

کاتب × تاریخ کتابت ×

خط نستعلیق رواں

تجوید کے مسائل پر مشتمل ایک منظوم رسالہ ہے۔ اول وآخر سے ناقص ہونے کی وجہ سے مرتب، کاتب اور تاریخ کتابت وغیرہ کا کچھ پتہ نہیں چلا صـ ۱ سے شروع ہو کر صـ ۱۴ پر ختم ہو جاتا ہے۔ باقی حصے ناقص ہیں۔ درمیان میں کچھ سرخیاں اور عنوان قائم کئے ہیں۔ شناخت کے لئے کچھ عنوان درج ہیں۔ "بیان صفاتِ حروف میں"۔ "بیان نون ساکن اور تنوین کا" وغیرہ۔ درمیان میں صـ ۱۲ و صـ ۱۳ پر دو دائرے بھی دئے ہوئے ہیں۔ ان دائروں سے پہلے یہ شعر ہے۔

اس جگہ لکھتے ہیں ہم ایک دائرہ جس سے سب واضح ہوئے امر درہ

ابتدائے نسخہ ہذا یعنی جب نوک زباں ہوئی مبین ⁂ اگلے دو نیچے کے دانتوں سے یقیں

تیسری شفوی یا سنلے چار حرف ؎ اُن کے دو مخرج ہیں بس اے نامدار۔ الخ۔

آخری دو شعر یہ ہ

تو وہاں ادغام کرلے نیکنام ؎ کیوں کہ وہ کلمہ ثقیلہ ہو تمام

جیسے بنیانٌ وقنوانٌ کا حال ؎ اور صنوانٌ و دنیا کی مثال



التبصیر

عربی، فارسی

اردو

عربی

(۱۴۷) تاویلات اہل السنۃ (۱۶۱)
تفسیر القرآن معروف بہ تفسیر ماتریدیہ

ابو منصور محمد بن محمد الحنفی المتوفی سنہ ۳۳۳ھ / ۹۴۴ء

(از ابتداء تا آیت ویسئلونک ماذا ینفقون)

اوراق ۲۵۳ سائز ۲۱ × ۳۴ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۶/۷ ہجری

خط ——— نسخ قدیم

یہ تفسیر تاویلات ماتریدیہ یا التفسیر ماتریدی کے نام سے زیادہ مشہور ہے، قدیم تفاسیر میں سے ہے اس کے مرتب فروع میں حنفی المذہب اور اصول میں خود امام تھے، اہل سنت فرقہ ماتریدیہ انہی کی طرف منسوب ہے، صاحب تصانیف کثیرہ ہیں، ابو نصر العیاضی، احمد بن العباس بن الحسین بن عیاض، احمد بن اسحاق ابو بکر الجوزجانی سے علم فقہ حاصل کیا، حکیم سمرقندی (اسحاق بن محمد بن اسماعیل ابو القاسم السمرقندی) المتوفی سنہ ۳۴۲ھ / ۹۵۳ء جیسے بڑے بڑے فقہاء کا ان کے شاگردوں میں شمار ہوتا ہے ۳۳۳ھ / ۹۴۴ء میں ان کا انتقال ہوا۔

اس کتاب کے ورق ۳۰ پر کسی صاحب نے کبھی طبقات حنفیہ سے مصنف کے حالات اسطرح لکھے ہیں:

"محمد بن محمد بن محمود ابو منصور الماتریدی کان من کبار العلماء تخرج بابی نصر العیاضی کان یقال لہ امام الہدیٰ، لہ کتاب التوحید و کتاب المقالات و کتاب بیان وہم المعتزلۃ و کتاب تاویلات القرآن و ہو کتاب لا یوازیہ فیہ کتاب ولہ تصانیف من سبعۃ فی ذلک

الفن ولہ کتب شتی مات سنۃ ثلث وثلاثین وثلاث مائۃ بعد وفات ابی الحسن الاشعری بقلیل و قبرہ بسمرقند" طبقات الحنفیۃ "

ترجمہ" محمد بن محمد بن محمود ابو منصور الماتریدی، کبار علماء میں سے تھے، ابو نصر العیاضی سے علم حاصل کیا انہیں امام الہدی کہا جاتا ہے، کتاب التوحید، کتاب المقالات، کتاب بیان وہم المعتزلہ، کتاب تاویلات القرآن انہی کی تصانیف ہیں، یہ آخری کتاب ایسی تصنیف ہے کہ کوئی دوسری کتاب اسکے مقابل نہیں ہو سکتی، اس فن میں انکی سات تصنیفات ہیں، اور بھی انکی کئی کتابیں ہیں، ابو الحسن الاشعری کی وفات کے کچھ بعد ۳۳۳ھ/۹۴۴ء میں ان کا انتقال ہوا۔ اور ان کی قبر سمرقند میں ہے"۔

مذکورہ عبارت کے تحت کسی صاحب نے خلاصۃ السیر کے حوالہ سے مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہے کہ ابو الحسن الاشعری کا انتقال ۳۳۰ھ/۹۴۱ء یا اسکے کچھ پہلے یا بعد میں ہوا ہے۔ اصل عبارت اس طرح ہے:۔

وفی سنۃ ثلاثین وثلاثمائۃ وقیل بعدہا او قبلہا توفی الشیخ الامام امام اہل السنۃ والجماعۃ فی العقائد ابو الحسن الاشعری علی بن اسماعیل، خلاصۃ السیر"۔

حاجی خلیفہ نے بھی پیش نظر کتاب کو تاویلات الماتریدیہ کے نام سے درج کیا ہے اور تفسیر الماتریدی کے تحت بھی اس کا حوالہ دیا ہے، لیکن مصنف کی تاریخ وفات نہیں لکھی۔

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کا قدیم نسخہ ہے، جو ابتدا سے آیت ویسئلونك ماذا ینفقون تک ہے، لیکن ورق اول ناقص ہے، آخر سے بھی ناقص ہے، اسی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا صحیح پتہ نہیں چلتا، لیکن کاغذ سیاہی اور طرز کتابت سے یقین ہے کہ یہ نسخہ چھٹی ساتویں صدی ہجری کا لکھا ہوا ہے۔

کاغذ حنائی بوسیدہ و قدرے کرم خوردہ، بوسیدہ ہونے کی وجہ سے اول سے آخر تک حاشیہ دوسرا لگایا گیا ہے، ورق اول نہیں ہے، پھر بھی جہاں جہاں کچھ تاریخی شواہد، عبارتیں یا مہریں درج ہیں ان کی تفصیل ذیل میں درج ہے:۔

ورق ۲ کے گوشہ پر کتاب کا نام اور مصنف کا نام قدیم خط میں لکھا ہوا ہے:۔

اسی ورق پر نوٹ ہے :—

"از فقیر محمدی غفر اللہ لہ و از حقیر احمدی است"

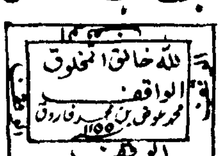
اسی ورق کے حاشیہ پر سے دو مہریں بالکل محو شدہ ثبت ہیں ، اسی کیساتھ ملکیت کا ایک نوٹ بھی ہے :-

ورق ۳ کے گوشہ پر مرقومہ عبارت اس طرح ہے :-

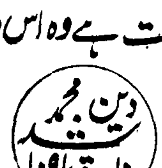
تفسیر ابی منصور ماتریدی نزد فقیر محمد عمر و موسیٰ و عیسیٰ ابن ابراہیم"

"از فقیر محمدی و از حقیر احمدی است"

اسی ورق کے دوسرے حصہ میں مصنف کے حالات "طبقات الحنفیۃ" سے نقل کئے گئے ہیں جن کا ذکر ہو چکا ، ساتواں ورق ضائع ہو گیا تھا جو کسی نے بعد میں لکھوا کر شامل کیا ہے ، ورق ۷۳ پر ایک مہر ۱۱۵۵ھ کی ثبت ہے ، جس کا نمونہ اس طرح ہے :—



اول سے آخر تک کہیں کہیں حواشی عربی میں چڑھے ہوئے ہیں جو کسی عالم کے قلم سے معلوم ہوتے ہیں ورق ۱۸۰ پر جو حاشیہ ہے اس کے ساتھ حاشیہ لکھنے والے نے اپنا نام عبد الحکیم لکھا ہے — صفحہ ۱۴۱ پر ایک مدور مہر ثبت ہے وہ اس طرح ہے :



سابق مہر جن صاحب کی ہے یہ مہر ان کے پدر کی معلوم ہوتی ہے :-

آخر سے ناقص ہونے کی وجہ سے کسی طرح کا ترقیمہ درج نہیں ، ورق اول بھی نہیں ہے ، البتہ تفسیر کا مقدمہ ضرور ہے — کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی ہے۔

ابتدا :— . . . . ہذا نبی فی الحقیقۃ نشر حقائق معان قد اظلم مصابیحہا و فتح ابواب علوم مسدودۃ فقدت مفتاحہا ۔ الخ ۔

اختتام :۔۔۔ ویسئلونک ماذا ینفقون قل العفو ای الفضل من القوت وقیل۔۔۔۔۔ لعلکم تتفکرون فی الدنیا والآخرۃ۔۔۔ فتعلمون انہا۔۔۔۔"

حوالہ :۔۔۔ کشف الظنون ۔۔۔ مخطوطہ ۔۔۔ صفحہ ۱۳۵

(۱۴۸) تفسیر الوسیط (151)

ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن احمد الواحدی النیشاپوری

المتوفی سنہ ۴۶۸ھ / ۱۰۷۶ء

(نصف اول)

اوراق ۳۹۲ سائز ۳۰×۱۳ سطور ۳۳

کاتب ۔ تاریخ کتابت ساتویں آٹھویں صدی ہجری

خط ۔۔۔ نسخ

تفسیر ہٰذا قدیم تفاسیر میں سے ہے، اس کے مرتب نیشاپور کے عالم ہیں، ثعلبی کے شاگردوں میں سے ہیں، واحد ان کے اجداد میں کسی کا نام ہے، اسی وجہ سے واحدی نسبت ہے ۴۶۸ھ / ۱۰۷۶ء میں نیشاپور میں ان کا انتقال ہوا۔ درمیانی قسم کی جامع تفسیر ہے، حاجی خلیفہ نے لکھا ہے کہ "تفسیر الواحدی" تین مجموعوں پر مشتمل ہے، "البسیط"، "الوسیط" اور "الوجیز" یہ تینوں مجموعۂ "الحاوی" کے نام سے موسوم ہیں۔ (کشف الظنون) صفحہ ۱۸۰

پیش نظر نسخہ ایک قدیم نسخہ ہے، حنائی، غیر مجدول دبیز کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ خط پختہ ہے، لیکن مرور ایام کی وجہ سے کاغذ تیرہ اور بوسیدہ ہو گیا ہے۔ کاتب

کانام اور تاریخ کتابت درج نہیں، نسخہ ہذا شاہی کتب خانوں میں بھی رہا ہے صفحہ اول پر چھ سات مہریں ثبت ہیں جو ما یقرأ نہیں ہیں، ۱۰۸۹ھ میں یہ نسخہ محمد ہادی الحسینی بن حاجی محمد نے خریدا جو معتمد خان کے پوتے ہیں، اور اس دور کے امراء میں سے ہیں، خریداری پر انہوں نے اپنے قلم سے جو نوٹ دیا ہے وہ درج ذیل ہے اس کے تحت میں ان کی مہر بھی ثبت ہے وہ بھی قدرے محو شدہ ہے۔

"قد اشتریت ہذا النصف بفضل اللہ وکرمہ فی شہر ربیع الثانی من شہور سنۃ ثمان وثمانین والف ثم وہبتہ لولدی بضعۃ کبدی محمد ابراہیم طال اللہ عمرہ وتاب دبرہ واقترن بالتابید امرہ بمحمد سید المرسلین وعترتہ المعصومین، صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین. وانا الفقیر الی عفو ربہ الغنی وشفاعۃ حبیبہ المدنی ابن حاجی محمد ہادی الحسینی عفی عنہما۔ قیمت للعصر

ترجمہ:— اللہ کے فضل وکرم سے میں نے یہ نصف حصہ ربیع الثانی ۱۰۸۸ھ میں خریدا، پھر اسے اپنے لخت جگر پسر محمد ابراہیم کو ہبہ کر دیا، اللہ اس کی عمر دراز کرے اس کا انجام مقبول ہو، اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین و آل معصومین کے صدقے ہمیشہ ایسا ہی رہے، درود وسلام ہو، ان سب پر، میں ہوں حقیر فقیر رب غنی کی مغفرت اور حبیب مدنی کی شفاعت کا محتاج ہادی الحسینی بن حاجی محمد عفی عنہما۔

ابتدا:— الحمد للہ القادر العلیم الفاطر الحکیم۔ الخ

اختتام:— وکبّرہ تکبیراً اعظمہ اعظمۃ ۔ ۔ ۔ ۔ وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین۔

ترقیمہ:— درج نہیں۔

عرشی 1/210 پٹنہ 18/214

اسٹوری 15/1080

براک 1/730 Suppl 1/524

(۱۴۹) ایضاً (152)

اوراق ۱۹۰ سائز ۲۴×۳۱ سطور ۳۳

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری

خط ——— نستعلیق

مذکورہ تفسیر کا دوسرا نسخہ ہے، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ لیکن مذکورہ نسخہ سے نقل کرایا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے اور غالباً نواب محمد علی خاں صاحب کے کسی کاتب کے قلم سے ہے۔

ابتداء: } ——— مطابق سابق
اختتام: }

(۱۵۰) تفسیر الوجیز (150)

ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن احمد الواحدی النیشاپوری

المتوفی ۴۶۸ھ / ۱۰۷۶ء

اوراق ۳۴۹ سائز ۱۶×۲۵ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری

خط ——— نستعلیق

مذکورہ مصنف کی دوسری تفسیر ہے، جو تفسیر متوسط کے بعد ترتیب دی گئی۔ سابق

تفسیر کے مقابلہ میں، اس تفسیر میں اختصار سے کام لیا گیا ہے پھر بھی جامع تفسیر ہے، قدیم تفسیروں میں شمار ہوتی ہے۔

یہ نسخہ اس تفسیر کا اچھا نسخہ ہے، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی لیکن نسخہ کامل ہے اور قدرے محشی بھی ہے، رمضان ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء میں یہ نسخہ عبداللہ کی معرفت سندیلہ سے خریدا جا کر نواب محمد علی خاں صاحب کے کتب خانہ میں داخل ہوا، رضا لائبریری رام پور میں بھی اس تفسیر کا نسخہ ہے، لیکن ٹونک کا نسخہ اس سے زیادہ قدیم ہے اور محشی بھی ہے منسٹری آف ایجوکیشن گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے مولوی عبدالوحید صاحب رامپوری اسے مرتب کر چکے ہیں، اور ٹونک و رامپور کے نسخے سامنے رکھے گئے ہیں۔

ابتدا:—— الحمدللہ الکریم بآلائہ العظیم بکبریائہ القادر الخ۔

اختتام:—— من شر الجن و من شر الناس، الحمدللہ اولاً و آخراً...... کثیراً کثیراً۔

ترقیمہ:—— درج نہیں۔

حوالہ:—— عرشی 1/212/406 براک 1/524 Sup 1/730

انڈیا آفس لائبریری —— 1081/16

پٹنہ 19/3 حاجی خلیفہ، مخطوطہ ص۶۸۹

١٥١ (185)

حدائق التفسیر

(پارہ عم)

(ناقص الطرفین)

ابو یوسف عبد السلام بن محمد القزوینی
المتوفی سنہ ۴۸۳ھ
۱۰۹۰ء

اوراق ۱۴۴ سائز ۲۳×۳۰ سطور ۱۹
کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری

حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس تفسیر کو "الحدائق ذات البھجۃ فی التفسیر" کے عنوان سے دیا ہے، نیز لکھا ہے کہ وھو من کتب التفسیر المطولۃ المعتبرۃ یعنی یہ تفسیر اس فن کی طویل کتابوں میں سے ہے، اور معتبر تفسیر ہے۔ نواب صدیق حسن خان نے اکسیر میں اسے تین جلدوں پر مشتمل بتایا ہے، نیز داؤدی کے طبقات المفسرین کے حوالہ سے لکھا ہے، "ابن نجار نے ان کے لئے لکھا ہے کہ ایسی تفسیر ترتیب دی، جو پانچ سو جلدوں پر مشتمل تھی جس میں تمام عجائب و غرائب جمع کر دیئے تھے"۔

پیش نظر نسخہ اسی تفسیر کا ایک جزو ہے، جس میں پارۂ عم کی تفسیر ہے اور وہ بھی ناقص الطرفین ہے، اسی وجہ سے کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں۔

نیلگوں کاغذ پر نوشتہ ہے، اور غالباً مولوی دوست محمد صاحب کابلی ٹونکی ناظم شریعت کا نقل کرایا ہوا ہے، اس لیئے کہ ان کے مزید چند رسائل اسی طرح کے کاغذ پر لکھوائے ہوئے یہاں محفوظ ہیں، ۹ ربیع الثانی ۱۲۹۴ھ (۱۸۷۷ء) کو یہ نسخہ مولوی دوست محمد

صاحب نے نواب محمد علی خانصاحب کو نذر کیا، درمیان میں اور آخر میں مولوی دوست محمد صاحب کی مہر بھی ثبت ہے، جس میں "فخرم ہمین است کہ دوست محمدم" کندہ ہے۔ ۱۲۸۲
ابتدا میں حاشیہ پر مسلسل حواشی بھی چڑھے ہوئے ہیں اور درمیان میں بھی چند اوراق حاشیہ کے شامل ہیں۔

ابتداء: —— "وروی ان اہل الجنۃ یسأل بعضھم بعضًا ان اللہ وعدنا المر علی جہنم" الخ

اختتام: —— "فقال یا محمد علیک الصلوۃ والسلام اقرأ فقال علیہ السلام ما انا بقاریٔ"

ترقیمہ: —— ناقص ہونے کی وجہ سے درج نہیں۔

حوالہ: —— حاجی خلیفہ —— مخطوطہ —— ص ۲۴۶

اکسیر فی اصول التفسیر ص ۷۲

---

(۱۵۲) معالم التنزیل (228)

ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد الفراء البغوی الشافعی

المتوفی ۵۱۶ھ / ۱۱۲۳ء

(از اول تا سورۃ النحل)

اوراق ۲۴۷ سائز ۲۵×۳۷ سطور ۳۵

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری

خط —— نسخ

مشہور تفاسیر میں شمار ہوتی ہے، مفسرین صحابہ اور تابعین وغیرہ کو اس میں بنیاد بنایا گیا ہے اور ہر دور میں یہ تفسیر بہت مقبول رہی ہے۔

تفسیر ہٰذا کے مرتب امام محی السنۃ بغوی ''فراء'' کے نام سے مشہور ہیں، قاضی حسین بن محمد مروزی کے شاگرد ہیں، عبدالرحمان بن محمد داوٗدی اور یعقوب بن محمد صیرفی وغیرہ سے حدیث روایت کرتے ہیں، علماء صالحین میں سے ہیں، علّامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ ان کی تصانیف میں برکت ہے، سنہ وفات میں اختلاف ہے، ۵۱۰ھ/۱۱۱۶ء یا ۵۱۶ھ/۱۱۲۲ء میں انتقال ہوا۔ (ابن خلکان) ص۱۴۵ جلد اول

پیش نظر نسخہ سفید دبیز کاغذ پر لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے، خفیف کرم خوردہ اور چیٹ زدہ ہے، اصل نسخہ تو کچھ قدیم ہے لیکن ورق اول بعد میں کسی صاحب نے لکھ کر شامل کیا ہے، قدرے محشّٰی بھی ہے، متعدد بار طبع ہوئی ہے، اور درس میں بھی داخل رہی ہے۔

ابتداء: —— لہ العظمۃ والکبریاء والعزۃ والبقاء والرفعۃ والعلاء الخ۔

اختتام: —— فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ہٰذہ الآیات نزلت بالمدینۃ ... حتی رمت بہا فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اما انہا ....''

حوالہ: —— مولانا عرشی 1/212 انڈیا آفس لائبریری 1/16/1082

(۱۵۳) التیسیر فی علم التفسیر (137)

نجم الدین ابوحفص عمر بن محمد بن احمد الحنفی النسفی مفتی الثقلین

(المتوفی سنۃ ۵۳۷ھ/۱۱۴۲ء)

از سورہ یونس تا ختم پارہ ۲۲

(دوازدہ مارہ وربع)

اوراق ۳۶۵ سائز ۱۷×۲۸ سطور ۲۳

کاتب × تاریخ کتابت ۶۶۵-۶۷ھ/۱۲۶۶-۶۸ء

خط ــــــــ نسخ

نسخہ ہٰذا اس تفسیر کا ایک نامکمل حصہ ہے، جو تقریباً بارہ پاروں پر مشتمل ہے درمیانی حصہ ہونے کی وجہ سے ابتداء و اختتام نہیں ہے، نسخہ ہٰذا پر مصنف کا نام بھی درج نہیں اور پیش نظر نسخہ سے اس کی صراحت بھی نہیں ملتی، اسی وجہ سے سابق فہرستوں میں مرتب کو نامعلوم ظاہر کیا گیا ہے، لیکن دراصل یہ علامہ النسفی کی التیسیر ہی کی ایک جلد ہے اور اس کا ایک قدیم نسخہ ہے کاتب نے اگرچہ کہیں اپنا نام نہیں لکھا لیکن درمیانی کچھ حصوں میں تاریخ کتابت کی صراحت ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کی کتابت ۶۶۵ھ/۱۲۶۶ء سے ۶۶۷ھ/۱۲۶۸ء تک ہوئی ہے۔ مصنف سے بہت قریب زمانہ کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔

علامہ النسفی بڑے فاضل، امام مفسر و محدّث گذرے ہیں علم فقہ پر بھی بڑا عبور تھا خواص و عوام سب میں بہت مقبول رہے ہیں، فقہ میں صدر الاسلام محمد البزدوی المتوفی ۴۹۳ھ/۱۰۹۹ء کے شاگرد تھے، تفسیر و فقہ میں آپ کی اہم تصنیفات ہیں، السمعانی نے آپ کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ ایسے فقیہ و عارف تھے جو مذہب اور ادب دونوں پر عبور کامل رکھتے تھے، منظومۃ النسفی اور کتاب المواقیت وغیرہ ان ہی کی ہے، کہا جاتا ہے کہ ان کی تصانیف سو سے زیادہ ہیں، کتاب القند فی علماء سمرقند بیس جلدوں میں لکھی، چونکہ آپ انس اور جن دونوں کو تعلیم دیا کرتے تھے، اسی وجہ سے انہیں مفتی الثقلین کہا جاتا ہے۔

۴۶۱ھ/۱۰۶۸ء میں نسف میں پیدا ہوئے تھے، اور ۵۳۷ھ/۱۱۴۲ء میں سمرقند میں انتقال ہوا۔ (الفوائد البہیۃ) ص ۱۴۹

پیش نظر نسخہ حنائی کاغذ پر نہایت قدیم نسخہ ہے، کافی کرم خوردہ و مرمت شدہ ہے اس کالیمینیشن بھی ہو چکا ہے کیس کی زیادتی اور قدامت کی وجہ سے کچھ اوراق درمیان کے مسلسل ضائع ہو چکے ہیں۔

صفحات ۵، ۷، ۱۰۲، ۱۱۹ و ۱۴۱ پر کاتب نے مختلف سورتوں کے ختم پر تاریخ کتابت لکھی ہے، کاتب کا نام ان صفحات پر بھی درج نہیں، ورق ۲۰۶ سے ورق ۲۱۷ کا حصہ بعد کا لکھا ہوا ہے روش قلم اور کتابت کی دیگر خصوصیات کے اعتبار سے بھی اسکی کتابت آٹھویں صدی کی ہے۔

ورق اول پر چھ سات مہریں خرد کلاں ثبت ہیں، اور متعدد "عرض دیدہ شد" درج ہیں۔ جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ مدت دراز تک شاہی کتب خانوں کی زینت بنا رہا، جو عبارتیں اور مہریں پڑھی جا سکی ہیں، ان کی تفصیل ذیل میں درج ہے:-

ورق اول پر کتاب کا نام "تیسیر فی التفسیر" لکھا ہے اور اسی صفحہ پر دائیں جانب یہ عبارت مرقوم ہے:-

تفسیر دوازدہ پارہ و یک ربع است۔ نیز لکھا ہے کہ قیمت حال ۱۵ اسی کے ساتھ مہر مسدور ——— ثبت ہے اور جس میں ۱۱۴۳ھ (۲۰؟) کندہ ہے، اسی کیساتھ ایک مہر "عبدالرحیم" ثبت ہے، لیکن اسکے ساتھ یہ سلسلہ تاریخ لکھا ہے:- ۱۰ صفر سنہ ۶ (جلوس)

۱۳ صفر سنہ ۲۸ جلوس کو یہ نسخہ شاہی کتب خانہ میں نور محمد کی تحویل سے محمد باقر کی تحویل میں آیا، اس وقت اس پر یہ نوٹ دیا گیا تھا۔

"یک طرف جلد ندارد ——— تفسیر تیسیر از سورہ ..... دوازدہ اجزا است بخط نسخ کاغذ داغدار آب رسیدہ کرم خوردہ پیوند نمودہ، اکثر جا، خط مغشوش شدہ از خطوط نوشتہ چند اوراق از آخر .... کرم خوردہ از آیت امرک، شیخ بتاریخ ۱۳ صفر سنہ ۲۸ جلوس از وجوہ نور محمد تحویل محمد باقر شد۔ قیمت ۷ اضافہ از مرمت عشرہ محرم سنہ ۲۶ جلوس)

رقم شدہ شد۔

اسی کیساتھ ایک مہر مدور قدرے محو شدہ ثبت ہے، البتہ اس میں "بندہ عالمگیر" میں آرہا ہے، اسی کے تحت میں مہر مدور کلاں "عبداللہ خانہ زاد بادشاہ عالمگیر" کی ثبت ہے،

۲۳ رجب سنہ ۹ کو محمد باقر متوفی کی تحویل سے یہ کتاب محافظ خان کی تحویل میں جو مندرجہ ذیل عبارت سے ظاہر ہے:۔

"بست و سیوم شہر رجب سنہ ۹ از وجوہ محمد باقر متوفی تحویل محافظ خاں نمودہ شد" گوشہ پر کتاب کی قیمت اس دور میں مامغاہ بھی لکھی ہے۔

ان تمام مرقومہ عبارتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نہایت ہی قدیم تاریخی اور اہم نسخہ ہے مختلف ادوار میں شاہی کتب خانوں میں رہا ہے چونکہ اب تک یہ تفسیر طبع نہیں ہوئی ہے اس اعتبار سے بھی اس کی قدر و منزلت بہت بڑھ جاتی ہے۔ لیکن افسوس نسخہ مکمل نہیں ہے، صرف ایک جلد ہے جو سوا بارہ پاروں کی تفسیر پر مشتمل ہے

حوالہ:—— عرشی —————— 1/214

براک ———— 1/762 Sup. 1/428

(۱۵۴) الکشاف عن حقائق التنزیل (219)

ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد الخوارزمی الزمخشری المعتزلی

مشہور بہ جار اللہ الزمخشری

المتوفی سنۃ ۵۳۸ھ / ۱۱۴۴ء

اوراق ۶۶۲ سائز ۱۵×۲۶ سطور ۳۱

کاتب احمد بن سید برکی الحسینی الشیرازی

تاریخ کتابت ذی الحجہ ۹۵۹ھ ۱۵۱۵ء خط نسخ

مشہور تفسیر ہے، اس کے مرتب علامہ الزمخشری مشہور عالم اور عربیت کے امام ہیں، خوارزم کے رہنے والے تھے، مکہ معظمہ میں طویل مدت تک سکونت اختیار کی اس لیئے "جار اللہ" مشہور ہوئے، کیونکہ اعتقاد میں اعتزال تھا اس لیئے معتزیوں کے امام ہیں۔

۲۳ ربیع الآخر ۵۲۸ھ ۱۱۳۳ء کو مکہ معظمہ میں اس کی ترتیب ہوئی جیسا کہ مصنف کے ترقیمہ سے بھی ظاہر ہے۔ ۴۶۷ھ ۱۰۷۴ء میں مکہ میں پیدا ہوئے تھے، ۵۳۸ھ ۱۱۴۴ء میں انتقال ہوا۔ (الفوائد البہیۃ ص ۲۰۹)

حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس تفسیر کی بڑی تعریف کی ہے اور لکھا ہے کہ بعد کی تمام تفسیریں اسی کی خوشہ چیں ہیں ان کے اعتزال وعدم اعتزال سے بھی بحث کی ہے اور مختلف حضرات نے اس تفسیر کے سلسلہ میں اپنی جن آراء کا اظہار کیا ہے انہیں بھی نقل کیا گیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ تفسیر کشاف اس فن میں معرکۃ الآراء اور بنیادی تفسیر ہے، البتہ اعتزال کے سلسلہ میں جہاں جہاں جو اشارے ملتے ہیں۔ بعد کے علماء نے ان کی تفصیل سے نشاندہی کی ہے۔

پیش نظر نسخہ نہایت خوشخط، مطلّیٰ ومذہب اور نادر ونایاب ہے، جدول بھی طلائی ہے، خط نہایت پختہ اور نسخ کا بہترین نمونہ ہے، لوح کتاب مینا کار ومذہب ہے ہر سورۃ کا نام اور اس کے ساتھ بسم اللہ بھی طلائی حروف میں لکھی گئی ہے، کاغذ سفید کشمیری ہے، لیکن کہیں کہیں آب رسیدہ ونشان زدہ ہوگیا ہے اول وآخر میں ایک مربع مہر "حافظ محمد ہاشم" کی ثبت ہے جس میں ۱۲۸۳ھ ۱۸۶۶ء کندہ ہے، اس کے علاوہ دو عدد کلاں

مربع مہریں اور چند دیگر مہریں محو شدہ بھی ثبت ہیں، ۱۲۸۹ھ میں یہ نسخہ نواب محمد علی خان صاحب کے کتب خانہ میں خرید لیا گیا۔ ہند و بیرون ہند میں متعدد بار طبع ہوتی رہی ہے۔

ابتداء :- الحمد للہ الذی انزل القرآن کلاما مؤلفا منتظما ونزلہ بحسب المصالح منجما الخ

اختتام :- وحلنی دار المقامۃ من فضلہ بواسع طولہ وسابغ نولہ انہ ہو الجواد الکریم الرؤف الرحیم۔

ترقیمۂ مصنف :- "فرغت منہا ید المصنف تجاہ الکعبۃ فی جناح دارہ السلیمانیۃ التی علی باب الاجیاد الموسومۃ مدرسۃ العلامۃ، ضحوۃ یوم الاثنین الثالث والعشرین من ربیع الآخر سنۃ ثمان وعشرین وخمسمأۃ ہجریۃ نبویۃ مصطفویۃ . . . . والحمد للہ رب العالمین۔"

ترقیمۂ کاتب :- "فرغ من تحریر ہذا التفسیر العظیم ہو کشاف ومحلل الدقائق والمشکلات علی ید اضعف عباد اللہ جار بیت اللہ الحرام احمد بن سید برکی الحسینی الشیرازی فی داخل بیت اللہ الحرام سنۃ تسع وخمسین وتسعمأئۃ الہجریۃ النبویۃ المحمدیۃ وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین۔"

حوالہ : انڈیا آفس لائبریری 1088/19/1/1، براک 93-290/1 پٹنہ 29/72

ایضاً

(۱۵۵) (220)

اوراق ۴۱۲ سائز ۱۷×۲۶ سطور ۲۴

کاتب ابوالحسن تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری خط نسخ

یہ تفسیر کشاف کا دوسرا نسخہ ہے، کاغذ حنائی مجدول شنجرفی و آبی خوشخط، نسخہ مکمل ہے۔ آخر میں کسی دوسرے قلم سے تاریخ تصنیف کے سلسلہ میں مصنف کا اصل ترقیمہ درج ہے، یہ وہی ترقیمہ ہے، جو سابق نسخہ کے ساتھ مذکور ہوا ہے، آخر میں کاتب کا ترقیمہ بھی اس نسخہ

پر نوشتہ ہے لیکن نہایت مختصر اور اس میں بھی سنہ درج نہیں ہے :-

"تمت ہذا الکتاب فی شہر شوال ، کتبہٗ ابوالحسن"

قطعہ۱ (فارسی) : کسے کو در دعا دارد مرا یاد ❖ ہمہ وقتے نگہدارش خدا باد

غریق رحمت ایزد کسے باد ❖ کہ کاتب را بتکبیرش کند یاد

قطعہ۲ (عربی) : ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد ❖ ولیس فیہا لعمری مثل کشاف

ان کنت تبغی الہدیٰ فالزم قرائتہ ❖ فالجہل کالداء والکشاف کالشافی

باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

---

(۱۵۶) ایضاً (221)

(ربع ثانی)

(از سورۂ اعراف تا سورۂ کہف)

اوراق ۳۱۶ **سائز** ۱۶×۲۲ **سطور** ۲۱

کاتب × **تاریخ کتابت** صدی ۱۲ ہجری **خط** نسخ

اسی تفسیر کا تیسرا نسخہ ہے ، عرب ممالک کی طرف کا لکھا ہوا ہے ، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ہے ، اول و آخر میں مولوی عبد الحق صاحب ٹونکی کی مہریں ثبت ہیں۔ جن جن میں ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء کندہ ہے اور ان کے پوتے حافظ عطاء الحق اور حافظ ضیاء الحق کے دستخط بھی ہو رہے ہیں ، آخر میں تاریخ یافعی سے مصنف کے حالات بھی نقل کیے گئے ہیں۔

باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

:)(=)(:

ایضاً

(۱۵۷) (3113 JPR)

(از سورۃ الاعراف تا سورۃ الکہف)

اوراق ۳۷۴ سائز ۲۹×۱۸ سطور ۲۱

کاتب محمد عابد تاریخ کتابت ۱۱۰۰ھ/۱۶۸۸ء برائے سید محمود

خط نسخ

تفسیر کشاف ہی کا چوتھا نسخہ ہے، حنائی کاغذ پر لکھا گیا ہے، مجدول طلائی و آبی خوشخط بخط نسخ، لوح کتاب پر قدرے میناکاری ہو رہی ہے، ابتدائی دو صفحے بین السطور بھی مطلی ہیں، حاشیہ قرآن مجید مسلسل بطور متن کے دیا گیا ہے اور وہ خوشخط نسخ فی روشنائی سے لکھا گیا ہے، اس کے علاوہ بھی اول سے آخر تک قدرے محشی ہے۔

اول صفحہ پر کچھ خریداری کے سلسلہ میں عبارت تحریر ہے، اور اس کیساتھ ایک مہر کو ثبت ہے لیکن وہ چپٹ زدہ ہے، عبارت بھی چپٹ زدہ ہونے کی وجہ سے مایقرأ نہیں ہے۔

ابتداء:- سورۃ الاعراف.... کتاب خبر مبتدا محذوف ای ہو کتاب وانزل الیک صفۃ۔ الخ۔

اختتام:- "وان کان مضجعہ بمکۃ کان لہ نوراً یتلألأ من مضجعہ الی البیت المعمور حشو ذلک النور ملائکۃ یصلون علیہ حتیٰ یستیقظ۔"

ترقیمہ کاتب:- "تم ہذہ النسخۃ المبارکۃ المیمونۃ المسمیٰ بکشاف، حسب الفرمودہ سیادت و پناہ منبع الجود والاحسان سید محمد.... ووفقہ لما تحب وترضیٰ بتاریخ تاسع ربیع الثانی سنۃ مائۃ والف من ہجرۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، کاتبہ محمد عابد۔"

ترقیمہ حاشیہ:- "صدق اللہ العظیم تم کتابۃ فرقان المجید اربعۃ عشر جمادی الاول سنۃ مائۃ والف من ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔"

۱۵۸ تحفۃ الاشراف فی کشف غوامض الکشاف ۴۷۴

عماد الدین یحییٰ بن قاسم العلوی الفاضل الیمنی

(المتوفی سنۃ ۷۵۰ھ/۱۳۴۹ء)

(از آخر قدرے ناقص)

اوراق ۳۱۲ سائز ۲۳×۳۰ سطور ۳۷

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۹ ہجری خط نسخ

یہ تفسیر کشاف کا حاشیہ ہے، مرتب نے اس سے پہلے کشاف کا ایک مفصل حاشیہ تیار کیا تھا جیسا کہ مقدمہ کی عبارت سے مزید معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے اس سے پہلے کشاف کا ایک دوسرا حاشیہ لکھا تھا، جس کا نام "درر الاصداف فی حل عقد الکشاف" تھا، اس کے بعد انہوں نے یہ دوسرا حاشیہ ترتیب دیا۔

حاجی خلیفہ نے بھی اس حاشیہ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے، نیز لکھا ہے کہ مصنف نے کشاف کے دوسرے حواشی اور درر الاصداف کو سامنے رکھ یہ حاشیہ اختصار کیساتھ ترتیب دیا ہے اور اس کا نام تحفۃ الاشراف رکھا۔

پیش نظر نسخہ اس حاشیہ کا ایک قدیم نسخہ ہے، آخر سے چند ورق ناقص ہونے کی وجہ سے کاتب کے نام اور صحیح تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلتا لیکن نویں صدی ہجری کا مکتوبہ ضرور معلوم ہوتا ہے، ابتدائی ورق کا کچھ حصہ ضائع بھی ہوگیا ہے، نسخہ بڑا نادر اور قدیم ہے۔

ایک بار یہ نسخہ، امام الدین بیگ نے مراد آباد میں خریدا تھا خریداری کا نوٹ اس نسخہ پر اس طرح درج ہے:-

"... المسمّٰی تحفۃ الاشراف فی کشف غوامض الکشاف عن الفاضل الیمنی المسمّٰی

ـــــ عماد الدین یحییٰ بن قاسم بعد تصنیف درر الاصداف حاشیہ کشاف در مراد آباد امام الدین بیگ خرید ساختہ ـ فقط"۔ اسی کے ساتھ ایک چھوٹی مہر ثبت ہے جس میں "امام الدین" کندہ ہے۔
آخر میں بھی خریداری کا ایک اور نوٹ اسی طرح کا دیا ہوا ہے جس میں صاحب مہر نے اپنی ولدیت "مراد بیگ اکبر آبادی" لکھی ہے۔

ابتداء:ـــ . . . . علی اسلوب من البلاغۃ لا یاتیہ . . . . وربکم بہ ثقائق البلغاء الخ پھر لکھتے ہیں:ـــ وذلک بعد فراغی من کتابی . . . . درر الاصداف فی حل . . . الکشاف احببت ان اولف کتابا آخر اجمع فیہ بین ماذکر فی الکتابین . . . . واللہ المستعان وعلیہ التکلان ـ الخ ـ

اختتام:ـــ "سورۃ النصر واللہب والاخلاص والمعوذتین . . . . قولہ کان یعذب . . . . قولہ . . . . قیل وذلک لاشتمالہا . . . . علی جمیع المعارف"۔

ترقیمہ:ـــ ناقص ہونے کی وجہ سے درج نہیں۔

حوالہ:ـــ انڈیا آفس لائبریری 24/1096

حاجی خلیفہ مخطوطہ ص $\frac{۵۳۲}{۲}$

(۱۵۹) الحاشیۃ علی الکشاف (188)

سعد الدین مسعود بن عمر بن عبد اللہ التفتازانی الشافعی

(المتوفی سنہ ۷۹۱ھ / ۱۳۸۹ء)

اوراق ۴۴، سائز ۲۴×۱۴ سطور ۲۳

کاتب × تاریخ کتابت صدی $\frac{۱۱ھ}{۱۷ء}$

خط ـــــــــ نستعلیق

متذکرہ تفسیر کشاف کا حاشیہ ہے جو سعد الدین تفتازانی کا ترتیب دیا ہوا ہے
ناف کے حواشی میں یہ حاشیہ بہتر شمار کیا جاتا ہے، اس میں بڑی تحقیق سے کام لیا گیا ہے۔
ی اس، حاشیہ کی ترتیب پوری نہ کر سکے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا، اس لئے یہ حاشیہ مکمل
ں ہو سکا۔

مصنف ۷۱۲ھ یا ۷۲۲ھ میں تفتازان جو لنسا، کا ایک گاؤں ہے، وہاں پیدا ہوئے۔
ضی عضد الدین الایجی المتوفی ۷۵۶ھ/۱۳۵۵ء وغیرہ کے شاگرد ہیں، اور بہت عالم دین ان کے شاگرد
رہے ہیں۔ تیمور کی مجالس میں میر سید شریف جرجانی سے ان کے خوب مباحثے رہا کرتے
ے، شافعی المذہب تھے۔ ۷۹۲ھ/۱۳۸۹ء میں انتقال ہوا۔

آخر سے ناقص ہونے کی وجہ سے اسکی تاریخ کتابت وغیرہ معلوم نہیں ہو سکی لیکن
ش قلم اور کتابت و کاغذی خصوصیت کے اعتبار سے یہ نسخہ گیارہویں صدی کا نوشتہ معلوم
تا ہے، اول سے چند مہریں اور عبارتیں محو شدہ ہیں، ایک مہر مولوی عبد الحق صاحب
کی کی بھی ثبت ہے۔

نسخہ ہذا سورہ یونس کے اوائل تک ہے، اس کے بعد سے ناقص ہے۔

ابتداء:— الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجاً۔ الخ

اختتام:— قولہ لتعلق الاستفہام خلط بین السوالین . . . . ثم اذا ما وقع
علی طریقۃ توسیطھا بین المعطوف والمعطوف علیہ فان کلا الطریقین۔ الخ

حوالہ:— عرشی ——————— 1/220

پٹنہ ——————— 18/2/27

انڈیا آفس لائبریری ——— 25/1097

(۱۶۰) ایجاز البیان لمعانی القرآن (۱۱۵)

نجم الدین ابو القاسم محمد بن ابی الحسن نیشاپوری القزوینی

الملقب بہ بیان الحق

اوراق ۱۵۹ سائز ۱۴×۱۹ سطور ۱۵

کاتب عبد اللہ بن محمد بن محمد الترمذی تاریخ کتابت ۲ جمادی الاخری ۶۵۸ھ ۱۲۵ء

خط ——— نسخ قدیم

اپنے موضوع پر نہایت جامع اور مختصر کتاب ہے، گویا اسم بامسمّیٰ ہے، قدیم تفاسیر میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ دس ہزار سے زائد اہم فائدوں پر مشتمل ہے، ایسی ہی صراحت اس کتاب کے مقدمہ میں بھی ہے، حاجی خلیفہ نے اس کتاب کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مرتب نے خود اس تفسیر کی ایک شرح لکھی ہے۔ جس کا نام حل الغرائب ہے، نیز یہ بھی لکھا ہے ——— یہ کتاب میرے پاس موجود ہے، حاجی خلیفہ کے بیان کے مطابق مصنف ۵۵۳ھ ۱۱۵۸ء میں شہر خجند میں اس کتاب کی تکمیل سے فارغ ہوئے۔

مرتب کتاب بھی مشہور مفسرین میں سے ہیں، ان کے تفصیلی حالات تو نہیں ملتے لیکن سب ہی تذکروں میں ان کے حالات موجود ہیں، ایجاز البیان کے مقدمہ میں مصنف نے اپنی چند تصانیف کا مزید ذکر کیا ہے :-

۱- غرر الاقاویل فی معانی التنزیل ۲- باہر البرہان فی مشکلات القرآن

۳- الاسولة الرائعة والاجوبة الصادعة الی حلیة البیان وحلیة الانسان -

۴- زبدة التفاسیر ولمعة الاقاویل ۵- شوارد الشواہد وقلائد القصائد -

۶- حل الغرائب شرح ایجاز البنیان -

لیکن افسوس ہے مذکورہ تذکروں میں سے کسی میں تصنیف کا ذکر نہیں ملتا ———

اور نہ ان کا کوئی نسخہ کہیں محفوظ ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔

یہ مزید تعجب کی بات ہے کہ اس تفسیر (ایجاز البیان) کا ذکر حاجی خلیفہ نے اور ہر اک نے کیا ہے، لیکن اس تفسیر کا دوسرا نسخہ — ٹونک کے اس ذخیرہ کے علاوہ ہندو بیرون ہند کے کسی کتب خانہ میں اب تک دستیاب نہیں ہو سکا ہے، اس لئے پیش نظر نسخہ نہایت اہم اور نادر ترین ہے، اس کے علاوہ دوسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ نسخہ نہایت قدیم اور سنہ تصنیف سے تقریباً سو سال بعد ساتویں صدی کا لکھا ہوا ہے، جس کی تفصیل ترقیمہ سے ظاہر ہے۔

نسخہ ہذا دبیز قدیم کاغذ پر نوشتہ ہے، ورق اول پر کچھ تاریخی تحریریں مرقوم ہیں اس کے علاوہ ملکیت کا ایک نوٹ اس طرح دیا ہوا ہے:-

"من کتب الفقیر صدر الدین محمد الحسینی"۔

کتاب اور اس کے مصنف کے سلسلہ میں کچھ نوٹ بعد کے ادوار میں اس طرح دیئے ہوئے ہیں:-

"تفسیر ایجاز البیان .... اسمش با مسمّٰی بسیار مطابق است، و مصنفش علامۂ نیشاپوری است کہ از علماء متقدمین است، عجب تفسیر غایۃ الایجاز دقیق بلکہ ادق املا فرمودہ"۔

(ترجمہ) تفسیر ایجاز البیان، اس کا نام مسمّٰی کے عین مطابق ہے، اس کے مصنف علامۂ نیشاپوری ہیں جو علماء متقدمین میں سے ہیں، عجب تفسیر ہے، بہت مختصر، مشکل بلکہ مشکل تر تحریر کی ہے

اسی کے تحت کسی صاحب نے کشف الظنون سے مندرجۂ ذیل نوٹ دیا ہے:-

"تفسیر ایجاز البیان لمعانی القرآن لنجم الدین ابی القاسم محمود بن ابی الحسن النیشاپوری القزوینی الملقب ببیان الحق وہو یشتمل علی اکثر من عشرۃ آلاف، فائدہ، کما ذکرہ فی دیباجۃ کتابہ المسمّٰی بحل الغرائب"۔ من کشف الظنون فی معرفۃ اسامی الکتب والفنون"۔

(ترجمہ) "تفسیر ایجاز البیان لمعانی القرآن نجم الدین ابو القاسم محمود بن ابی الحسن النیشاپوری القزوینی

کی تصنیف ہے جن کا لقب بیان الحق ہے یہ کتاب دس ہزار سے زائد فائدوں پر مشتمل ہے جیسا کہ مصنف نے اپنی کتاب مسمیٰ بہ حل الغرائب کے دیباچہ میں ذکر کیا ہے۔"

مذکورہ عبارت نقل کرنے کے بعد کاتب نے اپنا ایک نوٹ دیا ہے جو اس طرح ہے۔

"اقول صرح المصنف العلامہ بہذا المضمون فی دیباجۃ ہذا التفسیر ایضاً کما ستراہ لکن مؤلف کشف الظنون لما لم یظفر بہذا التفسیر احال بذلک المضمون علی کتابہ المسمیٰ بحل الغرائب"۔

(ترجمہ) "میں کہتا ہوں کہ مصنف علامہ نے ایسا ہی مضمون اس تفسیر کے دیباچہ میں بھی لکھا ہے جیسا کہ آپ دیکھیں گے لیکن کشف الظنون کے مرتب کو چونکہ اس تفسیر کے حصول میں کامیابی نہیں ہوئی، اس لئے انہوں نے یہ حوالہ ان کی کتاب "حل الغرائب" کا دیا"۔

کاتب کے اس اعتراض اور اس نوٹ کی تائید کشف الظنون کے چند قلمی نسخوں سے بھی ہوتی ہے اس لئے کہ ان نسخوں میں ایجاز البیان کے سلسلہ میں صرف وہی عبارت ہے جو اوپر نقل کی گئی ہے، لیکن کشف الظنون کے مطبوعہ نسخوں میں مزید یہ عبارت بھی ملتی ہے کہ:-

"قلت وعندی موجود وقال فی آخرہ فرغ من تبییضہ فی بلدۃ خجند سنۃ ثلاث وخمسین وخمسمائۃ"۔

(ترجمہ) "میں کہتا ہوں کہ یہ کتاب میرے پاس موجود ہے اس کے آخر میں مصنف نے لکھا ہے کہ وہ اس کی ترتیب سے ۵۵۳ھ / ۱۱۵۸ء میں شہر خجند میں فارغ ہوئے"۔

نسخوں کے اس فرق سے مزید اندازہ ہوتا ہے کہ کشف الظنون میں بعد میں اضافات ہوئے ہیں جیسا کہ تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے[1]، اور اسی وجہ سے اس میں بعض وہ کتابیں بھی مل جاتی ہیں جو حاجی خلیفہ کے انتقال کے بعد تصنیف ہوئیں، اور یہ صحیح ہے کہ "قلت عندی موجود الخ" کا نوٹ درج ہو جانے کے بعد حاجی خلیفہ کی سابق عبارت اور حوالہ "کما ذکرہ فی دیباجۃ کتابہ المسمیٰ بحل الغرائب" بے معنی ہو جاتا ہے۔

اندازہ ہوتا ہے کہ ایجاز البیان کا مقدمہ نہایت مختصر ہونے کے باوجود نہایت واضح اور جامع ہے اور اس میں مصنف نے اس کتاب کی مذکورہ بالا خصوصیات اور اپنی مذکورہ

[1] [illegible]

انیف کا ذکر کیا ہے ــــــــــــــــــــــــــ

تاب مذکور کا نسخہ صاحب کشف الظنون کے پاس ہوتا تو ان کی کتاب میں مصنف کی دوسری انیف کا بھی کہیں ذکر ملتا، کشف الظنون میں ایجاز البیان اور حل الغرائب کے علاوہ دوسری ابوں کا ذکر نہیں۔ والعلم عند اللہ۔

اس تفسیر پر ترتیب و تدوین کا کام جاری ہے اور مولانا حکیم سید محمد احمد صاحب اسے ایڈیٹ رہے ہیں، مختلف اداروں اور متعدد ارباب علم سے رابطہ قائم کرنے کے باوجود اب تک اس نسیر کا دوسرا نسخہ کہیں محفوظ ہونے کی نشاندہی نہیں ہوسکی ہے۔

پیش نظر نسخہ کے آخر میں ترقیمہ کے کچھ اس دور کی تحریریں صلوۃ الحفظ وغیرہ کے سلسلہ میں حدیث سے ثابت ہیں، منقول ہیں۔

ابتداء :ــــ قال الشیخ الامام المفسر ابو القاسم محمود بن ابی الحسن النیشاپوری ندہ اللہ برحمتہ وانزلہ بحبوحۃ جنتہ وغفر لہ ولوالدیہ ۔ بعد حمد اللہ کفاحقہ والصلوۃ علی نبیہ خیر خلقہ، فان افضل العلوم علم کتاب اللہ تعالیٰ النازل من عندہ الخ

اختتام :ــــ ”الناس معطوف علی الوسواس لاغیر، ای من شر الجن والانس للہ اعلم بالحقیقۃ۔“

ترقیمہ :ــــ ”فرغ من تمنیق ہذا الکتاب العبد النحیف الضعیف المفتقر الی رحمۃ ربہ لطیف عبد اللہ بن محمد بن محمد الترمذی، ضحوۃ الخمیس العشرین من جمادی الاخریٰ سنۃ ثمان وخمسین ست مائۃ، حامدا ومصلیا۔“

کتاب ہذا اب تک طبع نہیں ہوئی ہے۔

حوالہ :ــــ کشف الظنون مخطوطہ ــــــــ صفہ ۸۹

مطبوعہ مصر ــــــــ صفہ ۱۳۵

اکسیر فی اصول التفسیر مطبوعہ ــــــــ صفہ ۴۶

(۱۶۱) زاد المسیر فی علم التفسیر (۱۹۷)

(جلد چہارم)

(از سورۃ الصافات تا آخر قرآن)

ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد بن جوزی المتوفی ۵۹۷ھ / ۱۲۰۰ء

اوراق ۲۱۷ سائز ۲۳×۳۲ سطور ۲۳

کاتب × تاریخ کتابت قبل از ۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء خط نسخ قدیم

علم تفسیر پر مشہور کتاب ہے، اور اب تک طبع نہیں ہوئی ہے، اس کے مرتب علامہ ابن جوزی بغداد کے بہت بڑے عالم تھے، علم حدیث کے نقاد اور اکثر علوم میں صاحب تصنیف ہیں، ان کی تصانیف آٹھ سو سے زائد شمار کی گئی ہیں، بعض تصانیف بیس جلدوں پر مشتمل ہیں، وعظ و نصیحت کا بھی بڑا ملکہ تھا ان کی مجالس وعظ میں ایک ایک لاکھ تک آدمی شریک ہوتے تھے ۵۱۰ھ / ۱۱۱۶ء میں بغداد میں پیدا ہوئے تھے اور ۵۹۷ھ / ۱۲۰۰ء میں نوے سال کی عمر میں انتقال ہوا، علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کے حالات تفصیل سے بیان کئے ہیں اور اور انکی تصانیف بھی گنائی ہیں۔

کاغذ حنائی دبیز قدرے کرم خوردہ خط نہایت صاف پوری کتاب کا لمینیشن ہو چکا ہے مصنف کی حیات یا اس کے کچھ بعد کا لکھا ہوا نسخہ ہے، تاریخ کتابت درج نہیں لیکن پیش نظر نسخہ کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ مصنف کی زندگی یا ان کے انتقال کے کچھ بعد ہی کسی شاہی کتب خانہ کے لئے تیار ہوا، صفحہ اول پر ایک طلائی مربع میں کتاب کا نام مصنف کا نام اور کتب خانہ کا نام اس طرح لکھا گیا ہے:-

"الجزء الرابع من کتاب زاد المسیر فی علم التفسیر تالیف الشیخ الامام العادل القدوہ جمال الدین ۔ ۔ ۔ بن علی بن الجوزی قدس اللہ روحہ للخزانۃ الامیریۃ الکبیریۃ

السیفیۃ عمرہا اللہ۔۔۔۔“

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ کتب خانہ امیریہ کبیریہ سیفیہ کیلئے مصنف کے عہد ہی میں تیار ہوا تھا، نسخہ ہذا پر اگرچہ تاریخ درج نہیں ہے لیکن ۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء یہ اہم نسخہ جو کسی شاہی کتب خانہ کے لئے اسی دور مین تیار ہوا تھا کسی کی ملکیت میں آگیا، ملکیت کے سلسلہ میں جو نوٹ آخر میں دیا گیا ہے وہ اس طرح ہے:۔

”صار بحکم الشراء فی ید الحاج حمد اللہ بن محمد بن ۔۔۔۔ الدرانی فی شہور سنۃ ست و خمسین و ست مائۃ“ اسوقت مصنف کے انتقال کو کل ۵۹ سال ہوئے تھے، کاغذ کتابت اور سیاہی وغیرہ سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اسی دور کا لکھا ہوا اہم نسخہ ہے:۔

صفحہ اوّل پر جو طلائی مربع بنا ہوا ہے اس میں ملکیت کے سلسلے میں مختلف ادوار کی عبارتیں درج ہیں، ذیل میں انکی تفصیل بھی دیجا رہی ہے:۔

”الحمد للہ انتقل الی ملک الفقیر الی اللہ تعالیٰ عبد الرحمٰن بن ابی بکر، مطرف بالملک الصحیح الشرعی غفر اللہ لہ و والدیہ و ذریتہ والمسلمین، آمین آمین“

نیز:۔ من کتب مولانا المتوکل علی اللہ رحمۃ اللہ التی لا رسم فیہا ولہا حکمہ وذکرہ فی وصیتہ“

”ثم صار من ملک احقر العباد۔۔۔ امیر المومنین المہدی العباسی غفر اللہ لہ و لوالدیہ“

”الحمد للہ، ساقہ، الفضل الربانی الی ید الفقیر الی اللہ۔۔۔ ابو سعید بن محمد بن احمد۔۔۔۔ زیادۃ و غفر اللہ و غفر لہ و لوالدیہ وللمومنین بالشراء من ثابت السند بتاریخ شہر شعبان الکریم من ۱۵۵ھ / ۱۲۴۴ء سنۃ“

اوّل میں ایک ورق مزید شامل ہے، جس میں مختلف یادداشتیں ہیں“

ابتدائے جلد ہذا:۔ بسم اللہ۔۔۔ رب یسر و اعن، سورۃ الصافات وہی مکیۃ کلہا باجماعہم، قولہ والصافات صفًا فیہا قولان احدہما انہا الملائکۃ قالہ ابن مسعود و ابن عباس

وابن عباس ۔۔۔۔ الخ ۔

اختتام :۔۔۔ والمعنی من شر الوسواس ومن شر الناس کانہ اُمِرَ ان یستعیذ من شر الجن والانس ہذا قول الزجاج ۔

ترقیمہ مصنف :۔۔۔ "ہذا آخر زاد المسیر والحمد للہ علی انعام العزیز واذ قد بلغنا بحمد اللہ مرادنا مما املنا فلا یعتقدن من رای اختصارنا انا اقللنا فقد اشرنا ما ذکرنا الے ما ترکنا ودللنا، فلیکن الناظر فی کتابنا متیقظا لما اغفلنا فانا ضمنا الاختصار مع نیل المراد وقد فعلنا ۔ ومن اراد زیادۃ بسط فی التفسیر فعلیہ بکتابنا المسمیٰ بالمغنی فی التفسیر فان اراد مختصراً فعلیہ بکتابنا المسمیٰ "بتذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب" والحمد للہ اولاً وآخراً وباطناً وظاہراً وصلوٰتہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ اجمعین وسلامہ ۔"

ترجمہ :۔۔۔ " زاد المسیر کا یہ اختتام ہے، خدائے عزیز کے انعام پر، سب تعریف اس کیلئے ہے، جب ہم اللہ کے فضل سے اپنی مراد پر پہنچے جس کی ہمیں امید تھی، پس جو لوگ اس کتاب کے اختصار کو دیکھیں وہ یہ گمان نہ کریں کہ ہم نے کمی کر دی ہے، جو کچھ ہم نے چھوڑ دیا ہے اس کا ذکر کر دیا ہے اور اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے، لہذا جو شخص بھی ہماری اس کتاب کو دیکھے اُسے یہ واضح رہنا چاہئے کہ ہم نے اس کتاب میں یہی اہتمام کیا ہے کہ مختصر رہے اور مقصد حاصل ہوتا رہے اور ہم نے ایسا کر لیا، پس جسے ہماری تفسیر میں تفصیل چاہیئے اُسے ہماری کتاب المغنی فی التفسیر دیکھنا چاہیئے اور جو مختصر دیکھنا چاہے وہ ہماری کتاب تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب دیکھے والحمد للہ اولاً وآخراً الخ ۔

ترقیمہ کاتب :۔۔۔ درج نہیں ۔

کتاب ہذا اب تک طبع نہیں ہوئی ہے ۔

حوالہ :۔۔۔ حاجی خلیفہ مخطوطہ ۔۔۔ صفحہ ۳۵۲/۲

(۱۶۲) مفاتیح الغیب (۲۲۹)

تفسیر کبیر

ربع ثانی

(از سورۃ الاعراف تا سورۃ الحج)

فخر الدین ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الخطیب الرازی (متوفی ۶۰۶ھ/۱۲۰۹ء)

اوراق ۹۵۷ سائز ۲۲×۲۳ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت قبل از ۹۴۴ھ/۱۵۳۷ء

خط ــــــــ نسخ

تفسیر ہذا اس فن میں بڑی جامع اور مفصل تفسیر شمار کی جاتی ہے، ہر آیت کی تشریح مختلف انداز میں کی گئی ہے اور عقلی و نقلی دلائل سے اسے واضح کیا گیا ہے اور ہر ہر گوشہ کو بڑی وضاحت کیساتھ بیان کیا گیا ہے اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ اس کتاب میں تفسیر کے سوا سب کچھ ہے، اس کے مرتب فخر الدین رازی اپنے دور کے مشہور عالم اور قابل ترین علما میں شمار ہوتے ہیں، ۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء میں پیدا ہوئے خراسان و ماوراء النہر کے شہروں میں خوب گھومے اور اہل بدعت سے خوب مباحثے کئے، خوارزم شاہ اور شہاب الدین غوری وغیرہ بادشاہوں کے بھی مقرب رہے ہیں، سورۃ الانبیاء تک تفسیر لکھ سکے تھے کہ ۶۰۶ھ/۱۲۰۹ء میں ان کا انتقال ہوگیا، ان کے بعد الشیخ نجم الدین احمد بن محمد القمولی نے اس کا تکملہ لکھا، اور قاضی القضاۃ شہاب الدین احمد بن خلیل الحربی الدمشقی نے اس کی تکمیل کی، جن کا انتقال ۷۳۳ھ/۱۳۳۲ء ہوا۔ (الفوائد البہیۃ) صفحہ ۱۹۱

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کا ربع ثانی ہے، جو سورۃ الاعراف سے شروع ہو کر آخر سورۃ الحج تک ہے، سفید کاغذ پر نسخ میں لکھا ہوا صاف نسخہ ہے، آخر سے ناقص ہے، درمیان

سے بھی کچھ حصہ ناقص ہے کاتب کے نام اور تاریخ کتابت کا اسی وجہ سے پتہ نہیں چلتا، اوّل صفحہ سے کچھ عبارتیں اور کچھ مہریں محو شدہ ہیں، جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ ۹۴۴ھ/۱۵۳۷ء سے بہت پہلے کا لکھا ہوا ہے، کتاب ہذا متعدد بار طبع ہو چکی ہے۔

ابتداء:— سورۃ الاعراف... المص کتاب انزل... فی الآیۃ مسائل المسئلۃ الاولی، قال ابن عباس الخ۔

اختتام:— فہذا اللازم علیکم وان بطل مسقط کلامکم بالکلیۃ، وہذا آخر الکلام فی تفسیر سورۃ الحج یتلوہ تفسیر سورۃ المؤمنین فی السفر الثالث بعونہ وحسن توفیقہ سبحانہ۔"

ترقیمہ:— درج نہیں۔

حوالہ:— عرشی 1/224 آئی بینیو 1/P.25

حاجی خلیفہ مخطوطہ صفحہ ۵۹۹

(۱۶۳) ایضاً (235)

اوراق ۱۵۰ **سائز** ۱۴×۲۱ **سطور** ۲۵

کاتب **تاریخ کتابت** صدی ۱۲ ہجری

مذکورہ تفسیر کبیر کا ایک نسخہ ہے، جو آیت "ان فی خلق السمٰوات والارض و اختلاف اللیل والنہار والفلک التی" کے تحت "اما قولہ تعالیٰ لآیات لقوم یعقلون" سے شروع ہوکر آیت "ہل ینظرون الا ان یاتیہم اللّٰہ فی ظلل" تک ختم ہوتا ہے۔

یہ حصہ سفید کاغذ پر خط نستعلیق میں لکھا ہوا ہے، ناقص الطرفین ہونے کی وجہ سے کاتب کے نام اور تاریخ کتابت کا اندراج نہیں ہے، اوّل و آخر میں مولوی عبدالحق صاحب ٹونکی کی مہریں ثبت ہیں، یہ نسخہ آپ نے ۱۲۶۰ھ/۱۸۴۴ء میں مکہ مکرمہ سے خرید کیا

تھا، ایسا ہی نوٹ اول و آخر میں بھی دیا ہوا ہے۔

ابتدا :— "المسئلۃ الاولیٰ فی قولہ لآیات بلفظ جمع فیحتمل ان یکون ذلک راجعًا الی الکل الخ۔"

اختتام :— "وقال ان کان ہذا کلام اللہ فلا یقول کذا لان الحکم لا یذکر الغفران عند الزلل لانہ اغراء علیہ واللہ اعلم، قولہ تعالیٰ ہل ینظرون ... والی ترجع الامور"

---

(۱۶۴) غرائب القرآن و رغائب الفرقان (206)

جلد اوّل

نظام الدین حسن بن محمد بن حسن النیشاپوری معروف بہ نظام اعرج

صدی ۸ھ

اوراق ۲۷۶ **سائز** ۲۰×۳۳ **سطور** ۳۷

کاتب × **تاریخ کتابت** صدی ۱۲ ہجری

خط ——— نسخ

امام رازی کی تفسیر کبیر سے اختصار کرکے آپ نے یہ تفسیر تیار کی، تاریخ وفات صحت کیساتھ معلوم نہیں، اس تفسیر کی تکمیل غالباً ۷۰۴ھ/۱۳۰۵ء میں ہوئی، تفسیر کبیر کیساتھ تفسیر کشاف کو بھی بنیاد بنایا گیا ہے۔

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کا ایک نادر الوجود نسخہ ہے، کاغذ خانی مجدول پر نہایت پختہ خط میں لکھا گیا ہے، مجدول طلائی بھی ہے اور لوح کتاب بھی طلائی و مینا کار آسمانی ہے دو جلدوں پر مشتمل ہے، یہ اس کی جلد اول ہے، جلد بھی نہایت پختہ اور سنہری کام کی بنی ہوئی ہے۔ اوّل میں ایک نوٹ درج ہے کہ یہ نسخہ سنہ ۱۲۸۸ھ میں خریدا جا کر نواب محمد علی خاں کے کتب خانہ میں داخل ہوا، کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں، لیکن نسخہ بڑا نادر ہے، دسویں گیارھویں صدی

کا لکھا ہوا ضرور ہوگا، کتابت میں اہتمام کیا گیا ہے کہ درمیان میں جہاں قرآن مجید کا حصہ آیا ہے اسی کیساتھ بین السطور ترجمہ فارسی بھی لکھا گیا ہے۔

ابتدا :— عونک یا کریم الیٰ اللہ الکریم ارغب فی غرائب القرآن الخ۔

اختتام :— "لان التبلیغ من التبلیغ فقد حصل لک وہو وصولک الیٰ اللہ اعرض عن دعوتک او اقبلوا واللہ المستعان۔"

حوالہ :— اسٹوری 1138/48/2 کشف الظنون مخطوطہ 1/439

---

(۱۶۵) ایضاً (207)

جلد دوم

اوراق ۲۹۷ سائز ۲۰×۳۳ سطور ۳۶

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری

خط ________ نسخ

اسی تفسیر کی جلد دوم ہے، اسی کاتب اور اسی دور کی لکھی ہوئی ہے، جیسی کہ جلد اول ہے بین السطور متن قرآن کا فارسی ترجمہ لکھنے کا اہتمام اس جلد میں بھی کیا گیا ہے، آخر میں خاتمہ کے طور پر مرتب کا مختصر بیان بھی ہے، جس میں اس تفسیر کی خصوصیات بیان کی گئی ہے اور ان کتب کی تفصیل بھی لکھی گئی ہے جس سے اس تفسیر میں استفادہ کیا گیا ہے۔

ابتداء :— الر تلک آیات الکتاب الحکیم اکان للناس عجباً۔ الخ

اختتام :— ونحن ایضاً نختم التفسیر لہذا التحقیق واللہ ولی التوفیق فی العلم والعمل الیٰ سواء الحق والطریق..... وسائر الکتب العربیۃ واما الاحکام فمنہا، واللہ اعلم"

ترقیمہ :— درج نہیں

---

(۱۶۶) فوائد التفسیر الکبیر (811/15)

اوراق ۲۴ سائز ۱۳×۲۱ سطور ۱۹

کاتب × تاریخ کتابت 1266ھ

خط ــــــــــ نسخ

کسی صاحب نے تفسیر کبیر سے اخذ کرکے مختلف آیات سے متعلق کچھ فوائد جمع کئے ہیں جو ایک مجموعے میں شامل ہیں، کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔

سفید غیر مجدول کاغذ پر لکھا ہوا نسخہ ہے۔

ابتداء :ــــ قولہ تعالیٰ ایاک نعبد وفیہ فوائد، الفائدۃ الاولی العبارۃ عبارۃ الخ۔

اختتام :ــــ والقول الاول اولی لان عود الضمیر الی الاقرب اولے۔

(۱۶۷) اسئلۃ القرآن واجوبتہا (114)

زین الدین محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی

(المتوفی سنۃ ۶۶۸ھ ۱۲۶۹ء)

اوراق ۱۹۱ سائز ۱۲×۲۰ سطور ۱۵

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۱ ہجری

خط ــــــــــ نستعلیق

اس تفسیر کے مرتب بھی وہی ہیں، جن کی علم لغت میں مشہور کتاب مختار الصحاح ہے اس میں القرآن سے متعلق مختلف سوالات اور ان کے علمی جوابات ہیں، یہ کتاب ہمیشہ بڑی

اہم اور مستند شمار ہوتی رہی ہے اور مرتب کی قابلیت اور ان کے تبحر علمی پر دال ہے، بطور سوال و جواب کتاب مرتب ہوئی، جو ایک ہزار دو سو سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔

پیش نظر نسخہ اسی کتاب کا بہت اچھا نسخہ ہے، کاغذ حنائی قدرے کرم خوردہ و چیٹ زدہ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی، اوّل صفحہ سے متعدد مہریں اور عبارتیں محو شدہ ہیں ۱۲۱۱ھ میں یہ نسخہ عبد الرحمان حاجی کمال محمد نے خرید کیا، خریداری کے سلسلہ میں ان کے حکم کا مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہے:۔

"ہو، قد انتقل لوبت مطالعۃ ہذا الکتاب المستطاب من کتب خواجہ عبد الرحمان نفعوا اللہ تعالیٰ الی اضعف العباد عبد الرحمان حاجی کمال محمد بالبیع الصحیح یوم الجمعۃ تسعۃ و عشرین من ذیقعدۃ ۱۲۱۱ من ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔"

اس کے بعد یہ نسخہ سید انور علی صاحب نے خرید کیا، ان کی جانب سے جو نوٹ دیا گیا ہے وہ اس طرح ہے:۔

"قد انتقل ہذہ النسخۃ الشریفۃ الشہیرۃ باسئلۃ القرآن للشیخ محمد بن ابی بکر الرازی الی ہذا العبد المدعو بانور علی عفی عنہ، و ذلک بالبیع الصحیح الشرعی"

اس کے تحت میں انکی مہر ثبت ہے، جس میں "ز نور نبوت شد انور علی" سجع کندہ ہے، اور وہ اس طرح ہے:۔



ابتداء:۔ قال الفقیر الی رحمۃ ربہ ..... ہذا مختصر جمعت فیہ انموذجا یسیرا من اسئلۃ القرآن المجید واجوبتہا الخ

اختتام:۔ حقوق اللہ عزوجل، تم بعون اللہ و حسن توفیقہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

ترقیمہ:۔ درج نہیں۔

اوّل و آخر میں مولوی انور علی صاحب کی مذکورہ مہر ثبت ہے۔

حوالہ:۔ عرشی:۔ 1/256 انڈیا آفس لائبریری: 75/1177

(۱۶۸) ایضاً (227/2)

اوراق ۲۴۴ سائز ۱۶×۲۶ سطور ۱۷

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ ہجری

خط ——— نسخ

مذکورہ کتاب کا دوسرا نسخہ ہے، جو سابق نسخہ کا مکتوبہ معلوم ہوتا ہے، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی، خوشخط لکھا ہوا نسخہ ہے، اور غیر مجدول ہے۔

باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

---

(۱۶۹) التلخیص فی التفسیر (157)

موفق الدین ابو العباس احمد بن یوسف الکواشی الموصلی الشافعی

المتوفی سنہ ۶۸۰ھ / ۱۲۸۱ء

از اول تا سورۃ الاسراء

اوراق ۳۱۳ سائز ۱۶×۲۴ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت : ۶۷۷ھ / ۱۲۷۸ء

مصنف کی مشہور تصانیف میں سے ہے، جو اب تک طبع نہیں ہوئی ہے، مرتب کتاب موصل کے بڑے علماء میں سے تھے، مفسر، قاری، عربی داں، صوفی مذہب اور صاحب کرامات بزرگ تھے، موسیٰ بن علی قطبی اور عبدالقادر بن صالح سکاکینی وغیرہ ان کے شاگرد ہیں، موصوف نے ۶۴۹ھ / ۱۲۵۱ء میں یہ کتاب تصنیف کی۔ اور ۶۸۰ھ / ۱۲۸۱ء میں ان کا انتقال ہوا۔

اس تفسیر سے پہلے انہوں نے ایک اور مفصل تفسیر لکھی تھی، اس کا نام "التبصرۃ فی علم التفسیر" رکھا تھا پھر اس سے اختصار کر کے "التلخیص" تیار کی، حاجی خلیفہ نے "التلخیص" کے لئے لکھا ہے کہ انہوں نے یہ کتاب تین تفسیروں سے اختصار کر کے تیار کی اور ہر کتاب کے لئے ایک رمز مقرر کیا چنانچہ "التاء" اشارہ ہے تفسیر تام کی طرف اور "الحاء" اشارہ ہے اس تفسیر کی طرف جس کا نام "الحسن" ہے، اور "الکاف" اشارہ ہے "الکافی" کی طرف۔

تفسیر ہذا ۶۴۹ھ/۱۲۵۱ء کی تصنیف ہے اور اس نادر نسخہ کی کتابت مصنف کی زندگی میں ۶۷۰ھ/۱۲۷۰ء میں شہر موصل میں ہوئی جس کا ایک بار مصنف کے اصل نسخے سے مقابلہ ہو چکا ہے اور دوسری بار اس نسخہ سے جو مصنف کے نسخہ سے نقل شدہ تھا، مقابلہ ہو چکا ہے، آخر میں کتابت، کاتب اور مذکورہ نسخوں سے اسکی تصحیح ہونے کی تفصیل بھی درج ہے جو ترقیمہ وغیرہ کی عبارتوں سے ظاہر ہے، تصحیح کے سلسلہ میں متعدد صفحات پر تصحیح اور مقابلہ کا نوٹ اس طرح درج ہے :۔

"بلغ لقابله باصل المصنف ايداه الله تعالیٰ"

ورق ۲ و ۴ و ۲۶۲ سے کچھ مہریں محو شدہ ہیں، ورق ۱۳۱ و ۱۴۰ پر محمود شاہ بیگڑہ کی مہریں ثبت ہے، مہریں بالکل صاف نہیں ہیں پھر بھی جس قدر حصہ پڑھنے میں آسکا وہ درج ذیل ہے

ورق ۱۳۱ مہر مدوّر

"جاودان بادالنشان خاتم محمود شاہ ؎ تا بلوح آسمان باشد منور مہر وماہ"

ورق ۱۴۲ دوسری مہر کچھ بیضوی ہے، اس میں بھی یہی شعر کندہ ہے، لیکن مہر کے زیریں حصہ میں "خلد اللہ ملکہٗ وسلطانہٗ" بھی کندہ ہے، محمود شاہ گجرات کے سلاطین میں بڑے مشہور بادشاہ گذرے ہیں۔ جنکا زمانہ ۸۶۳ھ/۱۴۵۹ء سے ۹۱۷ھ/۱۵۱۱ء تک کا ہے۔

اوّل میں اعجاز حسین بن محمد قلی صاحب کے قلم سے اس کتاب کے سلسلہ میں عربی میں ایک نوٹ درج ہے۔ بغرض افادہ ذیل میں وہ نوٹ دیا جا رہا ہے :۔

"ہذہ نسخۃ عتیقۃ من التلخیص فی تفسیر القرآن لموفق الدین ابی العباس احمد بن یوسف بن الحسن

الکواشی منقولۃ من لنسخۃ علیہا الاجازۃ من المصنف لتاج الدین عبد اللہ بن علی بن المعافا بن اسماعیل وکانت فی خزانۃ محمود شاہ الغزنوی کما یدل علیہ خاتمہ المنقوش علی بعض اوراق ہذا الکتاب وکتب ہذہ النسخۃ فی سنۃ سبع وسبعین وستمائۃ بمدینۃ موصل وقوبلت مرتین مرۃ بالاصل المنقول عنہ ومرۃ اخریٰ باصل المصنف، وہذا تفسیرہ الصغیر ولہ تفسیر کبیر ایضاً کما قال الحافظ ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمان السیوطی فی رسالتہ المسماۃ بزاد المسیر فی الفہرست الصغیر التی عملہا لبیان مفرداتہ ومسموعاتہ تفسیر الکواشی اخبرنی بہ الفخر محمد بن محمد بن الاسیوطی اجازۃ عن ابی الفرج الغزی عن موسیٰ بن علی القطبی قال قرأت علی الکواشی تفسیر الصغیر وسمعت علیہ تفسیرہ الکبیر، حررہ اعجاز حسین بن محمد قلی عفی عنہ فی لیلۃ خامس شہر ثانی الربیعین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (اس کے بعد سے محو شدہ ہے)

(ترجمہ) یہ التلخیص فی تفسیر القرآن کا نہایت قدیم نسخہ ہے، جو موفق الدین ابو العباس احمد بن یوسف بن الحسن الکواشی کی تصنیف ہے، یہ نسخہ ایسے نسخہ سے نقل کیا گیا ہے جس میں مصنف کی جانب سے تاج الدین عبد اللہ بن علی بن المعافا بن اسماعیل کے نام (اصل) اجازت تھی، اور یہ نسخہ محمود شاہ الغزنوی کے کتب خانہ میں رہا ہے، جیسا کہ اس نسخے کے بعض اوراق پر ثبت مہروں سے ثابت ہوتا ہے، یہ نسخہ ۶۷۷ھ میں شہر موصل میں لکھا گیا ہے اور اس کی دو بار تصحیح کی گئی ہے، ایکبار اصل منقول عنہ نسخہ سے اور ایک بار مصنف کے اصل نسخے سے، یہ ان کی تفسیر صغیر ہے، ان کی ایک تفسیر کبیر بھی ہے جیسا کہ حافظ ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمان السیوطی نے اپنے رسالہ زاد المسیر فی الفہرست الصغیر میں بیان کیا ہے، یہ رسالہ انہوں نے اپنے مفردات اور مسموعات بیان کرنے کیلئے ترتیب دیا تھا اس رسالہ میں اصل الفاظ یہ ہیں) تفسیر الکواشی خبر دی مجھے الفخر محمد بن محمد بن احمد الاسیوطی نے اجازت دیتے ہوئے ابو الفرح الغزی سے، وہ موسیٰ بن القطبی سے انہوں نے کہا کہ میں نے (علامہ) کواشی کے سامنے انکی تفسیر صغیر پڑھی ہے، اور انکی تفسیر کبیر کو ان کی موجودگی میں سنا ہے۔"

اس نوٹ کو لکھنے والا "اعجاز حسین بن محمد قلی عفی عنہ" ہیں۔

کتاب ہٰذا میں متعدد مقامات پر کچھ حواشی دستی لکھے ہوئے ہیں، حاشیہ نگار نے ہر حاشیہ کے تحت میں اپنا نام سعید لکھا ہے، یہ حواشی سید سعید محمد خان جونپوری کے قلم سے ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا نوٹ کے ایک گوشہ پر کسی صاحب نے اس سلسلہ میں نوٹ دیا ہے جو بجنسہ درج ہے۔

"وایضا کانت عند الفاضل الکامل النحریر اللوذعی الالمعی السید سعید محمد خان الجونفوری کما یدل علیہ حواشیہ المکتوبۃ بخطہ رحمہ اللہ تعالیٰ"

یہ نسخہ فاضل کامل . . . سید سعید محمد خان الجونپوری کے پاس بھی رہا ہے، جیسا کہ وہ حواشی جو ان کے قلم سے لکھے ہوئے ہیں دلالت کرتے ہیں"

ورق اول ناقص ہے، یہ نسخہ جہاں سے شروع ہوتا ہے اس کی ابتدائی عبارت یہ ہے:-

ابتداء:— فاذا قرأت القرآن فاستعذ ای اردت فصار المعنی المستجیر والممتنع بعظمۃ اللہ تعالیٰ من . الخ

اختتام:— قال صلی اللہ علیہ وسلم افضل الدعاء الحمد وافضل الذکر لا الٰہ الا اللہ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الصغیر من اہل بیتہ قل ادعوا اللہ الخ۔

ترقیمہ:— "آخر المجلد الاول من التلخیص فی تفسیر القرآن المجید والحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی سید البشر محمد وآلہ وصحبہ۔ وفرغ من نسخہ العبد الفقیر الی رحمۃ ربہ القدیر المعترف باساءتہ وذنبہ عبد القاہر بن صالح بن محمود بن ابی بکر السکاکینی رضی اللہ عنہ وعنہم وعن جمیع المسلمین اجمعین بسبعۃ عشر یوماً مضین من شہر اللہ المبارک شوال یوم الخمیس آخر النہار من سنۃ سبع وسبعین وستمائۃ بالمدینۃ الموصل حفظہا اللہ تعالیٰ والحمد للہ اولاً وآخراً وصلواتہ علی سید البشر محمد وآلہ وصحبہ وسلامہ۔"

اس کے بعد کاتب نے اصل منقول علیہ کے سلسلہ میں لکھا ہے، وہ عبارت بھی ذیل میں درج کی جارہی ہے۔

شاهدت علی الاصل المنقول عنہ ما صورتہ:-

اس کے بعد ایک طویل عربی تحریر ہے، جو اسی کاتب کے قلم سے ہے، لیکن اس کے اکثر حصے

صاف نہیں ہیں اور یمیشن ہو جانے کی وجہ سے کچھ حصے پڑھنے میں نہیں آتے، پھر بھی جسقدر حصہ پڑھا جا سکتا تھا وہ اس مقدار میں نہیں کہ اسے نقل کیا جائے۔

اس نسخہ کی تصحیح مصنف کے اصل نسخے سے بھی کی گئی ہے، جیساکہ مندرجہ ذیل تحریر سے ثابت ہے۔

"بلغ مقابلۃ باصل النسخۃ التی نقلت ہذہ النسخۃ منہا وہی . . . . وہی للمصنف اعاد اللہ تعالیٰ برکتہ علی المسلمین وعلینا اجمعین برباط الدویرۃ الملاصق بجامع القدیم عمرہ اللہ تعالیٰ۔

اس کے بعد متعدد "عرض شدہ" "صح العرض" "جائزہ شد" ۹۱۷ھ، ۹۱۹ھ، ۹۲۵ھ اور ۹۴۴ھ کے درج ہیں، جن سے یہ ثابت ہے کہ یہ کتاب سلاطین کے مطالعہ میں رہ چکی ہے۔

کتاب ہذا اب تک طبع نہیں ہوئی ہے۔

حوالہ : —— حاجی خلیفہ مخطوطۃ :- صفہ ۱۸۶ وصفہ ۱۷۹ وصفہ ۱۳۶

فہرست عربی سالار جنگ میوزیم 3/25/417

(۱۷۰) انوار التنزیل و اسرار التاویل (119)

تفسیر البیضاوی

ابو سعید عبداللہ بن عمر بن محمد القاضی ناصر الدین ابو الخیر البیضاوی الشافعی

(المتوفی سنہ ۶۸۵ھ)

اوراق ۶۶۵ **سائز** ۲۰×۳۰ **سطور** ۲۳

کاتب × **تاریخ کتابت** صدی ۱۰ ہجری

اس فن کی مشہور تصانیف میں سے ہے، اور نہایت مقبول رہی ہے، اللہ نے اس میں بڑی برکت فرمائی ہے، ہر دور میں متداول اور داخل درس رہی، اور اکثر علماء نے اسکے حواشی اور شروح لکھی ہیں۔

علامہ بیضاوی کے تفصیلی حالات تمام ہی تذکروں میں مذکور ہیں۔

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کا ایک بہترین نسخہ ہے، نہایت خوشخط، مجدول طلائی وآبی اوّل سے آخر تک کثیر محشّٰی بھی ہے، لوح کتاب مذہب ومینا کار آسمانی، حنائی دبیز کاغذ پر لکھا گیا ہے۔ جلد بھی نہایت پختہ ومذہب ہے، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی، لیکن نسخہ قدیم اور نادر ہے، دسویں صدی ہجری کا ضرور لکھا ہوا ہے۔

صفحہ اوّل پر خفاجی سے نقل کرتے ہوئے مصنف کے حالات لکھے گئے ہیں، جن میں موصوف کی تصنیفات کی بھی بیان کی گئی ہیں۔

ابتدا :— الحمد للہ الذی نزل القرآن علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرًا۔ الخ

اختتام :— وقد اتفق اتمام تعلیق سواد ہذا الکتاب المنطوی علی فوائد ذوی الالباب

. . . . وآلہ الطیبین الطاہرین وصحبہ اجمعین، تمّ بعون اللہ وحسن توفیقہ۔

ترقیمہ :— درج نہیں۔

حوالہ :— عرشی، 1/226 براک : 1/416

انڈیا آفس لائبریری 34/1109 پٹنہ، 29/69

---

(۱۷۱) **ایضًا** (120)

نصف اوّل

اوراق ۳۰۶ **سائز** ۳۰×۱۸ **سطور** ۲۴

کاتب محمد مقیم **تاریخ کتابت** ——— ~~۱۰۶۹ھ~~ ۱۶۶۹ء

خط ——— نسخ

اسی تفسیر کا دوسرا نسخہ ہے جو نصف اوّل پر مشتمل ہے، سفید دبیز کاغذ پر خط نسخ میں لکھا گیا ہے، اوّل سے آخر تک کثیر محشّٰی ہے۔

آخر میں کسی صاحب نے تاریخ وفات کی ایک یادداشت اس طرح لکھی ہے:۔

"وفات حضرت مخدوم الملک مخدوم عثمان علیہ الرحمۃ والغفران فی التاسع عشر من شہر رجب یوم الجمعۃ وقت الاشراق سنہ ۱۰۰۲ھ / ۱۵۹۳ء"

اس کے لکھنے والے نے یہ نوٹ دیا ہے۔

"نقلت ہذہ العبارۃ من خط حضرت مخدوم مرحوم عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ"۔

ابتدا:۔ حسب سابق

اختتام:۔ "ومن قرأ کلہا کانت لہ نوراً من الارض الی السماء صلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ اجمعین"۔

ترقیمہ:۔ "تم فی الشہر المحرم سنۃ ثمانین والف وکان الشروع فی ذلک الشہر سنۃ ثمان وسبعین بید اضعف عباد اللہ محمد مقیم راجی الی رحمۃ اللہ"

---

(۱۷۲) ایضاً (121)

نصف ثانی

اوراق ۶۹۶ **سائز** **سطور** ۲۵

کاتب ابوبکر بن الشیخ سکہیرہ درسماخی

تاریخ کتابت ———— سنہ ۹۶۱ھ / ۱۵۵۳ء

مذکورہ تفسیر کی جلد ثانی ہے، جو سورۂ مریم سے شروع ہو کر آخر تک ہے، یہ جلد بھی جلد اول کی طرح اول تا آخر کثیر محشی ہے، کاغذ حنائی کرم خوردہ وچٹ زدہ، ورق اول سے ایک مہر محو شدہ ہے۔

ابتدا
اختتام } مطابق سابق

ترقیمہ :— للہ تعالیٰ الحمد والمنۃ علی ان ایدلی بفضلہ وکرمہ لتنمیق ہذا التفسیر الشریف . . . وقت الظہر یوم الاثنین من اربع وعشرین ربیع الاول احدیٰ وستین وتسعمائۃ الہجرۃ الہلالیۃ وانا العبد الفقیر المذنب المحتاج الغریق فی بحار الحرۃ الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی ابابکر بن شیخ سکہیرہ غفر اللہ لہ ولجمیع المومنین بالنبی وآلہ الطیبین الطاہرین محروسۃ شماخی صانہا اللہ عن التواخی۔

(۱۷۳) ایضاً (1980)

(ابتدائی تیرہ پارے)

اوراق ۶۵۸ سائز ۱۸×۲۸ سطور ۱۵

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری / ۱۸ ء

خط ———— نسخ

تفسیر بیضاوی ہی کا ابتدائی حصہ ہے، جو تیرہ پاروں پر مشتمل ہے کاغذ بادامی غیر مجدول خط نسخ عربی، آخر سے ناقص ہے، اسی وجہ سے نام کاتب وتاریخ کا پتہ نہیں چلتا۔

اوّل میں مولوی علی احمد صاحب ٹونکی کی مہر ثبت ہے، جس کے ساتھ مرحوم کے قلم سے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے :—

"من مواہب اللہ الصمد لعبدہ علی احمد عفی عنہ"

علی احمد

ابتدا :— مطابق سابق

اختتام :—

"ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین من استقدم ولادۃً وموتاً ومن استأخر"

(۱۷۴) **حاشیۃ تفسیر البیضاوی** (186)

الشیخ مخدوم محمد ہاشم الکیلانی

(المتوفی سنہ ۱۱۶۱ھ)

اوراق ۱۴۴ سائز ۱۵×۲۵ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری

خط ــــــــــ نستعلیق

تفسیر بیضاوی کا دوسرا حاشیہ ہے، جسکے حاشیہ نگار محشی مخدوم محمد ہاشم ہیں جو ہندوستان کے مشہور علما میں سے ہیں، مرزا ابراہیم ہمدانی اور نصیر الدین حسین الشیرازی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ بارہ سال حرمین شریفین میں رہے، پھر ہندوستان آگئے، فنون ریاضیہ اور فن طب حاصل کیا۔ پھر احمد آباد قیام کرلیا اور درس وتدریس میں مشغول رہے، آپکی اسقدر شہرت ہوئی کہ شاہجہاں نے انہیں احمد آباد میں صدر الصدور بنادیا، اورنگ زیب کے استاد بھی رہے ہیں، ۱۱۶۱ھ ۱۷۵۰ء میں اورنگ آباد میں انتقال ہوا۔ (نزھۃ الخواطر جلد ۵ صفحہ ۳۹۵)

محشی نے مقدمہ میں ان حواشی کا بھی ذکر کیا ہے جن سے اس حاشیہ کی تیاری میں استفادہ کیا ہے اور ہر حاشیہ کیلئے کچھ علامات بھی لکھی ہیں۔

پیش نظر نسخہ اس حاشیہ کا ایک قدیم نسخہ ہے، یہ نسخہ آیت "کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقاً قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل" کی تفسیر تک ہے، صرف ابتدائی حصہ ہے، اس کے بعد سے ناقص ہے، اس نسخہ کا آخری ورق بھی باہم چپکا دیا ہے، اور اس کے آخر سے بھی کچھ عبارت محو شدہ ہے، اس لئے ما یقرأ نہیں۔

اوّل صفحہ پر کسی کے قلم سے کتاب کا نام گوشہ پر اس طرح لکھا ہے:۔

"۱۱۶۱ھ ۱۷۵۰ء حاشیہ محمد ہاشم بر تفسیر قاضی بیضاوی"۔

اسس کے تحت میں دو مہریں اس طرح ثبت ہیں۔

(۱) محمد فخر الدین

(۲) محمد حسین

ابتدا :- "الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ … قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ"

اختتام :- "کما فی قولہ تعالیٰ فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم بلفظ الجمع معرفۃ وتنکیر رزقاً فانہ تناسب التبعیض، انتہی حواشی السید الشریف"

﴿۱۷۵﴾ ایضاً ﴿187﴾

ملا عبد الحکیم بن شمس الدین سیالکوٹیؒ

المتوفیٰ سنۃ ۱۰۶۸

اوراق ۳۹۴ سائز ۱۱×۱۹ سطور ۲۲

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۱/۱۲ ہجری

خط ———— نسخ

تفسیر بیضاوی کے مشہور حواشی میں سے ہے، اور نہایت مقبول رہا ہے، طبع نہیں ہوا تھا، اس لئے اس کے قلمی نسخے علماء میں متداول رہے، شاہجہاں کے نام پر معنون کیا گیا، لوٹک سے طبع بھی ہو چکی ہے۔

اس کے مرتب ہندوستان کے مشہور عالم ہیں، سیالکوٹ میں پیدا ہوئے، شیخ کمال الدین کشمیری کے شاگرد ہیں، علم وفضل وفن وکمال کا یہ حال تھا کہ شاہجہاں نے انہیں دو بار چاندی میں تلوایا ہے، کافی جاگیریں عطا کی ہیں، نہایت خوشحال زندگی گذارتے تھے، اس کے باوجود وہ

تصنیف وتالیف اور درس وتدریس میں مشغول رہا کرتے تھے، آپ کی تصانیف بہت مقبول ہوئیں، خاص کر علماء روم میں مقبولیت زیادہ رہی، ساٹھ سال تک درس دیا ہے، ۸ ربیع الاول ۱۰۶۷ھ ۱۶۵۶ء کو سیالکوٹ میں انتقال ہوا،

پیش نظر نسخہ حنائی و بادامی کاغذ پر بہت باریک خط میں خوشخط لکھا ہوا ہے، ابتدائی چند اوراق غیر خط کے شامل ہیں، ان کا خط شکست آمیز ہے، نسخہ مکمل ہے، لیکن نام کاتب و تاریخ کتابت درج نہیں۔

اوّل صفحہ پر ملکیت کا یہ نوٹ درج ہے:۔

"مالکہ و کاتبہ بندہ عطاء الحق بن مولوی فیاض الحق صاحب مرحوم (ٹونکی)"

نیز یہ شعر بھی کسی دوسرے خط سے لکھا ہوا ہے:۔

من ترک القرآن ضلّ سعیہٗ ❖ وہل یترک القرآن من کان مومناً

ابتدا:—— الحمد للہ الذی انزل القرآن شفاء لما فی الصدور واخرج بہ عبادہ من الظلمات الی النور الخ۔

اختتام:—— بل اذا کان المعنی الموجب للنہی فی سلب العقد او فی ۔ ۔ ۔ ۔ وانہ یصح عطفہ علی قولہ ان انخلع تمت تمت۔

ترقیمہ:—— درج نہیں۔

حوالہ:—— عرشی 1/244 انڈیا آفس لائبریری 40/1122

پٹنہ —————— 22/80

(١٧٦) عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی (189)

علی تفسیر البیضاوی

شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر الخفاجی

(المتوفی سنۃ ۱۰۶۹ھ / ۱۶۵۸ء)

اوراق ۴۳۸ سائز ۲۰×۳۰ سطور ۲۳

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۱ھ / ۱۷ء

خط ______ نسخ

محشی نے علوم اپنے ماموں ابوبکر الشنوانی اور شیخ الاسلام محمد الرملی، نورالدین علی زیادی اور خاتم الحفاظ براہیم العلقمی سے پڑھے، والد کے ساتھ حرمین شریفین کا سفر کیا اور وہاں بھی علوم حاصل کئے، قسطنطنیہ کا سفر کیا، خلاصۃ الاثر میں آپ کی بہت تعریف لکھی ہے، رمضان ۱۰۶۹ھ / ۱۶۵۸ء میں انتقال ہوا۔ (فوائد بہیۃ صفہ ۲۴۲)

مقدمہ میں اس حاشیہ کا اصل نام بیان کرنے کے بعد محشی نے تفسیر بیضاوی کے اصل مصنف کے کچھ حالات بیان کئے ہیں، اور ان کے سنہ وفات میں جو اختلاف ہے اس کا بھی اظہار کیا ہے، یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ ان کا انتقال ۷۱۹ھ / ۱۳۱۹ء میں ہوا ہے اور یہی صحیح ہے، حاجی خلیفہ نے اس حاشیہ کا ذکر نہیں کیا، مصر وغیرہ سے طبع ہو چکا ہے۔

تفسیر بیضاوی کے یہ حاشیہ محشی کے نام پر خفاجی حاشیہ بیضاوی کے نام سے متعارف ہے۔

پیش نظر نسخہ اس حاشیہ کا ایک قدیم نسخہ ہے، لیکن صرف ابتدائی حصہ ہے جو ابتداء سے شروع ہو کر نصف پارۂ دوم تک ہے۔

اس نسخہ میں دوسری اہم خوبی یہ ہے کہ محشی نے متن میں جہاں جہاں "قیل" وغیرہ لکھ کر دوسرے حضرات کے اقوال نقل کئے ہیں، حاشیہ پر ان قائلین کے ناموں کی صراحت کر دی گئی ہے، جیسے میر بادشاہ

لیثی، گازرونی، عصام، خسرو، سیوطی، ابن کمال، سعد، سید، طیبی، حفید، صبغۃ اللہ، شیخ زادہ غزالی، ابن کمال وغیرہ، نسخہ بڑا نادر ہے، آخر سے ناقص ہونے کی وجہ سے کاتب وغیرہ کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

ابتدا: — یا مفیض البرکات ومنزل الآیات البینات افتح عیون بصائرنا بمشاہدۃ انوارک۔ الخ۔

اختتام: — وہو وعید لفرق الاول ووعد للثانی واللہ اعلم۔

ترقیمہ: — تم تم من کفایۃ الراضی بحمد اللہ وعونہ وحسن توفیقہ۔

حوالہ: — اسٹوری: 11، 41/1124 براک: 1/417

(١٧٧) الحاشیۃ علی البیضاوی (181)

محمد یعقوب البنانی لاہوری متوفی ١٠٩٨ھ/١٦٨٦ء

اوراق ٣٠٤ **سائز** ٢٢×٢٣ **سطور** ٢٥

کاتب محمد اسحاق در دہلی **تاریخ کتابت** سنۃ ١٢٧٣ھ/١٨٥٦ء

خط — نستعلیق

یہ بھی تفسیر بیضاوی کے مشہور حواشی میں سے ہے، اس حاشیہ کے مرتب شاہجہاں اور عالمگیر دور کے ایک مشہور ہندوستانی عالم ہیں، فقہ حدیث اور فنون حکمیہ میں بڑے ماہر تھے، لاہور میں پیدا ہوئے، اساتذہ وقت سے علوم حاصل کیے، شاہجہاں نے آپ کو اپنے لشکر میں "میر عدل" بنا رکھا تھا، مدرسہ شاہجہانی میں درس دیا کرتے تھے، صاحب تصانیف کثیرہ ہیں، دہلی میں انتقال ہوا مرأت آفتاب نما، مرآۃ العالم اور الافق المبین میں آپ کے حالات مذکور ہیں، ١٠٩٨ھ/١٦٨٦ء میں انتقال ہوا۔ (نزہۃ الخواطر جلد ٥ صفحہ ٤٣٩)

پیش نظر نسخہ حنائی کاغذ پر صاف کاغذ پر لکھا ہوا ہے، قدرے کرم خوردہ ہے، نسخہ مکمل ہے۔

ابتدا:—— یقول العبد الضعیف الفقیر الی الفضل الربانی محمد یعقوب البنانی قولہ الحمد للہ الذی الخ فیہ اقتباس لطیف مما ہو مفتتح سورۃ الفرقان۔ الخ

اختتام { ناصر الناصرین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ خلقنی مجاناً، ورزقنی مجاناً واغفرلی مجاناً۔

ترقیمہ:—— بتاریخ ہفدہم ماہ صفر المظفر روز شنبہ ۱۲۳۰ ہجری سنہ در شہر شاہجہاں آباد در عہد ابوظفر سراج محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی سنہ ۲۰ خلد اللہ ملکہ وسلطانہ بدست عاصی محمد اسحاق عفی عنہ تحریر یافت۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم ❖ زانکہ من بندۂ گنہگارم
خدایا بجشائی ایں ہر سہ را ❖ مصنف نویسندہ خوانندہ را

حوالہ:—— فہرست دیوبند 1/41

---

(۱۷۸) شرح ابیات تفسیر البیضاوی (1998/3)

(نامعلوم)

اوراق ۴۰ **سائز** ۱۰×۲۳ **سطور** ۱۸

کاتب × **تاریخ کتابت** صدی ۱۲ ہجری

خط—————— نستعلیق

شارح کا نام معلوم نہیں ہو سکا، تفسیر بیضاوی میں جو اشعار بطور استشہاد لائے گئے ہیں کسی عالم نے ان اشعار کی شرح کی ہے اور ساتھ ہی ساتھ وجہ استشہاد کی بھی وضاحت کی ہے۔

پیش نظر نسخہ اسی شرح کا ایک نسخہ ہے جو بغیر کسی مقدمہ اور پیش لفظ کے شروع کر دیا ہے
ختم کے نوٹ سے یہ ضرور اندازہ ہوتا ہے کہ اسکے کاتب رحم اللہ ہیں، چند کتابیں اس میں مزید
شامل ہیں، اول میں مہر مولوی عبدالحق ۱۲۵۹ صاحب ٹونکی اور مہر "محمد سیف الدین" ثبت ہیں، اس
میں سنہ ۱۲۵۹ کندہ ہے،

ابتدا :——— واللہ اسمالے سمی مبارگاہ آثرابے اللہ بہ ایشارنے
استشہد بہ علی مجی سمی کہدی لغۃ فی الاسم وفیہ نظر لجواز ان یکون"

اختتام :——"فیہ تنبیہ علی وجہ الانکار مع ادماج ان الانکار ہو المنکر وان طلب..."
أبشفیلے بنا ام ترکت بدا الکا ÷ وکانت قنوکا للرجال کذالکا

ترقیمہ :———"تمت شرح ابیات البیضاوی، رحیم اللہ"

(۱۷۹) التبیان فی تفسیر القرآن (160)

(از سورۃ الفاتحہ تا سورۃ الحج)

خضر بن عبد الرحمٰن الازدی المتوفی ۷۷۳ھ / ۱۳۷۱ء

اوراق ۳۶۰ سائز ۲۳×۳۲ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ھ / ۱۸ء خط - نسخ

قرآن مجید کی مختصر تفسیر ہے، مصنف کے حالات مزید معلوم نہیں ہو سکے پیش نظر نسخہ خوشخط لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے، کاغذ حنائی وسفید باریک مجدول شنجرفی و سیاہی اسی وجہ سے کاتب و تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا، قریب ہی زمانہ کا لکھا ہوا نسخہ ہے، ابتدا میں بھی کوئی مقدمہ وغیرہ نہیں ہے -

ابتدا :- بسم اللہ ای متبرکا متلبیا باسم مسمی ھذا الموضوع لذات جامع -

اختتام :- "فذلک قول اللہ اولئک ہم الوارثون، ہم فیہا خالدون"

ترقیمہ :- درج نہیں -

حوالہ :- حاجی خلیفہ ——— مخطوطہ ——— ص ۱۳۷

(۱۸۰) مدارک التنزیل وحقائق التاویل (230)

حافظ الدین ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی الحنفی

المتوفی ۷۱۰ھ / ۱۳۱۰ء

اوراق ۲۹۳ سائز ۱۷×۲۸ سطور ۲۳

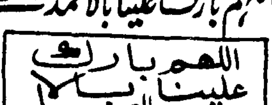
کاتب × تاریخ کتابت صدی ۹ھ / ۱۵ء

خط ــــــــــ دلوی

مشہور تفسیر ہے اور ہر دور میں درس میں داخل رہی ہے تفسیر کی ترتیب میں تفسیر کشاف کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس کے مرتب حافظ الدین النسفی اپنے فن کے امام کامل تھے۔ صاحبِ تصانیف کثیرہ ہیں۔ کنز الدقائق، کافی شرح وافی، منظومۃ النسفی وغیرہ ان کی تصانیف میں سے ہیں۔ سنہ ۷۱۰ھ / ۱۳۱۰ء میں بغداد میں انتقال ہوا۔ سنہ وفات میں قدرے اختلاف بھی ہے۔

(الفوائد البہیہ صفحہ ۱۰۱)

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کا قدیم نسخہ ہے۔ جو شاہی کتب خانوں میں بھی رہا ہے۔ کاغذ سفید، دبیز قدیم قدرے چٹ زدہ و آب رسیدہ خط، خط نسخ دلوی۔ یہ جلد ابتدائی دس پاروں پر مشتمل ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی اوّل و آخر میں ایک مہر "اللہم بارک علینا بالاحمد العلے" ثبت ہے، مہر کا سنہ پڑھنے میں نہیں آتا۔ آخر میں اس کے ساتھ یہ عبارت بھی درج ہے۔ "مالک ہذا الکتاب صاحب المہر"



اس کے علاوہ آخر میں سنہ ۹۴۴ھ / ۱۵۳۷ء و ۱۰۶۴ھ / ۱۶۵۳ء کی عبارتیں تحویلداروں کی بہ تفصیل ذیل ثبت ہیں۔

۱ "صح العرض مورخاً ماہ ربیع الاول سنہ ۹۴۴" ـــــ "سنہ ۱۰۶۴"

۲ "تفسیر مدارک خط دلوی جلد کاغذ .... جمع کتب خانہ خاص مورخاً ...."

اول میں ایک نوٹ ملکیت کے سلسلہ کا اس طرح درج ہے۔

"مالک الکتاب مولوی احمد علی بن مولوی یار قاری نقشبندی بن مولوی محمد علی بن مولانا حاجی عبداللہ القاری من اولاد سید شاہ حسین الحسینی"۔

شاید یہ احمد علی وہی ہوں جن کی مذکورہ بالا مہر ثبت ہے۔ یہی مہر لوح کتاب پر بھی ثبت ہے، قدرے محشی بھی ہے۔

ابتداء:- الحمد للہ المنزہ بذاتہ عن اشارۃ الادہام۔ الخ۔

اختتام:- "بالانتظام فی جملۃ الخوالف وطبع اللہ .... فہم لا یعلمون یعتذرون"

ترقیمہ:- ناقص ہونے کی وجہ سے درج نہیں۔

حوالہ:- آئی وینیو P-33 ۔ انڈیا آفس لائبریری II / 45

(204) عیون التفاسیر (۱۸۱)

(نصف اول)

(از ابتداء تا سورۃ بنی اسرائیل)

الشیخ شہاب الدین احمد بن محمود السیواسی المتوفی ۸۰۳ھ

اوراق۔ ۲۷۹ سائز ۱۸×۲۶ سطور۔ ۲۵

کاتب۔ قاضی داؤد بن مومن تاریخ کتابت۔ ۹ ذی الحجہ ۸۹۵ھ

خط۔ ــــــــــ نسخ

قرآن مجید کی مفصل تفسیر ہے۔ اور دو جلدوں میں ہے پہلی جلد زیادہ قدیم ہے، مرتب کے قریب زمانہ کا نسخہ ہے۔ جیسا کہ ترقیمہ سے ظاہر ہے۔ اس کے مرتب عرب ممالک کی طرف کے رہنے والے ہیں اور یہ نسخہ بھی اسی علاقہ کا لکھا ہوا ہے اور مصنف سے بہت قریب زمانہ کا ہے ـــــ مصنف کے مزید حالات نہ مل سکے۔

یہ نسخہ تفسیر ہذا کی جلد اول ہے۔ کاغذ حنائی، سفید دبیز غیر مجدول۔ اول سے آخر تک قدرے محشی

ملکیت کی کچھ تحریریں بھی درج ہیں۔ یہ جلد چونکہ ۸۷۵ھ کی لکھی ہوئی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف کے کچھ بعد کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔

ابتداء: الحمدللہ الذی انزل القرآن کلاما فیما لا یحوم حولہ عوج وجعلہ کتابا محکماً۔ الخ

اختتام: "وکبرہ تکبیراً ای بالغ فی تعظیمہ علی قدر معرفتک .... اذا فصح من نبی عبدالمطلب ای جا دنی الکلام وصلی اللہ .... ولرسولہ افضل السلام"

ترقیمہ: "قد وقع الفراغ من تحریر ہذہ النسخۃ المیمونۃ علی یدی عبد الضعیف المذنب المحتاج الراجی الی رحمۃ الوہاب داؤد بن مومن حاجی غفراللہ لہما ولکافۃ المسلمین اجمعین فی وقت العصر یوم العرفۃ من الشہر المبارک ذی الحجۃ سنۃ سبعین وثمانمائۃ"

حوالہ: حاجی خلیفہ ــ مخطوطہ ــ ورق ۴۳۵

(۱۸۲) ایضاً (205)

(نصف آخر)

(از سورۃ الکہف تا آخر)

اوراق ۔ ۳۰۶ **سائز** ۔ ۱۸×۲۶ **سطور** ۔ ۲۹

کاتب خضر بن موسیٰ ایدینی **تاریخ کتابت** ۔ ذلیقعدہ ۹۰۶ھ / ۱۵۰۰ء

خط ــــــ نسخ

اس تفسیر کی دوسری جلد ہے۔ نصفِ آخر پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد کے مقابلہ میں یہ جلد بعد کے دور کی لکھی ہوئی ہے، باقی تفصیلات سابق کے مطابق۔

یہ جلد ــــــ جو دوسرے کاتب کے قلم سے ہے۔ جو سورۃ الکہف سے آخر قرآن تک ہے۔ کاغذ ختائی، سفید، دبیز غیر مجدول، خط نسخ ہے یہ جلد بھی اول سے آخر تک قدرے محشی ہے۔ اور ہر ورق کے درمیان ایک زرد سادہ کاغذ بغرض حفاظت شامل کیا گیا ہے۔

اس جلد پر بھی جلد اول کی طرح عرب ممالک کی طرف کے کچھ نوٹ ملکیت وغیرہ کے دیے ہوئے ہیں۔

ابتداء:- سورة الکهف مکیة بسم اللہ ...... الحمد تلقین من اللہ لعباده کیف یحمدونه۔ الخ۔

اختتام:- "سألت من محمد بن المنکدر عن المعوذتین ای من کتاب اللہ تعالیٰ قال من لم یزعم انہما من کتاب اللہ تعالیٰ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین"۔

ترقیمہ:- "قد وقع الفراغ من الجلد الآخر من تفسیر شیخ شہاب الدین علی ید اضعف العباد خضر بن موسیٰ الایدینی غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ ولجمیع المومنین والمومنات من شہر ذی القعدہ من شہور سنہ ست وتسعمائۃ سنہ ۹۰۶ھ (۱۵۰۰ء) واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب"۔

تبصیر الرحمن وتیسیر المنان لبعض

(۱۸۳) مایشیر الی اعجاز القرآن (153)

(تفسیر رحمانی یا تفسیر مہائمی)

(جلد اول)

فقیہ ابو الحسن علی بن احمد بن ابراہیم بن اسمٰعیل مشہور بہ مخدوم مہائمی

المتوفی ۸۳۵ھ / ۱۴۳۲ء

اوراق۔ ۳۳۳ سائز۔ ۱۷×۳۰ سطور۔ ۱۹

کاتب۔ × تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری / ۱۸ عیسوی

خط ــــــــــــ نسخ

تفسیر ہذا فصیح عربی زبان میں ہے۔ اور اس میں علمی لطائف اور آیات کے باہمی ربط پر خاص توجہ

کی گئی ہے۔ مصر سے طبع ہو چکی ہے۔ اس کے مرتب ملا علی مہائمی اپنے دور کے بڑے عالم اور ہندوستان کے مشہور فضلاء اور عارفین میں سے تھے۔ انکی متعدد تصانیف ہیں۔ جو بڑی معتبر شمار ہوتی ہیں۔ عوارف المعارف اور فصوص الحکم کی شرح بھی لکھی ہے۔ ۸۳۵ھ ۱۴۳۲ء میں مہائم میں ہی انتقال ہوا۔ قوم نوائت میں سے ہیں۔ (تذکرہ علماء ہند صفحہ ۳۵۰)

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کا ایک قدیم نسخہ ہے جس کی یہ جلد اول ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسکی دوسری جلد زیادہ قدیم ہے۔ یہ جلد گیارہویں بارہویں صدی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کا ورق اول بھی ناقص ہے۔ آخر سے بھی ناقص ہونے کی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کی تفصیل معلوم نہیں ہوتی۔ خوشخط بطرز نسخ، متن قرآن شنجرفی ہے اور تفسیر سیاہ۔ ابتدا میں نواب محمد علی خاں صاحب کے داروغہ کتب خانہ کا ایک نوٹ دیا ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نسخہ مولانا حیدر علی صاحب مرحوم کے کتب خانہ سے خریدا گیا ہے۔

ابتداء میں مولوی محمود حسن خانصاحب ٹونکی کے قلم سے کتاب کا نام اور مصنف کا نام لکھا ہوا ہے۔ یہ نسخہ ابتداء سے بقدر دو ورق اور آخر سے بقدر پنج ورق ناقص ہے۔

ابتداء: سموم السئیہ المہلکات والمسک الاذفر من معرفۃ الاحکام الفرعیۃ الناشرہ۔ الخ

اختتام: ونسی مع تذکیرہا ماقدمت یداہ من حرف نعمہ الی غیرہا اعطاہا من اجلہ و ربما قدمت یداہ مات دمنافی النعم"

ترقیمہ: ناقص ہونے کی وجہ سے ترقیمہ درج نہیں۔

حوالہ: اسٹوری۔ II, 52, 53/1142 پٹنہ۔ 1/214

(154) **ایضاً** (۱۸۴)

(جلد دوم)

اوراق۔ ۴۴۳ سائز۔ ۱۴×۲۵ سطور۔ ۲۱

کاتب ۔ " تاریخ کتابت ۔ صدی ۱۰ ہجری

خط ۔ ـــــــــــــ نسخ ۱۶

اس تفسیر کی دوسری جلد ہے ۔ جو سورۂ مریم سے شروع ہو کر آخر تک ہے لیکن ورق آخر ناقص ہونے کی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلتا ۔ لیکن یہ نسخہ جلد اول کے مقابلہ میں قدیم ہے ۔ کاغذ اور کتابت سے اندازہ ہوتا ہے کہ دسویں صدی ہجری کا لکھا ہوا ہے ۔

اول میں ایک مہر اقتدار خاں کی ثبت ہے [اقتدار خاں ۱۱۶۹] جس میں ۱۱۶۹ھ کندہ ہے ۔

اور ایک دوسری مہر ۱۱۸۰ھ کی ثبت ہے جس کا کچھ حصہ ما یقرأ ہے ۔ [الدولہ بہادر ۱۱۸۰ ......]

اسی طرح ایک نوٹ ایک گوشہ میں اس طرح درج ہے ۔

تاریخ مصنف

صنفہ بنفسہ مخدوم دین ودنیا "
۸۲۵

اسی طرح ورق اول پر ایک مفید نوٹ تصنیف اور مصنف کے سلسلہ میں دیا ہوا ہے ۔ نوٹ طویل ہے لیکن افادیت کی غرض سے درج کیا جاتا ہے ۔

" ہذا التفسیر المشہور بتفسیر الرحمانی ۔ وہو الجلد الثانی من تبصیر الرحمن وتیسیر المنان لمولانا وسیدنا واستاذنا الفاضل العلامہ والنحریر الفہامہ ناصر السلف ومقتدی الخلف الفقیہ المحقق والحکیم المدقق ...... الاجل مولانا الفقیہ علی المہائمی ...... وصحبہ اجمعین ۔ والمہائم قریۃ من قری بندر المنبی (بمبئی) الواقع فی ملک للکوکن من مضافات الدھکن قد انعم اللہ سبحانہ علی المذنب المقر الراجی عفو ربہ الکریم الجواد الغنی عبدالرحیم بن جمال اللہ بن شیخ لاد محمد بن شیخ پیکجیو بن شیخ خاب بن شیخ الاولیا ۔ وعمدتہم شیخ علی نبیا اللہ الہاشمی من نبیا یر مہبرہ الشامی اللہم .... فی ملکہ وارزقہ مطالعتہ وافتح علیہ فہمہ وہب حال اہل الحقایق ومقامہم انک انت المجیب "

(خلاصہ) یہ کسی مالک کتاب کا نوٹ ہے ۔ جو قدیم زمانہ میں ان کی ملکیت میں آنے کے بعد کتاب کے ورق اول پر دیا گیا ۔ اس میں انہوں نے اپنا نام عبدالرحیم بن جمال اللہ بن

شیخ لاد محمد ...... ظاہر کیا ہے، مصنف اور تصنیف کا ذکر کیا ہے مہائم کے لئے لکھا ہے کہ بندرگاہ بمبئی کے قریوں میں سے ایک قریہ ہے۔ بمبئی کا اصل نام منبعی لکھا ہے، جو اس کا اصل نام ہے اور اس کی وجہ تسمیہ بھی ہے۔

ابتداء:۔ سورۃ مریم سمیت بہالان قصتہا بشیر الی ان من اعز من اہلہ لعبادۃ اللہ۔ الخ۔

اختتام:۔ وہذا الخناس اما من الجنۃ وہی الاجسام الناریۃ واما المخیلۃ من الناس۔ تم واللہ الموفق .... فللہ الحمد علی کل حرف حملا لاانتہی الی طرف والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ سید انبیائہ واصفیائہ ....

(155) ایضاً (۱۸۵)

(نصفِ اول)

اوراق۔ ۲۴۴ **سائز**۔ ۱۶ × ۲۳ **سطور**۔ ۲۱

کاتب۔ الشیخ محی الدین بن عبد الملک **تاریخ کتابت** صدی ۱۱ ہجری / ۱۶ ع

خط۔ نسخ

اسی تفسیر کا نصف اول ہے۔ سفید دبیز غیر مجدول کاغذ پر لکھا ہوا قدیم نسخہ ہے۔ قدرے کرم خوردہ اور چپٹ زدہ بھی ہے۔ اول وآخر سے کافی مرمت شدہ۔ کاتب نے اگرچہ تاریخ کتابت نہیں لکھی لیکن کاغذ اور سیاہی سے اندازہ ہوتا ہے کہ نسخہ ہذا گیارہویں صدی کا لکھا ہوا ضرور ہے۔

ابتداء:۔ الحمد للہ الذی انار بکلامہ قلوب اولی الالباب لیبصروا بہ مع عقولہم طریق الصواب۔ الخ۔

اختتام:۔ ولا یشرک بعبادۃ ربہ فی باب الاعمال والعلوم والاخلاق احداً من المدح و تحصل المال والجاہ فافہم واللہ الہم فوتہ والملہم .... برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ترقیمہ:۔ کاتب الحروف فقیر الحقیر شیخ محی الدین ولد عبدالملک غفراللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات برحمتک یا ارحم الراحمین۔ تم۔

(۱۸۶) تفسیر الجلالین (178)

(مطلی)

جلال الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن محمد المحلی الشافعی المتوفی ۸۶۴ھ / ۱۴۵۹ء

و

جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء

اوراق۔ ۴۹۳ سائز۔ ۱۸×۲۷ سطور۔ ۱۸

کاتب۔ حافظ غلام نبی خاں تاریخ کتابت۔ ۱۲۵۹ھ / ۱۸۴۳ء

خط ــــــــــــ نسخ

مشہور مختصر تفاسیر میں سے ہے۔ اور دو عالموں کی کوشش اور محنت کا نتیجہ ہے۔ اور ہر دور ... مروج و داخلِ نصاب رہی ہے۔ نصف اول کے مرتب علامہ محلی ہیں اور نصف آخر ... در سورۂ فاتحہ کے مرتب علامہ السیوطی ہیں۔

علامہ سیوطی کے حالات صفحہ ۲۴ پر گذر چکے۔

مولانا جلال الدین المحلی، ابن حجر العسقلانی کے شاگرد ہیں، ذکی الطبع ــ اور صاحب کرامات تھے۔

محل مصر میں ایک مقام کا نام تھا، اس کی طرف منسوب ہیں، سورۂ کہف سے آخر قرآن تک تفسیر کا حصہ ان ہی کا مرتبہ ہے۔ ۸۶۴ھ / ۱۴۶۲ء میں انتقال ہوا۔

پیش نظر نسخہ خانی کا نظم مجدول طلائی و آبی پر خوشخط بخط نسخ لکھا ہوا ہے۔ لوح کتاب پر کچھ کچھ مینا کاری ہو رہی ہے۔ حاشیہ پر رکوع و نصف و ربع وغیرہ کے دائرے طلائی بنائے گئے ہیں۔ ابتداء میں قدرے محشی بھی ہے۔

اول میں ایک نوٹ نواب محمد علی خاں کے کتب خانہ کی جانب سے دیا ہوا ہے۔

"جلالین آوردہ صاحبزادہ نورالدین خاں ابن صاحبزادہ عبداللہ خاں صاحب مرحوم"

آخر میں سید عبداللہ صاحب بن سید بہادر علی صاحب گنگوہی کی جانب سے جلالین کی تصنیف کا پورا قصہ بھی درج ہے۔ غالباً منقول عنہ نسخہ میں یہ عبارت ہوگی اس لئے کاتب نے وہ حصہ اس نسخہ میں نقل کر دیا ہے۔

ابتداء: قال الشیخ الامام...... سورة الفاتحہ مکیۃ سبع آیات بالبسملۃ ان کانت منہا والسابعۃ صراط الذین الخ۔ وان لم یکن فالسابعۃ ما قیل ایاک نعبد مناسبا لہ الخ۔

اختتام: ثم تصل وتستہم الی القلب وتثبت فیہ بالطریق المودی الی ذلک واللہ تعالیٰ اعلم...... وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

ترقیمہ مصنف: قال مولفہ عامل اللہ بلطفہ فرغت من تالیفہ یوم الاحد عاشر شوال سنۃ سبعین وثمانمائۃ وکان الابتداء فیہ یوم الاربعاء مستہل رمضان من السنۃ المذکورۃ وفرغ من مبیضہ یوم الاربعاء سادس صفر سنۃ احدیٰ وسبعین ثمانمائۃ"

ترقیمہ کاتب: تمت تمام شد کتاب جلالین من تصنیف.. بخط بدخط احقر العباد حافظ محمد خاں ولد غلام نبی خاں مرحوم فی التاریخ اربع فی شہر رجب المرجب فی یوم الثلاث سنۃ الف ومائتین وخمسین وتسع فی ہجرۃ النبی صلعم اللہم اغفر لکاتبہ وقارئہ وسامعہ وناظرہ ومشتاقہ وجمیع المسلمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

حوالہ: حاجی خلیفہ۔ II / 3251 براک۔ II / 145
پٹنہ۔ 19 / 88

(179) ایضاً (۲۰۰)

"

اوراق۔ ۳۵۲ سائز ۱۸×۲۰ سطور۔ ۲۱
کاتب ۔۔۔ خط ۔۔۔۔۔۔ نسخ
تاریخ کتابت ۔۔۔۔۔۔ قبل از ۸۹۸ھ / ۱۴۹۲ء

پیش نظر نسخہ بھی تفسیر جلالین کا ایک قدیم اور کئی اعتبار سے کافی اہم نسخہ ہے۔ کاغذ سفید دبیز مجدول شجرفی و آبی خط نسخ شکستہ۔ اس نسخہ پر اگرچہ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ لیکن اول سے آخر تک جو حواشی چڑھے ہوئے ہیں ان میں اکثر حاشیوں پر محشی کی حیثیت سے "جامی" لکھا ہوا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاید یہ نسخہ جلال الدین السیوطی کی حیات میں لکھا گیا۔ اور مولانا عبدالرحمٰن جامی کے قلم سے حواشی چڑھے ہوئے ہیں۔

ورق اول پر نوٹ ہے۔

"ملک الشیخ الملا عبدالرحمٰن بن احمد الجامی الکردی ثم المدنی عفی عنہ"

اس کے بعد نوٹ ہے۔

"ثم صار بطریق الارث الشرعی من خاصتہ ولدہ الفقیر.........احمد بن زین العابدین الجامی عفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمن نظر فیہ من المسلمین وقال آمین"

اس کے بعد نوٹ ہے۔

"مالک ہذا الکتاب مولانا عبدالحق صاحب مرحوم طاب اللہ سراہ وجعل الجنۃ مثواہ آمین"

اس نوٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ سفر حرمین میں مولوی عبدالحق صاحب ٹونکی نے خریدا۔ اور اس طرح اُن کے کتب خانہ میں داخل ہو کر یہاں اس ذخیرے میں شامل ہوا۔

نصف اول و نصف آخر دونوں کے اختتام پر کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں

نصف اول کے اختتام پر محشی نحشی اور مقابلہ کرنے کا نوٹ اس طرح دیا ہے۔

"الحمد للہ رب العالمین علی تکملۃ مقابلۃ النصف الاول بتأمل ومطالعۃ وکتب بعض الحواشی علی ید مالکہ المدعو تارۃ لعبد الرحمٰن الجامی وتارۃ بملا جامی الکردی بن احمد بن عبد اللہ بن حسین بن علی العشور زدی ولایۃ والعالانی عشیرۃ دابتینوشی قریۃ والمدنی توطناً"

آخر میں مقابلہ کا نوٹ اس طرح درج ہے۔

"بلغ مقابلۃ .... حسب الطاقۃ بلغ فی شوال سنۃ ...... للہ الحمد"

اس عبارت کے ساتھ سنہ مقطوع ہونے کی وجہ سے پڑھا نہیں جاتا۔ البتہ ورق ۱۵۴ پر بھی مقابلہ کا اسی طرح کا ایک نوٹ درج ہے۔ جس میں ۱۱۸۳ھ / ۱۷۶۹ء تحریر ہے۔ اصل عبارت اس طرح ہے۔

"بلغ ھ الجزء الخامس عشر بلغ قرارۃ فی شعبان ۱۱۸۳ھ"

اس سنہ سے اور مذکورہ بالا نوٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مولانا عبد الرحمٰن جامی جو اس کے مالک بھی رہے ہیں اور محشی بھی ہیں وہ اسی دور کے کوئی عالم ہیں۔

ابتداء: الحمد للہ حمداً موافیا النعم ومکافیا لمزیدہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وجنودہ، ہذا ما اشدت الیہ حاجۃ الراغبین فی تکملۃ تفسیر القرآن الکریم۔ الخ۔

اختتام: من الجنۃ والناس بیان للشیطان .... ثم تصل وسوستہم الی القلب وتثبت فیہ بالطریق المؤدی الی ذلک واللہ تعالےٰ اعلم۔ سورۃ الفاتحہ .... ولا الضالین وہم النصاری ونکتۃ البدل افادت ان المہتدین لیسوا یہوداً و لا نصاری واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترقیمہ: ترقیمہ تو درج نہیں۔ البتہ آخر میں کچھ دعائیہ سطریں دوسرے خط میں لکھی ہوئی ہیں۔ چونکہ ان میں کوئی نام یا تاریخ وغیرہ نہیں ہے اس لئے اسے یہاں نقل نہیں کیا گیا۔ اسی طرح نصف اول کے آخر میں ورق ۱۶۲ پر مولانا عبد الرحمن جامی کا ترقیمہ محشی نے نقل کیا ہے یہ ترقیمہ بھی چونکہ سابق نسخہ میں نقل کر دیا گیا۔ اس لئے یہاں اس کی تکرار نہیں کی گئی۔

(۱۸۸) ایضاً (2670 JH)

اوراق۔ ۴۰۰ سائز۔ ۱۳.۵×۲۵ سطور۔ ۲۱

کاتب ــــ × ــــ خط ــــــــ نسخ

تاریخ کتابت ـــــــــ صدی ۱۱ ہجری / ۱۷ ع

پیش نظر نسخہ اسی تفسیر کا ایک نسخہ ہے۔ کاغذ سفید غیر مجدول پر لکھا ہوا ہے۔ لیکن کافی کرم خوردہ ہے۔ اول سے آخر تک محشی بھی ہے۔ نسخہ مکمل ہے لیکن کچھ اوراق مقدم موخر ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ورق اول کے بعد دوسرا ورق پارہ سیقول کا شامل ہے۔ نصف اول یا نصف آخر کے بعد کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی لیکن اختتام پر ایک مہر ثبت ہے جس کا زیریں نصف حصہ محفوظ اور ما تقرار ہے۔ (العبد المفتقر الی عو ۱۱۱۳)

یہ مہر بالکل صاف ہے اور اس میں ۱۱۱۳ھ بالکل واضح ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ اس سے پہلے ہی کا لکھا ہوا ہے۔

ابتداء ۔ / اختتام ۔ } ـــــــ مطابق سابق

(۱۸۹) تکملۃ تفسیر الجلالین (217/2)

اوراق۔ ۳۴ سائز۔ ۱۳×۲۳ سطور۔ ۱۸

کاتب۔ غلام کبریا خط۔ ــــــــ شفیعہ

تاریخ کتابت ـــــــــ ۱۲۵۲ھ / ۱۸۳۶ع

یہ حصہ تفسیر جلالین کا کوئی مستقل تکملہ نہیں ہے۔ بلکہ تفسیر جلالین کے ابتدائی چند اوراق ہیں۔ اس کے بعد مختلف سورتوں میں سے کچھ کچھ حصہ ہے۔ آخر میں کتاب تیسیر الوصول وغیرہ سے کچھ احادیث نقل کی گئی ہیں۔ اس لیے یہ مستقل تصنیف نہیں ہے۔

ابتداء: الحمد للہ حمداً موافیا النعم ومکافیا المزید والصلوٰۃ والسلام۔ الخ۔

اختتام: "از کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول مرقوم شد عن انس ان رسول اللہ صلعم .... عن ابی بن کعبؓ ان رسول اللہ قرء قد بلغت من لدنی عذرا المثقلۃ وعنہ۔۔"

(۱۹۰) الجمالین للجلالین (۱۸۰)

نور الدین علی بن سلطان محمد القاری الہروی

المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۶ء

اوراق۔ ۲۸۰ سائز۔ ۲۳×۳۳ سطور۔ ۲۱

کاتب۔ حافظ عزیز الرحمٰن خان ٹونکی خط — نسخ

تاریخ کتابت۔ ۱۱ ربیع الاول ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۸ء

تفسیر جلالین کا مشہور حاشیہ ہے۔ جو ملا علی قاری کا مرتبہ ہے محشی کے حالات صفحہ ۲۸ پر گذر چکے۔

پیش نظر نسخہ اس حاشیہ کا ایک خوشخط نسخہ ہے۔ سفید دبیز غیر مجدول کاغذ پر لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے۔ کاتب نے اگرچہ تاریخ کتابت نہیں لکھی لیکن نصف اول کے آخر میں صفحہ ۲۸۰ پر تاریخ کتابت ۱۱ ربیع الاول ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۸ء لکھی ہے۔ نسخہ ہذا ٹونک ہی کا لکھا ہوا ہے۔ اور اس کے کاتب ٹونک کے مشہور خوشنویس مولوی عزیز الرحمٰن صاحب ہیں۔ کتاب طبع ہو چکی ہے۔

ابتداء: الحمد للہ ذی الجلال والجمال والکمال والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ نخبۃ ارباب الحوال۔ الخ۔

اختتام :- ویجوز قصرہ ومنہ قول الشاطبی۔

امین وامنا للامین لیسیرہا ✿ وان عثرت فہوالامون تحملا

ترقیمہ مصنف :- "قد وقع الفراغ من تسویدہ بعون اللہ وتائیدہ آخر یوم الجمعۃ من اواخر ذی الحجۃ الحرام آخر عام اربع بعد الالف من ہجرۃ سید الانام.............علی ید مولفہ المفتقرالی رحمۃ ربہ الغنی علی بن سلطان محمد الہروی القاری بالحرم المحترم المکی عاماہما اللہ......اولاً وآخراً"

ترقیمہ کاتب :- "کاتب الحروف حافظ عزیز الرحمٰن غفرلہ الرحمٰن الحال سکنہٗ ٹونک قدیم باشندہ دارالسرور رامپور"

حوالہ :- عرشی 67-266/1 ۔ براک 2/145

(۱۹۱) الکمالین للجلالین (222)

سلام اللہ بن شیخ الاسلام بن فخرالدین الدہلوی الرامپوری

المتوفی ۱۲۲۹ھ / ۱۸۱۳ء

اوراق۔ ۶۳۹ سائز۔ ۱۷×۳۰ سطور۔ ۱۹

کاتب۔ حافظ فخراللہ قادری خط۔ نسخ

تاریخ کتابت۔ ۱۲۴۵ھ / ۱۸۲۹ء

تفسیر جلالین کا دوسرا حاشیہ ہے۔ جس کے مرتب دوسرے ہندوستانی عالم الشیخ سلام اللہ رامپوری ہیں۔

شیخ سلام اللہ صاحب مولوی عبدالحق صاحب محدث دہلوی کی اولاد میں سے ہیں۔ نواب فیض اللہ خاں کے دور میں رامپور چلے گئے۔ تذکرہ کاملان رامپور میں ان کے مفصل حالات درج ہیں۔ متعدد تصانیف بھی ہیں۔ جمادی الاخری ۱۲۲۹ھ / ۱۸۱۳ء یا ۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۷ء میں انتقال ہوا۔

(نزہۃ الخواطر جلد ۷ صفحہ ۲۰۱)

کاغذ سفید دبیز مجدول شنجرفی و آبی، خوشخط بخط نسخ ۱۲۴۵ھ/۱۸۲۹ء میں یہ نسخہ مولانا خلیل الرحمن صاحب ٹونکی کے لئے ٹونک میں لکھا گیا۔ ورق اول پر ایک مہر حکیم عبد العلی صاحب پسر مولانا خلیل الرحمن صاحب کی بھی ثبت ہے۔ جس میں سنہ ۱۲۶۰ھ/۱۸۴۴ء کندہ ہے۔ یہ نسخہ مولانا عبد الحق صاحب ٹونکی کے کتب خانہ کے ساتھ اس ذخیرہ میں داخل ہوا۔

ابتداء:۔ سبحان ذی الجلال والکبریاء الذی احکم آیاتہ واظہر بنیاتہ ونور الغوائم بمعالم التنزیل۔ الخ۔

اختتام:۔ ثم تصل وسوتھم الی القاب وتثبت منہم بالطریق الموذی الی ذلک۔

ترقیمہ:۔ "تمت تمام شد نسخہ کمالین حاشیہ جلالین بتوفیق ایزدی بخط حافظ فخر اللہ قادری بموجب ارشاد کرامت بنیاد مولوی محمد خلیل الرحمن خاں صاحب دام توالہ وقام افضالہ بتاریخ ششم شہر رجب المرجب سال ستہ یکہزار و دو صد و چہل و پنج ہجری ترقیم و تسطیر یافت۔ برب العباد۔ آمین۔ یارب العالمین۔ تم:

(۱۹۲) الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۱۹۵)

(جلد اول)

(از سورۃ الفاتحہ تا سورۃ النساء)

جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی

المتوفی ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء

اوراق۔ ۶۷۶ سائز۔ ۱۶×۲۸ سطور۔ ۲۵

کاتب ــــ × ــــ خط ــــ نسخ

تاریخ کتابت ــــ صدی ۱۱ھ/۱۷ء

علامہ السیوطی کی مشہور تصنیف اور اس فن میں نہایت معتبر اور جامع تفسیر ہے۔ اس میں

احادیث ماثورہ سے آیات کی تشریح کی گئی ہے۔ اس کتاب کے مقدمہ میں مرتب نے ظاہر کیا ہے کہ جب وہ اپنی کتاب ترجمان القرآن سے فارغ ہو گئے جو تفسیر بالمسند ہے چونکہ اس میں تمام سندیں بھی بیان کی گئی ہیں اس لئے کتاب طویل ہو گئی ہے۔ اسی وجہ سے احباب کے اصرار پر آپ نے یہ کتاب ترتیب دی جس میں سندیں حذف کر کے احادیث کے متن اس میں جمع کئے گئے ہیں۔

مصنف کے حالات صفحہ ۲۴ پر گذر چکے۔

جلد ہذا اس تفسیر کی ربع اول پر مشتمل ہے۔ کاغذ حنائی سفید غیر مجدول قدرے کرم خوردہ خوشخط بخط نسخ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی لیکن گیارہویں، بارہویں صدی کا ضرور لکھا ہوا ہے۔ یہ نسخہ دراصل مختار الدولہ محمود خاں ٹونکی کے کتب خانہ کا تھا۔ اول میں انکی دو مہریں بھی ثبت ہیں۔ لیکن دونوں کو چیٹ زدہ کر دیا گیا ہے۔ البتہ بالائی مہر پر مندرجہ ذیل نوٹ جو درج تھا وہ لکھا ہوا باقی ہے۔

"از غرہ جمادی الثانی ۱۲۴۷ھ ہجری ایں مہر نو جاری شدہ"

اسی طرح کے نوٹ موصوف کی دوسری مہروں پر بھی ملتے ہیں۔

۱۲۶۲ھ میں یہ کتاب حافظ محمود خاں ٹونکی نے خریدی اور اس پر اس طرح نوٹ دیا۔

"بتاریخ بست و ششم صفر ۱۲۶۲ھ کمترین بندگان حافظ محمود خاں از کتب خانہ مختار الدولہ بقیمت سی و سہ روپیہ و دوازدہ آنہ شرا نمود۔ فقط"

حافظ محمود خاں ۶۰ ۱۲

اس کے ساتھ موصوف کی مہر "حافظ محمود خاں" ۱۲۶۰ بھی ثبت ہے۔

۱۲۸۱ھ میں یہ نسخہ نواب محمد علی خاں صاحب کے کتب خانہ میں داخل ہو گیا۔ ایسا ہی ایک نوٹ نواب صاحب کے خود کے قلم کا لکھا ہوا ورق اول پر موجود ہے۔ اور اس پر موصوف کی مہر "نگہبان دین محمد علی" ۱۲۸۱ ثبت ہے۔

ابتدا: الحمد للہ الذی احیا بمن شاء مآثر الآثار بعد الدثور و وفق تفسیر کتابہ العزیز لما

وصل الیہا۔ الخ۔

اختتام :- فوعینا منہا ما شئنا ان نفی فنحن نفتی لبعدنن استقینا نانی المواریث۔ تم

ترقیمہ :- درج نہیں۔

حوالہ :- عرشی۔ 1/266 ۔ پٹنہ۔ 6 -- 283

(191) **ایضاً** (۱۹۳)

(جلد دوم)

(از سورۃ المائدہ تا سورۃ النحل)

اوراق۔ ۵۴۵ سائز۔ ۲۸×۱۶ سطور۔ ۲۵

کاتب ـــــ ۔ خط ـــــ نسخ

تاریخ کتابت۔ ـــــ صدی $\frac{۱۱}{۱۷}$ ھ/ع

اس تفسیر کی دوسری جلد ہے۔ کاغذ حنائی کرم خوردہ مرمت شدہ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اس جلد میں بھی اول صفحہ پر حافظ محمود خاں کی مہر ثبت ہے اور $\frac{۱۲۶۲}{۱۸۴۵}$ ھ کی خریداری کا نوٹ ہے۔ اسی طرح نواب محمد علی خاں صاحب کے دستخط اور ان کے کتب خانہ میں داخلہ کا نوٹ $\frac{۱۲۸۱}{۱۸۶۴}$ ھ کا دیا ہوا ہے۔ اور ان کی مذکورہ مہر بھی ثبت ہے۔ باقی تفصیلات حسب سابق ہیں۔

ابتدا :- "بسم اللہ......... سورۃ المائدہ، اخرج ابن جریر و ابن المنذر عن قتادہ قال المائدۃ مدنیۃ۔"

اختتام :- "واخرج سعید بن منصور.......... قال اوصیکم بآخر سورۃ النحل ادع الی سبیل ربک الی آخر السورۃ۔"

ترقیمہ :- درج نہیں۔

(192) **ایضاً** (۱۹۴)

(جلد سوم)

(از سورۃ بنی اسرائیل تا سورۃ الصافات)

اوراق۔ ۵۲۶ سائز۔ ۲۹×۱۷ سطور۔ ۲۵

کاتب ۔۔۔۔ تاریخ کتابت۔ صدی ۱۱ ہجری / ۱۷ ء

خط۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نسخ

اس تفسیر کی تیسری جلد ہے۔ کاغذ حنائی کرم خوردہ و مرمت شدہ خوشخط بخط نسخ۔ کاتب نے اس جلد پر بھی اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ البتہ ورق اول پر کاتب کے قلم سے کتاب کا نام اور مصنف کا نام لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح اس جلد پر بھی حافظ محمود خاں ٹونکی اور نواب محمد علی خانصاحب کے مذکورہ نوٹ درج ہیں۔ اور ان کی مہریں بھی ثبت ہیں۔ مزید برآں ایک مہر بیضوی خرد اور ثبت ہے۔ لیکن چونکہ کچھ محو کر دی گئی ہے اس لئے بالکل پڑھی نہیں جاسکی۔ البتہ اس مہر کے تحت مطالعہ کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل نوٹ درج ہے۔

"شرعنا بقراءۃ ہذا الجلد مرۃ فی شہر شعبان المعظم فی یوم السبت ۱۱۹۹ھ / ۱۷۸۴ء اللہم وفقنا علی الاتمام بفضلک وکرمک"

اسی طرح ورق اول پر مختار الدولہ محمود خاں کی مہر بھی ثبت تھی جو چٹ زدہ کر دی گئی۔ البتہ یکم جمادی الثانی ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء کو اس مہر کو جاری کئے جانے کا نوٹ حسب سابق دیا ہوا ہے۔ اول میں انڈیکس کے طور پر سورتوں کی فہرست بھی شامل ہے۔ آخر میں بھی مذکورہ مہر محو شدہ ثبت ہے۔

ابتداء:۔ "سورۃ بنی اسرائیل .... واخرج النحاس وابن مردویہ عن ابن عباس قال نزلت سورۃ بنی اسرائیل بمکۃ ۔ الخ"

اختتام:۔ قال من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی فلیقرأ ہذہ الآیۃ ثلاث مرات

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العالمین۔
ترقیمہ:۔ درج نہیں۔

(193) ایضاً (۱۹۵)

(جلد چہارم)

(از سورۂ صاد تا آخر)

اوراق۔ ۵۱۸ **سائز۔** ۱۷×۲۹ **سطور۔** ۲۵

کاتب ۔۔۔۔۔۔ **تاریخ کتابت** صدی ۱۱ھ / ۱۷ء

خط ۔۔۔۔۔۔ نسخ

تفسیر درمنثور کی آخری جلد ہے۔ کاغذ حنائی کرم خوردہ غیر مجدول قدرے کرم خوردہ و مرمت شدہ۔ چاروں جلدیں ایک ہی کاتب کی لکھی ہوئی ہیں۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت کسی جلد پر بھی نہیں لکھی۔

البتہ کتاب ختم ہونے پر حافظ محمد یحیٰ مالک نسخہ ہذا نے اپنی ملکیت کا ایک نوٹ خوشخط اس طرح دیا ہے جس طرح کہ کاتب کے قلم سے ہی لکھا ہوا ہو۔ حالانکہ وہ دوسرے خط میں ہے۔

نوٹ یہ ہے۔

"ہذا الکتاب فی ملک حافظ محمد یحیٰ بن محمد حاجی قوم"

(حافظ یحیے)

ورق اول پر ان ہی حافظ یحیٰ کی ایک مہر خرد بھی ثبت ہے۔

اس مہر میں سنہ کندہ نہیں ہے۔ البتہ ان کے قلم سے یہ نوٹ درج ہے۔

"العبد ومانی یدہ للہ سبحانہ والعبد الضعیف حافظ یحیٰ عفو اللہ عنہ"

ان ہی حافظ یحیٰ کے بیٹے عبد الغفور کی مہر بھی ساتھ میں ثبت ہے جس میں سنہ ۱۱۸۹ھ / ۱۷۷۵ء کندہ ہے

اوراس کی عبارت اس طرح ہے۔

آخر میں ایک دوسری مہر بھی ثبت ہے جو جلد ثانی پر ثبت تھی اور محو کردی گئی تھی۔ یہ مہر یہاں بھی محو کردی گئی ہے۔ اسی وجہ سے پڑھی نہیں جاتی۔ البتہ اس کے ساتھ مطالعہ کا مندرجہ ذیل نوٹ لکھا ہوا ہے۔

"فرغنا من قراءة ہذا الکتاب الشریف التمام یوم الجمعۃ یوم ثالث عشر من شہر ذی الحجۃ سنہ ۱۱۹۵ھ وللہ الحمد رب العالمین"

اسی طرح ابتداء میں سابق جلدوں کی طرح اس جلد پر بھی حافظ محمود خاں ٹونکی اور نواب محمد علی خانصاحب کے مذکورہ نوٹ اور مہریں ثبت ہیں۔

آخر میں مصنف کے حالات اوران کی ان تصنیفات کے سلسلہ میں بھی ایک نوٹ نقل کیا گیا ہے۔

ابتداء: بسم اللہ..... سورۃ ص ۔اخرج ابن الفریس والنحاس وابن مردویہ والبیہقی۔ الخ۔

اختتام: "وما کان من روایۃ ابن اسحاق مثل ما فیہا من روایۃ الواقدی انتہی"

ترقیمہ مصنف: "قال مولفہ تقبل اللہ صنیعہ فرغت من تبییضہ یوم عید الفطر سنۃ ثمان وتسعین وثمانمائۃ وللہ الحمد وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم اسأل اللہ ان یتقبلہ وینفع بہ آمین"

(۱۹۶) سواطع الالہام (201)

ابوالفیض فیضی بن الشیخ مبارک الناگوری الہندی المتوفی سنہ ۱۰۰۴ھ / ۱۵۹۵ء

مصنفہ: سنہ ۱۰۰۲ھ / ۱۵۹۳ء

اوراق۔ ۶۳۴ سائز۔ ۲۶×۱۶ سطور۔ ۲۱ خط۔ نسخ

کاتب ———— تاریخ کتابت ———— صدی ۱۱ھ / ۱۷ء

فیضی جو اکبر کے نورتنوں میں شمار ہوتا ہے، اس کی معرکۃ الآراء تصنیف ہے۔ کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ پوری تفسیر میں کوئی نقطہ والا حرف استعمال نہیں کیا ہے۔ پوری تفسیر

بے نقط ہے، اول میں ایک طویل مقدمہ شامل ہے وہ بھی صنعت اہمال میں بے نقطہ ہے یہ کتاب مرتب کی عربیت او رقادر الکلامی پر روشن دلیل ہے، صرف دو سال کی مدت میں ۱۰۰۲ھ ۱۵۹۳ء میں اس تفسیر کی تکمیل ہوئی، اکبر کی خدمت میں جب یہ کتاب پیش ہوئی تو اس نے دس ہزار روپیہ انعام دیا اس دور کے علماء و فضلاء نے اس پر تقریظیں بھی لکھی ہیں۔

مرتب کتاب ابوالفیض فیضی اکبرآباد میں پیدا ہوئے، اپنے باپ مبارک سے علوم حاصل کیئے، چودہ سال کی عمر میں علوم کی تحصیل کر لی تھی، بادشاہ اکبر نے جب اس کا شہرہ سنا تو فرمان بھیجکر اپنے پاس بلالیا، اور ملک الشعراء کا خطاب دیا، فیضی کا انتقال ۱۰۰۴ھ ۱۵۹۵ء میں ہوا۔

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کا نہایت نادر اور اہم نسخہ ہے، کاغذ خانی مجدول شنجرفی و آبی لوح کتابت مطلی و مینا کار ابتدائی دو صفحات کا حاشیہ گلدار، نہایت خوشخط، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی لیکن مغل دور کا لکھا ہوا قدیم نسخہ ہے، اختتام پر آخر میں وہ تقریظات بھی نہایت خوشخط لکھی گئیں ہیں جو اس دور میں اس کتاب پر لکھی گئی ہیں، اس کے بعد لغات و معانی کا وہ حصہ ہے جو فیضی کا ترتیب دیا ہوا ہے۔

اوّل سے ایک مہر محو شدہ ہے، آخر میں کاتب نے اپنا نام لکھنا چاہا تھا لیکن شرح لکھنے کے لیئے جگہ چھوڑ دی گئی اور چھوٹی ہی رہی، کتاب کا لیمینیشن ہو چکا ہے، اور ضخامت ہوجانے کی وجہ سے اسے دو جلدوں میں مجلد کیا گیا ہے۔

ابتدا : ——— لا الٰہ الا اللہ، محمد رسول اللہ، اللہ لا الٰہ الا ہو لا علم لہ ما ہو و ما ادرک کما ہو الخ۔

اختتام : ——— ولک الحمد دہورا حمداً صاعداً کاملاً مکملاً، قد تم ہذا الکتاب، فقط

حوالہ : ——— عرشی ——— 12 76

بروکلمان ——— 2/717

(۱۹۷) ایضاً (202)

اوراق ۵۲۵ سائز ۲۱×۲۱ سطور ۱۹

کاتب محمد تقی بن شاہ محمد والی ————

تاریخ کتابت ۱۶ رشوال ۱۲۳۵ھ روز پنجشنبہ، خط - نسخ

مذکورہ تفسیر کا دوسرا نسخہ ہے، کاغذ سفید خفیف کرم خوردہ مجدول شنجرفی و آبی پر لکھا گیا ہے۔ کاتب نے یہ نسخہ خواجہ فریدالدین احمد خاں بہادر (نانا سر سید احمد خاں) کے حکم سے لکھا ہے نسخہ بہت اچھا ہے۔

کاغذ خاکی مجدول شنجرفی، کافی کرم خوردہ، نسخہ مکمل ہے لیکن آخر میں وہ تقریظات نہیں ہیں جو سابق نسخہ میں ہیں، البتہ آخر میں لغات کا وہ حصہ ضرور شامل ہے جو خود فیضی کا مرتب تھا، اول و آخر سے کچھ عبارت محو شدہ ہے، اسی طرح اوّل میں نواب محمد علی خان صاحب کتب خانہ کا نوٹ ہے :———— "خرید معرفت سید علی اکبر صاحب"

ابتدا :
اختتام : } مطابق سابق

ترقیمہ :———— قد وقعت الفراغ من تسوید ہذہ النسخۃ الشریفۃ المیمونۃ المسماۃ بتفسیر السواطع فی شرح المعانی للآیات اللوامع من المصحف المعظم والفرقان المکرم الغیر المنقوطۃ عند بیان مرامہ وسیاق کلامہ من مصنفات العلامۃ الغریق فی بحر الفصاحۃ والبالغ عند بیان الفوائد لوالی البلاغۃ الملقب بمولانا الفیضی بید اضعف عباد اللہ الغنی فقیر حقیر محمد تقی بن شاہ محمد والی ابن شاہ محمد امین سقی اللہ سراہما وجعل الجنۃ مثواہما حسب الارشاد واجب الرشاد مستطاب معلی القاب نواب دبیر الدولہ امین الملک خواجہ فریدالدین احمد خاں بہادر مصلح جنگ فی التاریخ

ستۃ عشر من شہر الشوال فی سنۃ الف و مائتین وثلاثون وخمس جمعۃ یوم اثنین. اللہم اغفر لکاتبہ و لقارئہ ولمن حکم فی الکتاب ولمن نظر علیہ ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات برحمتک یا ارحم الراحمین"۔

---

(۱۹۸)

التفسیر الآصفیہ

(جلد دوم)

ملا محسن کاشانی

اوراق ۲۵۹ سائز ۲۴×۱۶ سطور ۱۷

کاتب امیر مرزا تاریخ تصنیف ۱۰۹۲ھ / ۱۶۸۱ء

خط ــــــــ نسخ معہ ثلث

یہ تفسیر آصفی کی جلد دوم ہے جو سورۃ الکہف سے شروع ہو کر آخر قرآن تک ہے۔ مصنف کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

پیش نظر نسخہ سفید غیر مجدول دبیز کاغذ پر لکھا گیا ہے، قدرے کرم خوردہ ہے اول و آخر میں مہر مظفر حسین خان بن شیخ الدولہ کی ثبت ہے، جس میں کندہ ہے:-

"بر اعدائے دین شد مظفر حسین"

اس کے ساتھ ہی موصوف کے قلم سے یہ عبارت ملکیت کی تحریر کی گئی ہے:-

"قد انتقل من الاخر الی دخل فی الملک . . . . و انا العبد المدعو مظفر حسین عفی عنہ بن مسیح الدولہ مرحوم، ۲۱ دسمبر ۱۸۶۹ء"

ابتدا : —— الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب یعنی القرآن علم اللہ سبحانہ عبادہ کیف یحمدونہ۔ الخ

اختتام : —— کما حمل الشیطان من الجن وقد سبق تفسیر شیاطین الانس فی سورۃ الانعام۔

ترقیمۂ مصنف : تم الکتاب الاصفی لبنتین بعد تمام الصافی والحمد للہ اولا و آخراً ظاہراً و باطناً وتاریخ تمام الصافی ثم کتاب المصافی وکان تمامہ فی آخر العام وتمام ہذہ النسخۃ للاثنین وتسعین حجۃ مصیب بعد الالف من ہجرۃ خیر الانام"

ترقیمہ کاتب : —— "کتبہ امیر مرزا"

---

(۱۹۹) المختصر من تفسیر الطبری (226)

ابو یحیی محمد بن صمادح

اوراق ۱۰۸ **سائز** ۲۰×۲۸ **سطور** ۳۳

کاتب –× **تاریخ کتابت** ۱۰۷۴ھ / ۱۶۶۳ء

خط —— نسخ

چونکہ تاریخ طبری کافی ضخیم کتاب ہے، اس لئے مرتب نے اسکے مضامین کا اختصار کر کے یہ کتاب ترتیب دی۔

تفسیر طبری حافظ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ / ۹۲۲ء کی تفسیر ہے جو اجل

۔تفاسیر میں شمار ہوتی ہے اور نہایت ضخیم تفسیر ہے، علامہ سیوطی نے الاتقان میں تفصیل سے اس پر تبصرہ کیا ہے اور دوسرے حضرات نے بھی اسکی بہت تعریف کی ہے، اسی تفسیر سے اختصار کرکے یہ کتاب ترتیب دی گئی، لیکن مرتب ابو یحییٰ محمد بن صمادح کے مزید حالات معلوم نہیں ہوسکے۔

پیش نظر نسخہ اس کتاب کا اچھا نسخہ ہے، کاغذ سفید غیر مجدول، کاتب نے آخر میں ایک گوشہ پر اپنا نام بھی لکھا تھا، لیکن وہ محو کردیا گیا، اس لئے پڑھنے میں نہیں آتا، یہ نسخہ یحییٰ بن حسین بن امیر المومنین قاسم بن محمد کیلئے لکھا گیا۔

ورق اول پر عرب ممالک کی جانب سے متعدد نوٹ ملکیت کے درج ہیں، جو سنہ ۱۱۵۰ھ/۱۷۳۷ء یا اس سے کچھ پہلے یا بعد کے ہیں۔

ابتدا :— الحمد للہ رب العالمین لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ولا قوۃ الا باللہ۔ . . . قال ابو یحییٰ محمد بن صمادح التجیبی انی قصدت بما جمعتہ من تفسیر غریب القرآن الخ۔

اختتام :— مجمل الجن رجالا فکذلک جعل منهم ناسا من الجنۃ والناس۔

ترقیمہ مرتب :— تم الکتاب بفضل اللہ تعالیٰ وحسن توفیقہ فلہ الحمد کثیرا بکرۃ واصیلا وصلی اللہ علی سید الاولین والاخرین محمد خاتم النبیین وعلی آلہ الطیبین وصحبہ اجمعین وسلم تسلیما وذلک بعنایۃ مولانا السید العلامہ الاوحد الفہامہ الغرۃ فی وجہ الدہر والعلامہ عماد الاسلام والمسلمین یحییٰ بن الحسین بن امیر المومنین القاسم بن محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین"۔

ترقیمہ کاتب :— "الحمد للہ . . . . . . وکان الفراغ من نسخہ بحمد اللہ تعالیٰ یوم السبت فی شہر صفر الخیر سنہ ۱۰۷۴ھ/۱۶۶۳ء"۔

(۲۰۰) زبدۃ التفاسیر (۱۹۶)

معین الدین بن سراج الدین خاوند محمود کشمیری

(المتوفی سنۃ ۱۰۸۵ھ / ۱۶۷۴ء)

مصنفۃ سنۃ ۱۰۶۲ھ / ۱۶۵۲ء

اوراق ۵۰۹　　سائز ۲۲×۳۱　　سطور ۱۷

کاتب مولوی عبدالکریم صاحب ٹونکی ——

تاریخ کتابت ۲۵ شوال ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۶ء　خط — نسخ

کتاب ہذا درمیانی قسم کی جامع تفسیر ہے، مقدمہ میں مرتب نے بیان کیا ہے کہ اس ملک میں رہتے ہوئے اور یہاں کی بدعتوں اور گمراہیوں کو دیکھتے ہوئے مجھے بیس سال ہوگئے تھے اور وہ ترک سکونت پر مجبور ہو رہے تھے، کہ اورنگ زیب عالمگیر تخت شاہی پر بیٹھا اور حالات ایکدم تبدیل ہوگئے، اسی کے لشکر میں آپ نے یہ تفسیر تیار کی، "شاہ اورنگ زیب عادلے عالمگیر" جو بادشاہ کے جلوس کا سنہ ہے وہی اس تفسیر کا سنہ تصنیف بھی ہے "زبدۃ التفاسیر من جہد المعین" اس کا پورا نام ہے، "ق" قرآن کیلئے اور "ت" تفسیر کیلئے رمز مقرر کیا ہے۔

مرتب معین الدین کشمیری مشائخ نقشبندیہ میں سے ہیں، کشمیر میں پیدا ہوئے، اپنے والد اور مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی سے علوم حاصل کئے، صاحب تصانیف ہیں۔ محرم سنہ ۱۰۸۵ھ / ۱۶۷۴ء میں کشمیر میں انتقال ہوا —— نزھۃ الخواطر جلد ۵ صفحہ ۴۰۶

پیش نظر نسخہ حنائی مجدول کاغذ پر خوشخط لکھا ہوا ہے، قدرے کرم خوردہ ہے۔ کاتب ٹونک کے مشہور خوشنویس عالم مولوی عبدالکریم صاحب ہیں، نواب محمد علی صاحب کے بیٹے صاحبزادہ محمد اسحق خاں کے لئے یہ نسخہ لکھا گیا۔

ابتدا : — الحمد للہ الذی نزل کتابہ الذی ہو ناسخ الادیان، والباقی حکمہ الی انقراض الدوران، الخ۔

اختتام : — ثم اوردت عدۃ حدیث فی تفضیل من قرأ القرآن . . . . . قالو وما القنطار قال اثنی عشر الفا، الحمد للہ حمداً کثیراً۔

ترقیمۂ مفسر : — وقد وقع الفرغ من تالیف ہذا التفسیر المشتمل علی مرام الاصحاب من الاصدقاء والاحباب المحتوی علی زبدۃ اقوال المفسرین من ائمۃ اولی الالباب المنطوی علی خلاصۃ آراء المجتہدین لہم حسن مآب، فی تفسیر القرآن مع الایجاز الخالی عن الاخلال وفی تعبیر الفاظہ المرجوۃ ان تکون مزیلۃ السامۃ والاغلال وفی تحقیق معانیہ ومعجزۃ مبانیہ مع التخلیص العاری عن الاملال وفی کشف وجوہ عرائس الفرائد مع الاقتصاد عن طرفی الاکثار والاقلال۔

ترقیمہ کاتب : — وقد وقع الفراغ عن نقل الکتاب المنیف والتفسیر الشریف الذی لا نظیر لہ فی وجازۃ لفظہ وسلامۃ مبانیہ وایضاح معانیہ یوم الجمعۃ الخامس والعشرین من الشہر المبارک شوال ۱۲۹۴ھ ۱۸۷۶ء . . . . . علی طبق امر الامیر . . . حافظ محمد اسحاق خاں بن النواب . . . . . محمد علی خاں . . . . وانا العبد الضعیف الکاتب عبد الکریم بن احمد غفر اللہ تعالی لہما۔"

حوالہ : — انڈیا آفس لائبریری ۷۵ م

(۲۰۱) بحر المعانی (۱۲۷)

اوراق ۶۷۸ **سائز** ۱۶×۲۷ **سطور** ۲۵

کاتب × **تاریخ کتابت** صدی ۱۱/۱۲ ہجری

خط — نسخ عربی

اس کتاب کے مصنف کے سلسلے میں مولوی محمود حسن خاں صاحب مرحوم (صاحب معجم المصنفین) نے ایک نوٹ پیش نظر نسخہ پر اس طرح لکھا ہے :—

"اس کا مصنف کوئی ہندوستانی عالم ہیں، کتاب کامل ہے۔"

تذکرہ علماء ہند میں مولوی رحمان علی صاحب نے سید محمد مکی الدہلوی بن سید جعفر المکی المتوفی ۸۹۱ھ/۱۴۸۶ء بزمانہ سلطان بہلول لودھی کی تصانیف میں بھی بحر المعانی کے نام سے ایک کتاب کا ذکر کیا ہے، لیکن مزید تفصیل نہیں لکھی، ممکن ہے یہی کتاب ہو۔ (تذکرہ علماء ہند اردو ص۲۲۵)

پیش نظر نسخہ اس کتاب کا بہت اچھا نسخہ ہے، کاغذ خانی مجدول، حالت ٹھیک ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی، صفحہ اول سے کچھ عبارت محو شدہ ہے، ایک نوٹ ۱۱۲۶ھ/۱۷۱۴ء کا اس طرح درج ہے :-

"بتاریخ پنجم رجب المرجب سنہ ۱۱۲۶ھ عرض گرفتہ شد"

ابتدا :- الحمد للہ حمد الشاکرین والصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین اعلم ان الائمۃ کما استحبوا افتتاح القرآن بالتعوذ۔ الخ

اختتام :- من الجنۃ والناس ... ای یوسوس فی صدورہم من جہۃ الجن و من جہۃ الناس والحمد للہ رب العالمین۔

ترقیمہ :- درج نہیں۔

(۲۰۲) انوار الفرقان وازہار القرآن (113)

(ربع اول)

ملا غلام نقشبند لکھنوی بن الشیخ عطاء اللہ بن حبیب اللہ

المتوفی سنہ ۱۱۲۶ھ/۱۷۱۴ء

مصنفہ سنہ ۱۱۱۰ھ/۱۶۹۸ء

اوراق ۴۶۳ سائز ۱۵×۲۹ سطور ۲۵

کاتب محبوب علی تاریخ کتابت صدی ۱۲ھ / ۱۸ء

خط ـــــــــ نستعلیق

مرتب کتاب یگانۂ روزگار اور جامع شریعت وطریقت تھے، میر محمد شفیع دہلوی کے فرد ہیں، الشیخ پیر محمد لکھنوی کے ہاتھ سے رسم دستار بندی کی تکمیل ہوئی، ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء میں انتقال ہوا۔ ۱۰ھ / ۱۶ء پیدا ہوئے تھے، ربع قرآن کی تفسیر لکھ سکے، صاحب تصانیف ہیں، (نزہۃ الخواطر جلد ۶ صفحہ ۱۲)

پیش نظر نسخہ اسی تفسیر کا ربع اول ہے، جس کے کاتب محبوب علی ہیں، جو نواب محمد علی خان صاحب کے کاتب تھے، نقل سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ ایسے نسخہ سے نقل کیا ہوا ہے جو مصنف کی حیات اور ان کی زندگی کا لکھا ہوا تھا، حواشی میں "منہ ملہ" ویسا ہی نقل کر دیا گیا ہے۔

ابتدا :- الحمد للہ الذی جعل القرآن نوراً للہدی وانزل رداء للہدی" الخ

اختتام :- فقد خالفہ وعزل عن خلافتہ ومن وافقہ صارفی الدنیا خلیفۃً وعند اللہ ملکاً"۔

ترقیمہ :- تم الربع الاول من تفسیر انوار الفرقان وازہار القرآن"

حوالہ :- عرشی 1/278 براکلمیں 2/611 پٹنہ ۹۰/29

(۲۰۳) تفسیر القرآن (1981)

شاہ اہل اللہ صاحب

(متوفی سنۃ ۱۱۸۷ھ / ۱۷۷۳ء)

اوراق ۱۲۶ سائز ۲۴×۱۶ سطور ۱۷

کاتب ـ تاریخ کتابت صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

مرتب کتاب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کے بھائی تھے، مختصر تفسیر ہے جو آپ نے

جو آپ نے اہم ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے ترتیب دی۔

علماء ربانیین اور عباد اللہ الصالحین میں سے تھے، شاہ ولی اللہ صاحب سے علوم حاصل کئے، اکثر علوم حتی کہ طب میں بھی عبور تھا، آپ کی تصنیفات میں مختصر ہدایۃ الفقہ للمرغینانی، مختصر فی الفقہ والعقائد وغیرہ (فارسی) مختصر فی الطب وغیرہ ہیں ـــــ ۱۱۸۷ھ/۱۷۷۳ء میں انتقال ہوا۔

(نزہۃ الخواطر جلد ۶ ص ۲۲)

یہ نسخہ کچھ سرخی مائل سفید کاغذ پر لکھا گیا ہے اور مجدول ہے، آب رسیدہ و قدرے کرم خوردہ بھی ہے، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی، نسخہ مکمل ہے۔

ابتدا: ـــــ اللہ اصلہ الٰہ المعبود وعلم لذاتہ تعالیٰ، الحمد ہو الثناء علی الجمیل الخ۔

اختتام: ـــــ الخناس المتاخر عن قلب المومن اذا ذکر اللہ او المستتر فی الجوف۔

ترقیمہ مصنف: ـــــ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین اولاً وآخراً الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ وانا الفقیر المفتقر الی اللہ الکریم محمد اہل اللہ بن الشیخ عبد الرحیم احسن اللہ الیہ والیٰ والدیہ بفضلہ العمیم والسلام علی من اتبع الہدیٰ، تمت۔"

ترقیمہ کاتب: ـــــ درج نہیں۔

(۲۰۴) ایضاً (132/2)

اوراق ۱۲۲ **سائز** ۲۲×۱۵ **سطور** ۱۸

کاتب × **تاریخ کتابت** صدی ۱۳ھ/۱۹ء

خط ـــــ مایقرأ

اسی تفسیر کا دوسرا نسخہ ہے جو غالباً سابق نسخہ سے نقل کرایا گیا ہے، حواشی بھی اسی سے نقل کئے گئے ہیں، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی، نواب محمد علی خانصاحب کے کسی کاتب کے قلم سے معلوم ہوتا ہے۔

ابتدا : }
اختتام : } مطابق سابق

(۲۰۵) تفسیر عباسی (1982)

(نصف آخر)

اوراق ۱۸۱ سائز ۱۶×۲۷ سطور ۲۱

کاتب ــ × تاریخ کتابت صدی ۱۳ھ/۱۹ء ہجری

خط ـــــــ شفیعہ

یہ ایک مختصر تفسیر ہے جو سورۂ مریم سے آخر قرآن تک ہے، ورق اول پر کتاب کی پشت پر اس کا نام تفسیر عباسی لکھا ہے اسی وجہ سے یہ نام لکھا گیا ہے، کتاب یا مرتب کے سلسلہ میں مزید کوئی معلومات نہ ہو سکی۔

یہ نسخہ اس تفسیر کا نصف آخر ہے، سفید غیر مجدول کاغذ پر صاف لکھا ہوا ہے آب رسیدہ وکرم خوردہ بھی ہے، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

ابتدا :ـــ کھیعص اللہ اعلم بمرادہ بذلک ذکر رحمۃ ربک خبر مبتدا ای ہذا ذکر الخ

اختتام :ـــ من الجنۃ والناس . . . قال ہما وسواسان فوسواس من الجنۃ وہو الخناس و وسواس نفس الانسان فہو قولہ والناس والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سیدنا وآلہ وصحبہ وسلم۔

(۲۰۶) التفسیر المظہری (131)

قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی

(متوفی سنۃ ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء)

اوراق ۸۹۳ سائز ۲۱×۲۸ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت ×

خط ——— نسخ خوشخط

ہندوستان کی مشہور تصانیف میں سے ہے اور بہت مفصل تفسیر ہے، مرتب نے اس میں فقہ، تصوف اور نحو وغیرہ کے مسائل سے زیادہ بحث کی ہے۔

اس کے مرتب قاضی ثناء اللہ صاحب، شیخ جلال الدین کبیر الاولیا، کی اولاد میں سے ہیں ساتا سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا۔ ۱۶ سال کی عمر میں تحصیل علم سے فارغ ہو گئے، مرزا مظہر جانجاناں سے شرف حاصل ہے، شاہ عبد العزیز صاحب آپ کو بیہقی وقت کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے صاحب تصانیف کثیرہ ہیں "مالابد منہ" بھی آپ ہی کی تصنیف ہے، یکم رجب ۱۲۲۵/۱۸۱۰ء کو انتقال ہوا۔
(تذکرہ علماء ہند ۴۲)

پیش نظر نسخہ اسکی جلد اول ہے یہ جلد ابتدا سے سورۂ یونس تک ہے ابتدا میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقر کی مفصل فہرست شامل ہے، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی، آخر میں کسی دوسرے خط سے تاریخ اختتام ۶ رجب ۱۲۰۱ھ درج ہے۔

چونکہ یہ تفسیر مصنف کے اصل نسخہ سے نقل کی گئی ہے، اس لئے یہ تاریخ منقول عنہ نسخہ کی ہے، گویا تاریخ ترتیب ہے، اس نسخہ کی کتابت کی کوئی تاریخ درج نہیں۔

ابتدا فہرست : ——— فاتحۃ الکتاب حدیث ہی ام القرآن وفاتحۃ الکتاب الخ

ابتدا کتاب : ——— فاتحۃ الکتاب وام القرآن سمیت بہا لانہا اصل القرآ

اختتام : ——— وبینہا وبین دمشق احدی عشر مرحلۃ والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترقیمہ مصنف : ——— وقد وقع الفراغ منہ وقت الظہر من یوم الاحد عاشر شہر رجب فی السنۃ الاولیٰ من المائۃ الثالثۃ عشر بعد الہجرۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ۲۹ رجب سنہ ۱۲۰۱ ہجری۔ **حوالہ :** عرشی :- 1/281

(۲۰۷) ایضاً (132)

(جلد دوم)

اوراق ۲۲۳ سائز ۲۱×۲۸ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ع ہجری

خط ــــــ نسخ و نستعلیق

اسی تفسیر کی جلد دوم ہے، جو سورۂ یونس سے شروع ہوکر سورہ صاد تک ہے کاغذ سفید مجدول وغیر مجدول مختلف الخط، اس نسخہ پر بھی کاتب کا نام درج نہیں، آخر کا حصہ دوسرے کاتب کے قلم سے ہے اور اس کیساتھ تاریخ اختتام ۱۲۰۷ھ / ۱۷۹۲ع درج ہے، ورق اوّل کو مزین منقش کیا گیا ہے یہ نسخہ ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ع کا لکھا ہوا ہے۔

ابتدا :ــــــ الر، مر علیہ الکلام فی اوائل سورۃ البقرۃ الخ۔

اختتام :ــــــ قال الحسین ابن آدم عند الموت یاتیک الخبر الیقین۔

ترقیمہ مصنف :ــــــ تم تفسیر سورۃ ص من التفسیر المظہری بتوفیق اللہ سادس رجب من السنۃ السابعۃ بعد الف ومائتین ویتلوہ تفسیر سورۃ الزمر انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۲۰۸/۱) ایضاً (133)

(جلد سوم)

اوراق ۳۳۲ سائز ۲۱×۲۸ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت ×

خط ــــــ نسخ

اسی تفسیر کی تیسری جلد ہے، جو سورۂ الزمر سے شروع ہوکر آخر تک ہے اس

طرح پر یہ نسخہ مکمل ہے۔ آخر میں فضائل القرآن پر مشتمل تتمہ ہے، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی، نواب محمد علی خاں صاحب کے کسی کاتب کے قلم سے ہی معلوم ہوتا ہے، اور حنائی نخیر محدول کاغذ پر لکھا گیا ہے۔

ابتدا :— تنزیل الکتاب، خبر مبتدا محذوف ای ہذا الخ۔

اختتام :— قال کان یقال اذا قرا القرآن عند المریض وجد لذلک خفۃ رواہ ابو عبید واللہ تعالیٰ اعلم ۔ ۔ ۔ اجمعین ، تتمہ فی فضائل القرآن الخ۔

(۲۰۸/۲) ایضا (134)

(از سورۃ الفرقان تا آخر حم سجدہ)

اوراق ۲۶۰ سائز ۳۴×۲۳ سطور ۲۱

کاتب محمد عیسیٰ تاریخ کتابت ۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۴ء

خط ———— نسخ

مذکورہ تفسیر کا ایک حصہ ہے، قرآن مجید کا اصل متن کچھ جلی قلم سے لکھا گیا ہے، اور مصنف کے اصل نسخہ سے نقل کیا گیا ہے۔

ابتدا :— تبارک تفاعل من البرکۃ وہی کثرۃ الخیر یعنی تکاثر خیرہ الخ۔

اختتام :— وما ربک بظلام للعبید ۔ ۔ ۔ ۔ لان الظلم ان یتصرف احد فی ملک غیرہ بغیر اذنہ۔

ترقیمہ :— کتبہ محمد عیسیٰ غفرلہ من المکتوب بید المؤلف قدس سرہ سنۃ الف ومائتین واحد وثمانین من الہجرۃ النبویۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(۲۰۹) ایضاً (125/2)

سورہ مائدہ تا آیت وضو

اوراق ۳۰ سائز ۱۵×۲۴ سطور ۱۷

کاتب × تاریخ کتابت —— ×

خط —— نستعلیق

تفسیر ہذا کا کچھ حصہ ہے جو سورۂ مائدہ کی ابتداء سے شروع ہو کر آیت وضو پر ختم ہو جاتا ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ساتھ میں شامل کتاب سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ حصہ بھی دیوان شمس الدین یا ان کے والد مولوی سراج الدین صاحب کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔

ابتدا :—— یا ایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود، العقد العہد الموثق الخ

اختتام :—— ومعناہ اذا قمتم الی الصلوٰۃ محدثا یدل . . . . ،

(۲۱۰) ایجاز التفاسیر (3782/2)

الشیخ کلیم اللہ

اوراق ۳۴۰ سائز ۱۵.۵×۲۷ سطور ۱۴

کاتب × تاریخ کتابت ۱۱۸۲ھ / ۱۷۶۸ء خط — نسخ

اس کے مرتب شاہ کلیم اللہ صاحب جہاں آبادی ہیں، آپ نے تفسیر جلالین، مدارک، بیضاوی کشاف اور معالم التنزیل وغیرہ سے اخذ کر کے یہ مختصر تفسیر تیار کی۔

یہ تفسیر قرآن مجید کے ایک بہترین خوشخط مطلّی و مذہب نسخہ کے حاشیہ پر چڑھی ہوئی ہے جو ۱۱۸۲ھ کا لکھا ہوا نسخہ ہے، جس کے کاتب حافظ محمد ہیں، اس تفسیر کے کاتب بھی وہی ہونا چاہیئے جو قرآن مجید کے کاتب ہیں حاشیہ پر علاحدہ کاتب کا نام یا تاریخ کتابت کا ذکر نہیں۔

(۲۱۱) الفتح الجلیل للعبد الذلیل (1983)

ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی

المتوفی سنہ ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء

اوراق۔ ۱۲ سائز۔ ۱۶×۲۵ سطور۔ ۱۰

کاتب۔ سید محمد صاحب خط ــــــ نستعلیق۔

تاریخ کتابت ـــــــ صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

اس رسالہ میں مرتب نے آیت "اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم" الخ۔ کے لطائف اور بدائع بیان کئے ہیں جو تعداد میں ۱۲۰ ہیں۔

مرتب جلال الدین السیوطی ہیں۔ ان کے حالات صفحہ ۲۴۳ درج ہیں۔

کاغذ خانائی غیر مجدول قدرے کرم خوردہ۔ کاتب نے اس نسخہ کی کتابت نواب محمد علی خاں صاحب کے لئے کی ہے۔ تاریخ کتابت درج نہیں۔ تیرھویں صدی کے آخری عشرون کا لکھا ہوا ہے۔

ابتداء ہے۔ الحمد للہ الذی تفضل بتولی احبابہ واعرض عمن تولی غیرہ واغذہم الیم عذابہ۔ الخ۔

اختتام ہے۔ والتخلق بالاخلاق السنیۃ ونفعنا اللہ لذلک بمنہ وکرمہ آمین۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ تم بحمد اللہ

ترقیمہ ہے۔ "قد تمت ہذہ الرسالۃ الشریفۃ المسماۃ بفتح الجلیل .... بید العبد الضعیف سید محمد .... علی وفق ارشاد عالیجناب .... محمد علی خاں بہادر ...."

(۲۱۲) ایضاً (2000/1)

اوراق۔ ۸ سائز۔ ۱۴×۲۱ سطور۔ ۱۷

کاتب۔ محمد محبوب علی صاحب خط ـــــ نستعلیق

تاریخ کتابت ـــــ شوال ۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء

اسی کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔ کاغذ سفید حاشیہ چپٹ زدہ درست شدہ۔ کاتب نے یہ نسخہ لاہور کے قیام کے زمانہ میں نواب محمد علی خاں صاحب کے لئے لکھا۔ باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

ابتداء :۔ } ـــــ مطابق سابق
اختتام :۔ }

ترقیمہ :۔ "قد تمت ہذہ الرسالۃ الشریفۃ المسماۃ بفتح الجلیل ..... بید العبد الضعیف .... محمد محبوب علی .... علی وفق ارشاد عالیجناب .... نواب محمد علی خانصاحب بہادر فی عشر الآخر من شہر شوال المکرم سنۃ احدی و تسعین بعد الالف والمائتین ...... حین الاقامۃ شریفۃ فی البلدۃ المسماۃ بلاہور.........."

(۲۱۴) فتح الرحمٰن بکشف ما یلتبس فی القرآن (218)

ابو یحییٰ زکریا بن محمد الانصاری الشافعی

المتوفی ۹۳۶ھ / ۱۵۲۹ء

اوراق ۔ ۱۱۸ سائز ۔ ۱۶×۲۲ سطور ۲۷

کاتب ۔ احمد بن ابراہیم نشار خط ـــــ نسخ

تاریخ کتابت ۔ ۲ رجمادی الثانی ۱۲۵۹ھ / ۱۸۴۳ء روز دوشنبہ

نسخہ ہذا میں مفسر نے آیات متشابہات مختلفہ وغیر مختلفہ بیان کی ہیں اور اس سلسلہ میں کئی سوال وجواب نقل کئے ہیں۔ ان کا اصل ماخذ امام رازی کی تفسیر ہے۔ مزید برآں منافات بھی ہیں۔

زکریا انصاری کے حالات صفحہ ۶۶ پر درج ہیں۔

پیش نظر نسخہ حنائی دبیز غیر مجدول کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ خط نسخ شکستہ میں کاتب نے تاریخ کتابت جس طرح لکھی ہے وہ ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء یا ۱۲۰۹ھ/۱۷۹۴ء معلوم ہوتی ہے۔ الفاظ میں سنہ درج نہیں ہے ۱۲۶۰ھ/۱۸۴۴ء میں یہ نسخہ مولوی عبدالحق صاحب ٹونکی نے اپنے قیام حرمین شریفین کے زمانہ میں ایک ریال میں خریدا تھا۔ اول و آخر میں موصوف کی مہریں بھی ثبت ہیں اور اول میں مذکورہ نوٹ بھی درج ہے۔

ابتداء:- قال سیدنا ومولانا........ الحمد للہ الذی نور قلوب العارفین بکتابہ العظیم وہم علی خبایا الزوایا بالبرہان القویم۔ الخ

اختتام:- واجیب بان الناس یوسوسون الناس ایضاً بواسطۃ وسوستہم بہم بمعنی یلیق بہم فی الظاہر حین تصد(ر) وسوستہم الی الصدور واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

ترقیمہ:- "تم الکتاب بحمداللہ وعونہ........ علی ید افقر عباد المولی الفقیر الفقیر احمد بن ابراہیم النشار عفی عنہما الکریم الستار تحریراً فی یوم الاثنین لاربع خلت من جمادی الثانی ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء من ہجرۃ من لہ العز والشرف علیہ الصلوٰۃ والسلام"

حوالہ:- کشف الظنون۔ مخطوطہ ۴۵۴/۱۔

(۲۱۴) زہر الکمام فی قصۃ یوسف علیہ السلام (198)

ابو علی عمرو بن ابراہیم الاوسی

المتوفی ۸۳۵ھ/۱۴۳۱ء

اوراق۔ ۲۴۰ سائز۔ ۱۴×۲۴ سطور۔ ۱۴

کاتب۔ محمد بن یوسف خط ـــــ نسخ

تاریخ کتابت ـــــــ صدی ۸ ہجری / ۱۴ عیسوی

تفسیر ہذا سترہ مجلسوں پر مرتب ہے۔ ہر مجلس میں علٰحدہ خطبہ، اشعار، حکایات، احادیث

داخبار ہیں۔ جو حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ سے متعلق ہیں۔

مصنف کے مزید حالات معلوم نہ ہو سکے۔ کاتب نے یہ نسخہ خواجہ کمال الدین بن خواجہ محمد کے کتب خانہ کے لئے تحریر کیا تھا۔ آخر میں خواجہ کمال الدین کی مہر بھی ثبت ہے۔

نسخہ بڑا نادر ہے۔ حنائی کاغذ پر خوشخط لکھا ہوا ہے۔

ابتداء:- ہذا الکتاب زہر الکمام فی قصۃ یوسف علیہ السلام مشتمل علی سبعۃ عشرۃ مجلساً

الحمد للہ حمداً کثیراً دائماً ابداً و صلوتہ و سلامہ علی سیدنا محمد..... الخ۔

اختتام:- "فجنابہ احب لکل مومل ــــــ وہو الالہ الواحد القہار"

ترقیمہ:- تم الکتاب بعون اللہ وحسن توفیقہ علی ید اقل الجانی غریق الذنوب والخطایا عبدہ محمد بن یوسف بن احمد بن صالح بن حسین النخیل الحمیری لاوالی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ والمومنین اجمعین بالیوم التاسع عشرین شہر جمادی الآخر احد شہور ۱۱۰۹ھ (؟) لخزانۃ الکامل الفاضل لاوالاہ ادام اللہ لہ الطول والبقا واسعدہ اللہ بدوام العز والنصر خواجہ کمال الدین ابن المرحوم المبرور خواجہ محمد عفی اللہ عنہ آمین رب العالمین وصلعم اجمعین۔

وکان الفراغ من ...... ہذا الکتاب المبارک الشریف کتاب محاسن قصۃ یوسف علیہ السلام ...... علیہم افضل الصلوۃ والسلام بالیوم الرابع من شہر رجب راجب احد شہور سنۃ ۱۱۰۹ھ (؟) والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ۔

بندہ شاہ دق جمیل
محمد
کمال الدین

(۲۱۵) تفسیر سورۂ یوسف و پنج سورۂ دیگر (167)

اوراق۔ ۱۴۹ سائز۔ ۱۳×۲۱ سطور۔ ۱۷

کاتب۔ × خط ــــــ نستعلیق

تاریخ کتابت ــــــ صدی ۱۱ھ / ۱۷ع

سورۂ یوسف اور پنج سورہ دیگر (یٰسین، فتح، نوح، واقعہ اور سورۂ ملک) کی تفسیر ہے۔

اس میں سورۂ یوسف کی تفسیر مستقل علحدہ کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور کافی تفصیل سے ہے۔ ۱۴۹ اوراق میں سے ۱۰۹ ورق میں یہی تفسیر ہے باقی ۴۰ ورق میں پنجسورہ کی تفسیر ہے۔ مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اول میں ایک بیضوی مہر خرد "محمد محمود" ثبت ہے۔ جس میں ۱۱۹۲ھ/۱۷۷۸ء کندہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی کتاب کے مالک کے عزیزوں کی مختلف تاریخہائے پیدائش ووفات درج ہیں۔ اکثر تاریخیں گیارہ سو اور بارہ سو کے درمیان کی ہیں۔ آخر میں باقی پانچ سورتوں کی تفسیر ہے ان کے مرتب کا نام بھی معلوم نہیں ہو سکا۔ دونوں مجموعے مختلف الخط ہیں۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت کہیں بھی نہیں لکھی۔

ابتداء:۔ روی کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ لما خلق آدم۔ الخ۔

اختتام (تفسیر سورۂ یوسف) :۔ ودفن عنہ قبور آبائہ ابراہیم واسحٰق ولیعقوب صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اختتام (آخر سورۃ) الذی سارعہ الی الخروج من عہدۃ الواجبات والاستعداد للقاء اللہ تعالےٰ۔

---

(۲۱۶) تفسیر آیت خذوا زینتکم عند کل مسجد (168)

علی بن السلطان القاری المتوفی ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء

اوراق۔ ۲۰۔ **سائز۔** ۲۶×۱۶ **سطور۔** ۱۵

کاتب ـــــــــ **۔ خط۔** ـــــــــ نسخ۔

تاریخ کتابت۔ ـــــــــ صدی ۱۳ ہجری۔

مولانا نظام الدین یعقوب الکرخی نے اپنے رسالہ "الانسیۃ المستانسۃ بمقالۃ القدسیہ" میں

یت "یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد" کے سلسلہ میں جو کچھ بیان کیا ہے اس کی مزید توضیح علی قاری نے اس رسالہ میں کی ہے۔

یہ نسخہ اسی آیت کی تفسیر میں ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ بقریب زمانہ کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔

ابتداء :۔ الحمد للہ الذی زین العباد بما اراد و بین طریق المراد للزہاد والعباد۔ الخ۔

اختتام :۔ فختم اللہ بالحسنیٰ وبلغنا المقام الاسنیٰ والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی مالانبی بعدہ علی آلہ وصحبہ ومن یکون حزبہ وجندہ آمین۔

ترقیمہ :۔ تمت بید فقیر احقر عباد الرحمٰن محمد زمان یوم الثلثاء فی مکۃ المشرفۃ۔

(۲۱۷) الآیات الاولیت للقرآن (115)

اوراق۔ ۴۶ سائز۔ ۶×۲۰ سطور۔ ۱۴/۱۸

کاتب ـــــ × خط ـــــ نسخ

تاریخ کتابت ـــــ × ـــــ

مرتب یا کتاب کا صحیح نام معلوم نہیں ہو سکا ۴۶ ورق پر مشتمل ایک مجموعہ ہے۔ جس میں یات کو جمع کیا گیا ہے۔ مسودہ کی شکل میں آیات جمع ہیں۔ طرز خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاید یان شمس الدین یا ان کے والد کی جمع کردہ ہوں۔

ابتداء :۔ وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا۔ الخ۔

اختتام :۔ قل ہو اللہ احد۔.............. قل اعوذ برب الفلق......

.... قل اعوذ برب الناس۔

ترقیمہ :۔ درج نہیں

۲۱۸ رسالة فی شرح الصدور 1998/1

اوراق۔ ۲ سائز ۱۰×۲۳ سطور۔ ۲۳

کاتب ۔ خط نستعلیق۔

تاریخ کتابت صدی ۱۲ ہجری / ۱۸ عیسوی

یہ رسالہ آیت "افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ" کی تشریح وتفسیر میں ہے اور اس سلسلہ میں تین رکن قائم کرکے تشریح کی گئی ہے۔

دو ورقی رسالہ ہے مرتب کا نام یا کاتب وغیرہ کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ قدرے کرم خوردہ بھی ہے۔ اول میں مہر مولوی عبدالحق صاحب ٹونکی کی ثبت ہے۔ جس میں ۱۲۵۹ھ / ۱۸۴۳ء کندہ ہے۔ جس مجموعے میں یہ رسالہ شامل ہے وہ مولوی سیف الدین صاحب کی ملکیت میں رہا ہے اور اس کی ابتداء میں مہر بیضوی "محمد سیف دین" ثبت ہے۔

ابتداء :۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ قال اللہ تعالیٰ افمن شرح .... وسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شرح الصدور

اختتام :۔ فہذا ہو الاستعداد للموت واللہ یوفق لمن اراد استعدادہ وباللہ التوفیق والھد

ترقیمہ :۔ تمت الرسالۃ المسمی بشرح الصدور بعونہ تعالیٰ والحمد للہ رب العالمین۔

۲۱۹ تفسیر القشیری 162

(التیسیر فی علم التفسیر)

ابو القاسم عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک بن طلحہ بن محمد القشیری الشافعی المتوفی ۴۶۵ھ

(از سورۃ الفاتحہ تا سورۃ التکاثر)

اوراق ۳۷۲ سائز ۱۷×۲۴ سطور ۲۵

کاتب × تاریخ کتابت دسویں صدی ہجری

خط ـــــ نسخ

یہ تفسیر ۴۳۷ھ / ۱۰۴۵ء میں ترتیب دی گئی ہے ۔ اس میں قرآن کو تصوف کے آئینہ میں پیش کیا گیا ہے اور تصوف کے موضوع پر زیادہ بحث کرتی ہے ۔

یہ تفسیر بھی قرآن مجید کی قدیم تفسیروں میں سے ہے ، اس کے مرتب شافعی المذہب صوفیاء کے ائمہ میں سے ہیں ، حدیث ، تفسیر اور اصول وغیرہ علوم سے خوب واقف تھے بغداد میں وعظ کہا کرتے تھے اور حنبلیوں سے دن رات مباحثے ہوا کرتے تھے ۳۷۶ھ / ۹۸۶ء میں پیدا ہوئے تھے اور ۴۶۵ھ / ۱۰۷۳ء میں انتقال ہوا ، (ابن خلکان صفحہ ۲۹۹)

حاجی خلیفہ نے قشیری کی تفسیر کا نام "التیسیر فی علم التفسیر" لکھا ہے ، نیز لکھا ہے کہ " وھو من اجود التفاسیر " (تفسیروں میں یہ تفسیر بڑی بہتر شمار ہوتی ہے)

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کا ایک قدیم نسخہ ہے ، آخر سے ناقص ہونے کی وجہ سے تاریخ کتابت وغیرہ درج نہیں ، البتہ اول میں ایک مہر "سید احمد صاحب قران ثانی شاہ جہاں بادشاہ غازی " ثبت ہے ، جس میں ۱۰۶۵ھ / ۱۶۵۴ء کندہ ہے ، دو مہریں مزید قطع شدہ ثبت ہے ، نسخہ ہذا اس سے بہت قبل کا لکھا ہوا ہے اور قدرے محشی بھی ہے ۔

ابتداء : الحمد للہ الذی شرح قلوب اولیائہ ۔ الخ

اختتام : لو علمتم علم الیقین .... انتم فیہ من التکذیب ترون الجحیم ::

ترقیمہ : ناقص ہونے کی وجہ سے درج نہیں ۔

حوالہ : ـــــ حاجی خلیفہ ـــــ مخطوطہ ص ۲۰۲

(۲۲۰) تیسیر البیان لاحکام القرآن (136)

محمد بن علی بن عبد اللہ بن ابراہیم الخطیب المعروف بابن نور الدین الیمنی الشافعی

مصنفہ ۸۰۸ھ / ۱۴۰۵ء

اوراق۔ ۲۵۱ سائز۔ ۲۲ × ۳۱ سطور ۲۶/۳۱

کاتب۔ یحییٰ بن محمد مکرم خط ــــــ یمنی

تاریخ کتابت ــــــ ۲۵ ذی الحجہ ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۵ء

نسخۂ ہذا میں مصنف نے امام شافعیؒ کے مذہب کے مطابق، حلال و حرام کے وہ اصول واحکام بیان کئے ہیں، جو قرآن مجید کی آیات سے ماخوذ ہیں۔ اور حسب حسب آیت سے جو جو حکم ثابت ہوتا ہے، اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ ۸۰۸ھ / ۱۴۰۵ء کی ترتیب دادہ ہے۔

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کا مکمل نسخہ ہے۔ جو یمنی خط میں لکھا ہوا ہے۔ دو جلدوں پر مشتمل اور ہر دو مجلد بیک جلد، کاغذ دبیز، غیر مجدول پر لکھا گیا ہے۔ صفحہ ۲۷۵ تک جلد اول ہے۔ ا ۳ جلد کی تاریخ کتابت ۲ جمادی الآخر ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۵ء ہے۔ اور جلد ثانی صفحہ ۲۷۶ سے شروع ہو کر صفحہ تک ہے۔ اس جلد کی تاریخ کتابت ۲۵ ذی الحجہ ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۵ء ہے۔ یہ نسخہ عبدالرحمٰن بن محسن السبا عنایت سے لکھا گیا ہے۔

ابتداء:۔ الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ القرآن وفہمہ البیان ورزقہ الفہم والعرفان

اختتام:۔ تقفوا عند عجائبہ وحرکوا بہ القلوب ولا یکون ہم احدکم آخر السورۃ وہذا ما یسر ا ا

تعلیقہ .... والحمد للہ رب العالمین۔

ترقیمہ مصنف:۔ "قال مولفہ وکان الفراغ من تعلیقہ صبیحۃ یوم الثلثاء الخمس بقین من شہر جمادی الاولیٰ من سنۃ ثمان وثمانمائۃ" ....

ترقیمہ کاتب :۔ "وکان الفراغ من تم ہذہ النسخۃ المبارکۃ ظہر یوم الاحد خامس عشرین شہر ذی الحجۃ الحرام ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۵ء بقلم الحقیر الفقیر الی عفو ربہ القدیر یحیٰ بن محمد مکرم عفی اللہ عنہم لعنایۃ مالکہ اللوذعی المتقن عبد الرحمٰن بن محسن السبعی ......"

حوالہ :۔ عرشی ——— 1/191 ——— براک ——— 1/312

آئی اینیو ——— P. 36

(۲۲۱) الاکلیل فی استنباط التنزیل (117)

جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ/ ۱۵۰۵ء

اوراق۔ ۸۹ سائز۔ ۱۷×۳۰ سطور۔ ۲۳

کاتب۔ ——— × ——— خط ——— نستعلیق

تاریخ کتابت۔ ——— صدی ۱۲ھ/ ۱۸ء

جلال الدین سیوطی کی مشہور تصنیف ہے۔ اور ہند و بیرون ہند میں متعدد بار طبع ہو چکی ہے۔ اس میں مصنف نے اختصار کے ساتھ ان تمام آیات کی تشریح کی ہے جن سے کسی بھی حکم کا استنباط کیا جاتا ہو۔

کاغذ حنائی وسفید کرم خوردہ آب رسیدہ وچیٹ زدہ، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

ابتداء :۔ الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب تبیانا لکل شیئ وجعلہ شفاء لکل عی۔ الخ۔

اختتام :۔ فصل وفی القرآن من اسماء النبی...... النور الہدی الولی لسین۔ واللہ اعلم۔

ترقیمہ :۔ قد تمت الکتاب المدعو بالاکلیل بعون الجلیل۔ تمت تمام شد۔

حوالہ :۔ عرشی ——— 2/146 ——— براک ——— 1/312

پٹنہ ——— 19/82

(۲۲۲) # زبدۃ البیان فی براهین احکام القرآن (JP 3115)

محمد بن محمد احمد الاردبیلی المتوفی ۹۹۳ھ ۱۵۸۵ء

اوراق۔ ۴۸۶ سائز۔ ۱۷×۲۸ سطور۔ ۱۵

کاتب۔ عباس علی بن سید شاہ علی خط۔ نستعلیق۔

تاریخ کتابت ———— ۱۲۵۳ھ ۱۸۳۷ء

(قدرے کرم خوردہ)

مفسر نے اس تفسیر میں فقہ کی ترتیب پر آیات سے احکام قرآن کی تفصیل بیان کی ہے۔ اور ہر آیت کی پھر تشریح کی گئی ہے۔

پیش نظر نسخہ سفید وحنائی مضبوط کاغذ پر لکھا گیا ہے۔ کاغذ غیر مجدول ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت تفصیل سے لکھی ہے۔ جو ترقیمہ سے بھی ظاہر ہے۔ کاتب نے اپنا پورا شجرہ آدم علیہ السلام تک کتاب کے اول میں مزید دیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کچھ مفید نوٹ درج ہیں۔

ابتداء:۔ "الحمد للہ۔ اعلم ان ہنا فائدۃ لابد قبل الشروع فی المقصود عن الاشارۃ الیہا وہی ان المشہور بین الطلبۃ انہ لایجوز تفسیر القرآن بغیر نص واثر" الخ۔

اختتام:۔ "ثم علی تقدیر التخصیص ایضاً لایبعد التعمیم لفہم العلۃ یستخرج الباقی فتامل۔ تمت۔

ترقیمہ:۔ "بعونہ تعالیٰ کتاب زبدۃ البیان فی براہین احکام القرآن من تصنیف ملا احمد اردبیلی رحمۃ اللہ علیہ یوم الجمعۃ فی تاریخ سبعۃ عشر من شہر ربیع الثانی ۱۲۵۳ سنہ ثلثۃ وخمسین بعد ماتین والف من الہجرۃ بید الفقیر الحقیر عباس علی بن سید شاہ علی سخادی متوطن قصبہ اترولہ متعلقہ دار السلطنت لکھنؤ فی بلدۃ لکھنؤ وقت الصبح فی مکان نواب مستطاب عباس علی خاں بہادر دام ظلہ یوم اربعۃ عشر من جلوس محمد علی بادشاہ جہاں خلدہ اللہ ملکہ وسلطانہ۔"

حوالہ:۔ آئی وینو —— P/38

(۲۲۳) (172)

التفسیر الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیہ

الشیخ احمد بن ابی سعید الامیتھوی الحنفی ملاجیون المتوفی سنہ ۱۱۳۰ھ / ۱۷۱۷ء

اوراق۔ ۱۱۷ **سائز۔** ۱۹x۲۴ **سطور۔** ۲۵

کاتب۔ نورالہدیٰ برنسے حافظ صاحب ہیو۔ **خط۔** نستعلیق۔

تاریخ کتابت ــــــــــــ صدی ۱۲ ہجری / ۱۸ ء

تفسیر احمدی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کتاب میں صرف ان آیات کی تشریح کی گئی ہے جن سے احکام یا مسائل اخذ ہوتے ہیں، اور تفصیل سے اس موضوع پر لکھا گیا ہے۔ مصنف کے ابتدائی زمانہ کی تصنیف ہے۔ سنہ ۱۰۶۹ھ / ۱۶۵۸ء میں اس کی ترتیب سے فارغ ہوئے جبکہ مرتب کی عمر اکیس سال کی تھی۔ (نزہۃ الخواطر)

اس کتاب میں پانچسو آیات کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ اور آیات قرآنی سے فقہ حنفی کے مسائل کا استنباط و اثبات کیا گیا ہے۔

اس کے مرتب، شیخ عبداللہ مکی کی اولاد میں سے ہیں۔ ۲۵ شعبان سنہ ۱۰۴۷ھ / ۱۶۳۷ء کو امیٹھی میں پیدا ہوئے۔ عالمگیر کے استاد رہے۔ شاہ عالم اور فرخ سیر بھی ان سے متعلق رہے۔ کافی تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں۔ ۹ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۰ھ / ۱۷۱۷ء کو دہلی میں انتقال ہوا، امیٹھی میں دفن کئے گئے۔

(نزہۃ الخواطر جلد ۶ صفحہ ۱۹)

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کا ایک بہتر نسخہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ لیکن نسخہ مختلف الخط ضرور ہے۔ کچھ حصہ قدیم کا لکھا ہے اور کچھ حصہ بعد میں لکھا گیا۔ اول میں ایک مہر مربع "محمد جیلانی" کے نام سے ثبت ہے۔ جس میں سنہ ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۵ء کندہ ہے۔

ابتداء:۔ الحمد للہ الذی علی عبدہ الکتاب ففضلہ تفضیلا۔ الخ۔
اختتام:۔ وکفر عنا سیاٰتی انک انت التواب الرحیم اللھم ارزقنا شفاعۃ المصطفٰے آمین یارب العالمین۔
ترقیمہ:۔ "تمت النسخۃ المبارکۃ المیمونۃ المسمیۃ بالتفسیر الاحمدی المدعو بشیخ محمد جیون قدس اللہ روحہ من ید فقیر حقیر کثیر التقصیر خادم العلماء والفقراء نورالہدیٰ بموجب فرمایش حافظ صاحب جیو صورت اتمام یافت ...." ——— کتاب ہذا متعدد بار طبع ہو چکی ہے
حوالہ:۔ عرشی ——— 1/314 فہرست دیوبند ——— 34

ایضًا

(۲۲۴) (175)

اوراق۔ ۸۰ سائز۔ ۲۴×۱۷ سطور۔ ۲۱
کاتب ——— × ——— خط ——— نستعلیق
تاریخ کتابت ——— صدی ۱۳ھ / ۱۹ ء

اس تفسیر کا دوسرا نسخہ ہے۔ اور ناقص نسخہ ہے۔ کاغذ حنائی کثیر کرم خوردہ صرف ابتدائی حصہ ہے۔ اور آیت "یاایہا الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم" تک ہے۔ اس کے بعد سے ناقص ہے۔

یہ نسخہ حنائی کرم خوردہ کاغذ پر لکھا گیا ہے۔ ورق اول پر ایک مہر ثبت ہے جو پوری طرح پڑھنے میں نہیں آتی۔

ابتداء:۔ "الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی خیر خلقہ"۔ الخ۔
اختتام:۔ "فعلی الاول کان المعنی ولا یقصد البحث من المال ....."

(۲۲۵) الدر المصون فی علم الکتاب المکنون (194)

شہاب الدین ابوالعباس احمد بن یوسف بن محمد بن مسعود بن ابراہیم بن السمین الحلبی النحوی الشافعی

المتوفی ۷۵۶ھ / ۱۳۵۵ء

اوراق ۱۸۳ سائز ۲۰ × ۲۹ سطور ۳۱

کاتب ــــ × ــــ خط ــــ نسخ۔

تاریخ کتابت ــــ صدی ۹ ہجری / صدی ۱۵ عیسوی

اس کے مرتب ابوالحیان الغرناطی کے شاگرد ہیں۔ قاہرہ میں ذمہ دار عہدوں پر رہے ہیں وہاں کے اوقاف کے بڑے ذمہ دار فرد تھے، اور جامع ابن طولون میں لیکچر دیا کرتے تھے۔ ۷۵۶ھ / ۱۳۵۵ء میں انتقال ہوا۔ یہ کتاب ۷۳۴ھ / ۱۳۳۴ء میں ترتیب دی گئی۔ مرتب چونکہ نحوی ہیں اس لئے نحوی قواعد اس میں زیادہ بیان کئے گئے ہیں۔

صاحب کشف الظنون نے اس کتاب کا ذکر اعراب القرآن کے تحت بہت تفصیل سے دیا ہے نیز یہ بحث بھی کی ہے۔ مرتب کتاب ہذا ابن السمین نے چونکہ اس کتاب میں اپنے اوستاذ پر بھی کافی اعتراضات کئے ہیں اس لئے یہ بیان بھی انہوں نے تفصیل سے لکھا ہے۔ اور اس سلسلہ میں علماء کی مختلف آرار بیان کی ہیں۔ انکی تردید میں بھی کچھ رسائل لکھے گئے۔ ان کا ذکر بھی ہے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ مرتب نے اس میں پانچ علوم کا التزام کیا ہے۔ اعراب، تصریف، لغت، معانی اور تفسیر۔

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کا ایک قدیم نسخہ ہے۔ تاریخ کتابت اگرچہ اس پر درج نہیں، لیکن کاغذ اور کتابت کے ڈھنگ سے اندازہ ہے کہ یہ کتاب نویں صدی ہجری کی ضرور نوشتہ ہے۔ پیش نظر جلد سورۃ الانفال سے شروع ہوکر سورۃ الحج پر ختم ہوتی ہے۔

سفید، دبیز مجدول شنجرفی کاغذ پر خط نسخ میں لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے۔ قدرے آب رسیدہ و دیمک خوردہ بھی ہے۔ اس جلد کا غالباً ورق اول بھی ناقص ہے۔ اول و آخر یا درمیان میں مزید کوئی نوٹ یا مہر وغیرہ درج نہیں۔

ابتداء: "یسئلونک عن الانفال الآیہ اخرجہ ابو داؤد والترمذی وقال حدیث حسن" الخ

اختتام: "نعم المولیٰ ونعم النصیر واللہ اعلم بمرادہ واسرار کتابہ"۔

ترقیمہ: "تم الجزء الثانی ویلیہ الجزء الثالث من اول سورۃ المؤمنین۔ اللہم توفنا مسلمین۔ آمین"

حوالہ: ۶ رشی ——— 1/320 گوتھا ——— 533

حاجی خلیفہ مخطوطہ ورق ۹۲ آئی وینو ——— P-35

انڈیا آفس لائبریری ——— 2/51

المتوکلی

(۲۲۶) (227/1)

جلال الدین السیوطی

المتوفی ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء

اوراق ۵۱ **سائز** ۲۵×۱۶ **سطور** ۲۱

کاتب ——— × ——— **خط** ——— نستعلیق

تاریخ کتابت ——— ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء

جلال الدین السیوطی اس کے مرتب ہیں۔ اس میں مرتب نے ان الفاظ کی تشریح حدیث سے کی ہے جو قرآن مجید میں دوسری زبانوں کے شامل ہیں۔ مثلاً فارسی، عبرانی، سریانی، ہندی وغیرہ۔

(۲۲۷) نزہۃ الخاطر وسرور الناظر وتحفۃ الحاضر ومتاع المسافر (237)

فخر الدین محمد علی الطریحی النجفی

اوراق ۱۱۲ سائز ۱۹×۱۲ سطور ۲۰

کاتب ــــــــ خط ــــــــ نسخ

تاریخ کتابت ــــــــ ۱۲۰۳ ہجری / ۱۸ عیسوی

مرتب نے اپنی اس کتاب میں ابوبکر محمد بن عزیز السجستانی کی مصنفہ کتاب "نزہۃ القلوب وفرحۃ المکروب" کے لغات حروف تہجی کی ترتیب سے بیان کئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دوسرے فوائد بھی لکھے ہیں۔ اپنی اس کتاب کے دیباچہ میں ظاہر کیا ہے کہ اس کتاب کا نام "ربیع الاخوان الموضح لکلمات القرآن" بھی ہو سکتا ہے۔

مرتب کتاب کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

پیش نظر نسخہ چھوٹے سائز پر اس کا اچھا نسخہ ہے۔ کاغذ حنائی غیر مجدول پشت کی جانب کافی کرم خوردہ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

ابتداء :۔ "الحمد للہ الذی جعل القرآن وسیلۃ لنا الی اشرف منازل الکرامۃ" الخ۔

اختتام :۔ "وقری وسلام علی ال یسن ای علی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ تم الکتاب بعون الملک الوہاب"۔

(۲۲۸) فتح الخبیر بما لا بد من حفظہ فی علم التفسیر (1999)

مولانا شاہ ولی اللہ صاحب الدہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء

اوراق ۳۲ سائز ۱۵×۲۲ سطور ۱۵

کاتب محمد نواز ــــــــ خط ــــــــ نستعلیق

تاریخ کتابت ــــــــ ۱۲۵۴ھ / ۱۸۳۸ء

الفوز الکبیر کی طرح شاہ صاحب کی مشہور تصنیف ہے۔ جس میں غرائب قرآن جمع کئے گئے ہیں۔

شاہ صاحب کے حالات اپنے مقام پر درج ہیں۔

ابتداء: الحمد للہ الذی انزل القرآن شفاء ورحمۃ للمومنین۔ الخ۔

اختتام: "الوسواس اذا ولد خنسہ الشیطان فاذا ذکر اللہ ذہب واذا لم یذکر اللہ ثبت فی قلبہ وھذا آخر ما اوردناہ فی الرسالۃ المسماۃ "بفتح الخبیر بما لابد منہ فی علم التفسیر والحمد للہ اولا وآخرا وظاہرا وباطنا۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین"۔

ترقیمہ: تمام شد رسالہ مذکور بید محمد نواز طالب علم سہانپوری در مقام شاہجہاں (آباد) بتاریخ بست ونہم شہر جمادی الثانی ۱۲۵۴ھ (۱۸۳۸ء)۔

(۲۲۹) رسالہ ناسخ ومنسوخ (195)

القاضی ابو عبداللہ بن علی الاسفرائنی

اوراق ۳۶ سائز ۱۶×۲۳ سطور ۱۵

کاتب نعمت اللہ تاریخ کتابت ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء

خط — نسخ

مرتب کا اس موضوع پر مشہور رسالہ ہے، ۱۲۴۸ھ کا نقل کیا ہوا نہایت صاف نسخہ ہے۔ سفید دبیز کاغذ پر لکھا گیا ہے۔

ابتداء: الحمد للہ الحمد لذاتہ وصفاتہ وہدانا لدینہ واکرمنا باعز الرسل، الخ۔

اختتام: والسورۃ الخمسۃ الباقیۃ لیس فیہا ناسخ ولا منسوخ۔

ترقیمہ: باتمام رسید واختتام انجامید بمنہ وکمال کرمہ، در ۱۲۴۸ من ہجرۃ النبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخط نعمت اللہ۔

حوالہ: عرشی — 330/629

(۲۳۰) تفسیر محمدی فی ارتباط الآیات (130)

جلال الدین محمد بن احمد بن نصیر الدین

المتوفی ۹۸۲ھ / ۱۵۷۴ء

اوراق ۵۱۷ سائز ۱۷×۲۸ سطور ۲۵

کاتب ــــــ × ــــــ خط ــــــ نسخ

تاریخ کتابت ــــــــــ ۱۱۵۵ھ / ۱۷۴۲ء

ارتباط آیات پر یہ کتاب ترتیب دیگئی ہے۔ اور مرتب نے اس میں یہ التزام کیا ہے کہ پوری قرآن مجید کی آیات کا ایک دوسرے سے ربط واضح کریں اور ایک آیت کا دوسری آیت سے مربوط ہونا ثابت کریں۔

مرتب کتاب حضرت نصیر الدین چراغ دہلویؒ کے پوتے ہیں اور شیخ حسن بن محمد بن میانجیو بن نصیر کے نام سے مشہور ہیں۔ احمد آباد کے رہنے والے تھے۔ ایک لاکھ روپیہ خرچ کرکے وہاں ایک بڑی مسجد بنوائی بنائے شیخ (۹۰۳) اس کی تاریخ ہے۔ ۵۹ سال کی عمر میں ۲۸ ذیقعدہ ۹۸۲ھ / ۱۵۷۴ء کو انتقال ہوا۔ (تذکرہ علماء ہند صفحہ ۴۷۳)

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کا نہایت خوشخط مخطوطہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور سنہ کتابت نہیں لکھی بارھویں صدی ہجری کا نوشتہ معلوم پڑتا ہے۔ اول میں نواب وزیر الدولہ اور نواب محمد علی خاں صاحب کی مہریں ثبت ہیں۔ نواب محمد علی خانصاحب کی قلمی تحریر اور دستخط بھی اس پر ثبت ہیں۔ جو اس طرح منقول ہے۔

"تاریخ بست و دہم ماہ محرم الحرام ۱۲۸۱ھ ہجری قدسی بحاضری درآمد"

ورق اول پر کاتب ہی کے قلم سے اس کتاب اور اس کے مصنف کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل نوٹ خوشخط تحریر ہے۔

"قال الفاضل الکامل المکمل العالم النحریر المحقق المدقق مولانا عبدالرحمٰن بن حسن احسن اللہ سبحانہ شانہ ــــ صنفہ الفاضل العلامہ الحبر الفہامہ .... وہو من اجل حفدۃ الشیخ الکبیر المستفیض من مولاہ النصیر اعنی الشیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی، محمد بن احمد بن نصیر المعروف بشیخ حسن محمد بن میانجیو بن نصیر نوراللہ ضریحہ"

ابتداء:۔ الحمدللہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب معجزاً قائماً علی مرالدہور............ الخ

پھر لکھتے ہیں:۔

ولما کان جمیع ذلک بالفیض النبوی سمیتہ بالمحمدی فاقول وباللہ التوفیق...............

اختتام:۔ "فقد علم ان جمیع الوسوسۃ سواء کان من جہۃ الجزار (الجن) او من جہۃ الانس یحسن دینا آخر الاجل ذکر الرب جل ذکرہ"

ترقیمہ:۔ "وقد اتفق اتمام ہذا التفسیر المشتمل علی ربط کل آیۃ بآیۃ اخری ربطہ الموسوم بالتفسیر"

اس کے بعد سے ناقص ہے۔

حوالہ:۔ سالار جنگ میوزیم ــــــــ 3/459

(۲۳۱) الاتقان فی علوم القرآن (۱۱۵)

جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء

اوراق۔ ۲۸۱ سائز۔ ۲۱×۳۰ سطور۔ ۲۷

کاتب ــــ × ــــ خط ــــ نسخ مثلث

تاریخ کتابت۔ ــــــــ ۲۳ ربیع الآخر ۱۱۴۶ھ / ۱۷۳۳ء

اصول تفسیر اور متعلقات تفسیر پر نہایت جامع کتاب ہے۔ اور مصنف کی مایۂ ناز کتابوں میں سے ہے۔ چالیس انواع پر مرتب ہے۔ اور ان میں متعلقات تفسیر مختلف انداز میں بیان کئے ہیں۔

جلال الدین السیوطی کے حالات صفحہ ۲۴ پر گذر چکے۔

علامہ کی یہ تصنیف اُن کی مفصل و شرح تفسیر "مجمع البحرین" کا گویا مقدمہ ہے۔

پیش نظر نسخہ سفید دبیز مجدول کاغذ خط نسخ میں لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے خفیف کرم خوردہ لیکن بہت صاف ہے اور اچھی حالت میں ہے۔ عرب ممالک کی طرف کا لکھا ہوا ہے۔ اور ورق اول پر اسی علاقہ کے دو نوٹ ملکیت کے درج ہیں لیکن اس عبارت میں مالک کا نام محو کر دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے وہ عبارتیں یہاں نقل نہیں کی گئیں۔ ۱۲۸۸ھ ۱۸۷۱ء میں یہ نسخہ نواب محمد علی خاں صاحب کے کتب خانہ میں داخل ہوا تو مندرجہ ذیل نوٹ دیا گیا۔

"خط عربی کاغذ سفید مجدول خرید از بمبئی معرفت مولوی محمد حسن بتاریخ ۲۰ ماہ ذی الحجہ ۱۲۸۸ھ ہجری در کتب خانہ نواب محمد علی خاں بہادر رئیس ٹونک داخل شد"

ابتداء:۔ "الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب تبصرۃ لاولی الالباب واودعہ من فنون العلوم والحکم والعجب والعجاب"۔ الخ۔

اختتام:۔ "وانا افزع الی اللہ جل جلالہ وعز سلطانہ کما من باتمام ہذا الکتاب ان یتم النعمۃ بقبولہ .... علی کل حال من الاحوال والحمد للہ رب العلمین"

ترقیمہ:۔ تم الکتاب المبارک الکریم بحمد للہ وعونہ بعد طلوع الشمس یوم الجمعۃ .... ثالث وعشرین شہر ربیع الآخر احد شہور سنۃ ۱۱۴۶ ست واربعین ومأتہ والف سنۃ برسم مالکہ الامیر الاعظم الفہامہ الاکمل، الاکرم حسام الاسلام ذوالفقار التوکل حفظہ اللہ تعالیٰ"

حوالہ:۔ عرشی ـــ 1/334 براک ـــ 2/145

پٹنہ ـــ 19/78

ایضاً (۲۳۲) (2673)

اوراق۔ ۴۲۱ سائز۔ ۱۳ × ۲۳ سطور۔ ۲۳

کاتب۔ عبدالعزیز متوطن پرگنہ سلون۔ خط ۔۔۔ نستعلیق

تاریخ کتابت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۲۴۴ھ / ۱۸۲۸ء

مذکورہ کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔ کاغذ سفید وحنائی باریک غیر مجدول خوشخط بخط نستعلیق کافی کرم خوردہ۔ مصنف اور تصنیف کے حالات گذر چکے۔ باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں

ابتداء:۔
اختتام:۔ } ۔۔۔۔۔۔ مطابق سابق

ترقیمہ کاتب:۔ "فرغ من رقمہ بمن اللہ تعالیٰ وعونہ ولطفہ فی یوم الاحد ۱۲ من شہر المحرم الحرام ۱۲۶۴ھ (۱۸۲۸) ہجری"

ترقیمہ مصنف:۔ "قال المصنف کان اللہ فی الدارین فرغت من تالیفہ یوم السبت ثالث عشر من شہر شوال سنۃ ثمان وسبعین وثمانمائۃ سوی .... الحقتہا بعد ذلک"

آخر میں اس سلسلہ کی کچھ فصول اور مسائل شامل ہیں۔ جس کے اختتام پر کاتب نے تاریخ کتابت ۴ر صفر ۱۲۶۴ھ ہجری لکھی ہے۔ اس کے بعد اصول حدیث پر ایک ارجوزہ منظوم شامل ہے۔ جو مجدالدین فروزآبادی کی طرف منسوب ہے۔ اس کے اختتام پر کاتب نے ۴ر صفر ۱۲۶۴ھ تاریخ کتابت لکھی ہے۔ کاتب نے اپنا نام عبدالعزیز متوطن .... پرگنہ سلون لکھا ہے۔

(۲۳۳) المجموعۃ اللطیفۃ (236)

اوراق۔ ۱۰۷ سائز۔ ۱۷×۲۴ سطور۔ ۲۷

کاتب۔ ناصرالدین ناصر بن محمد امان خط۔ نسخ ونستعلیق

تاریخ کتابت ۔۔۔۔۔۔۔۔ صدی ۹ ہجری / ۱۵ عیسوی

تفسیر سے متعلق رسائل وحواشی پر مشتمل ایک اچھا مجموعہ ہے۔ متعدد مسائل ورسائل

جمع کیے گئے ہیں۔

اکثر حصہ نویں صدی ہجری کا لکھا ہوا ہے۔ نادر مجموعہ ہے۔

(۲۲۴) الرسالہ (820/15)

اوراق۔ ۴ سائز۔ ۱۶×۲۱ سطور۔ ۹

کاتب ۔۔۔۔ خط ۔۔۔۔ ثلث

تاریخ کتابت ۔۔۔۔ صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

چارورقی رسالہ ہے جس میں قرآن کی روشنی میں انبیا اور انکی تعلیمات اور ان کے باہمی اختلافات کے سلسلہ میں کچھ تشریح کی گئی ہے۔ مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ دوسرے مجموعے کے ساتھ یہ رسالہ بھی شامل ہے۔

ابتداء:۔ "قال قتادة ذکر لنا انہ کان بین آدم ونوح عشرة قرون کلھم علی ہدی وعلی شریعة من الحق" الخ۔

اختتام:۔ "ان التی حرقت باللہ فاشتغلت ولم تقاتل لذی احجار ہا ہدر تمت بالخیر"

(۲۲۵) الرسالہ (820/14)

اوراق۔ ۳ سائز۔ ۱۶×۲۱ سطور۔ ۹

کاتب ۔۔۔۔ خط ۔۔۔۔ ثلث

تاریخ کتابت ۔۔۔۔ ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء

سہ ورقی رسالہ ہے جس میں پانچ اہم مسائل قرآن مجید کی روشنی میں اس طرح بیان کیے گئے ہیں، جس کی ہر اس شخص کو ضرورت ہے جو اپنے نفس کو پسند کرتا ہو۔

مرتب کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ دوسرے مجموعے کے ساتھ شامل ہے۔

ابتداء :۔ "ہذہ مسائل مہمۃ لمن یحتاج الیہا من احب نفسہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ المسئلۃ الاولی الخ"

اختتام :۔ "کل درجۃ من ہذہ الدرجات اذا عملت بہا تخلصت لبعض من کان معک واللہ اعلم"

(۲۳۶) الرسالہ (820/15)

اوراق ۔ ۱۶ سائز ۱۶ × ۲۱ سطور ۹

کاتب ۔۔۔۔۔ خط ۔۔۔۔۔ ثلث

تاریخ کتابت ۔۔۔۔۔ ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء

اس رسالہ میں وہ تمام مسائل قرآن کی روشنی میں واضح کئے گئے ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جاہلیہ اور کتابیین وغیرہ کی مخالفت کی ہے۔ اس لئے اس رسالہ میں ۱۳۰ مسائل کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اس رسالہ میں اگرچہ تاریخ کتابت درج نہیں، لیکن شامل رسالوں کی طرح یہ رسالہ بھی ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء کا لکھا ہوا ہے۔

ابتداء :۔ "ہذہ مسائل خالف فیہا رسول اللہ صلعم اہل الجاہلیۃ والکتابیین والامیین وما لا غنی للمسلم عن معرفتہا الخ"

اختتام :۔ "والبخل والظلم بہا شر کل شر کما قال تعالے ..... والحمد للہ رب العلمین"

(۲۳۷) الرسالہ (820/15)

اوراق ۔ ۲۰ سائز ۱۶ × ۲۱ سطور ۹

کاتب ۔۔۔۔۔ خط ۔۔۔۔۔ ثلث

تاریخ کتابت ________ صدی ۱۲ھ

اس رسالہ میں قرآن مجید کی روشنی میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ انسان پر سب سے پہلا فرض دین کی معرفت ہے۔ جس کی معرفت اور جس پر عمل دخول جنت کا سبب ہے، تفصیل سے اس موضوع کو واضح کیا گیا ہے۔ مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

دوسرے مجموعہ کے ساتھ یہ رسالہ بھی شامل ہے۔

ابتداء:۔ "اعلم ان اول ما فرض الله علیک معرفة دینک [illegible] سبب لدخول الجنة" الخ۔

اختتام:۔ "ولکن ہذہ من اکبر آیات الله [illegible] وقصص ایضاً"

(۲۲۸) رسالۃ التکبیر (عربی)

اوراق۔ ۹ **سائز۔** ۱۶×۲۸ سطور۔ ۲۱

کاتب۔ پیر محمد **خط۔** ________ نسخ [illegible]

تاریخ کتابت ________ ۱۱۶۰ھ

اس رسالہ میں ختم قرآن کے وقت تکبیر یعنی الله اکبر کہنے کی تفصیلات قراءت سبعہ کے سلسلہ میں بیان کی گئی ہیں۔ علامہ نویری کی کتاب شرح طیبۃ النشر کے آخر میں شامل ہے۔ مرتب کون ہیں اصل رسالہ سے معلوم نہیں ہوتا۔ البتہ کاتب کی آخری عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ شاید یہ رسالہ ملا علی سلطان القاری کا مرتبہ ہے۔

ابتداء:۔ "الحمد لله الذی اخرجنا من العدم الی الوجود وارشدنا للحق عن کل دین مردود .... وبعد فہذہ نبذة یسیرة وفوائد عزیزة تشتمل علی معرفة ما یتعلق بجمیع اوجہ التکبیر للقراء السبعة" الخ

اختتام :۔ "ثم تدعو بما اردت........ واولاہ الماثور من النبی صلی اللہ علیہ وسلم"۔
ترقیمہ :۔ "انتہی فی ہذا المقام جمیع ما الف العلامہ الشیخ سلطان بجروفہ نفعنا اللہ بہ آمین۔ تم"۔

(۲۳۹) الرسالہ فی امثال القرآن (196)

اوراق۔ ۴۰ سائز۔ ۱۵×۲۰ سطور۔ ۱۳

کاتب ۔۔۔۔ × ۔۔۔۔ خط ۔۔۔۔ نسخ

تاریخ کتابت ۔۔۔۔ در ٹونک ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء

یہ رسالہ امثال قرآن کی توضیح وتصریح کے سلسلہ میں ہے۔ جن آیات کے ذریعہ مثالیں دیگئی ہیں اس رسالہ میں ان کی وضاحت وتشریح کی گئی ہے۔ مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ چونکہ یہ حصہ ٹونک ہی میں لکھا گیا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ یہاں کے کسی صاحب کا ترتیب دیا ہوا ہو۔ ابتدار جس طرح ہوتی ہے اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ، کسی دوسری کتاب کا کچھ حصہ ہو۔

رسالہ ہذا پر کاتب وغیرہ کا نام نہیں ہے۔ ورق اول پر نام کی جگہ کچھ پھول بوٹے بنائی گئے ہیں۔ اور ٹونک میں اس کی کتابت ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔

ابتدار :۔ "ومن ہذا ما وقع فی القرآن من الامثال التی لایعقلہا الا العالمون فانہا تشبیہ لشئی بشئی فی حکمہ" الخ۔

اختتام :۔ "ولم یرخص لہ فی الانتفاع عنہ ومن تراجم البخاری علی ہذا الحدیث"۔

ترقیمہ :۔ تمت واللہ المستعان والصبر الجمیل والحمد للہ علی التمام واللہ اعلم۔
وکان الفراغ من تسوید ہذہ النسخۃ الشریفۃ فی یوم جمعۃ وشہر رمضان المبارک ۱۲۷۷ھ سنہ ہجری
تمت تمام شد کار من نظام شد۔

(۲۴۰) ایضاً (820/11)

اوراق۔ ۶۹ سائز۔ ۱۶×۲۱ سطور۔ ۹

کاتب ــــ × ــــ خط ــــ ثلث

تاریخ کتابت ــــ ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء

امثال قرآن اور اس کی تشبیہات پر ایک مجموعہ ہے۔ جس میں امثال قرآن دیکر اس کی تشریحات کی گئی ہیں۔ ابتداء اس طرح ہوتی ہے جیسے کسی دوسری کتاب کا حصہ ہو۔ مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوا کہ سابق نسخہ اور یہ نسخہ ایک ہی ہیں۔ اور دونوں ٹونک کے لکھے ہوئے ہیں۔

ابتداء :۔ }
اختتام :۔ } ــــ مطابق سابق

ترقیمہ :۔ "وکان الفراغ من تسوید ہذہ النسخۃ الشریفۃ نہارا من شہر جمادی الاول ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء"

(۲۴۱) تفسیر اسرار حروف بسم اللہ والحمد (169)

الشیخ ضیاء الدین السندی المتوفی ۱۱۷۱ھ / ۱۷۵۷ء

اوراق۔ ۳۶ سائز۔ ۱۸×۲۶ سطور۔ ۲۵

کاتب ــــ × ــــ خط ــــ نسخ

تاریخ کتابت ــــ صدی ۱۲ ہجری / ۱۸ء

اسرار بسم اللہ والحمد للہ پر بہترین رسالہ ہے۔

اس کے مرتب ضیاء الدین السندی بن ابراہیم بن ماہرون بن عجائب بن الباس ہیں۔ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی اولاد میں سے ہیں۔ ۱۰۹۱ھ / ۱۶۸۰ء میں ٹھٹھ میں پیدا ہوئے الشیخ عنایت اللہ سندھی

کے شاگرد ہیں۔ ساری عمر درس و تدریس میں گذاری۔ نہایت خلیق و متواضع انسان واقع ہوئے تھے۔ ۱۱۷۰ھ میں اسی سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ (نزہتہ الخواطر جلد ششم صفحہ ۱۱۷)

پیش نظر نسخہ اس رسالہ کا ایک قدیم اور نادر نسخہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

ابتداء:۔ "الحمد للہ الذی جعل سماء اسمائہ...... نیرات علومہ" الخ۔

اختتام:۔ "کما یلوح المتدبر فی ہذہ الارقام ان لم یکن خارجۃ من دائرۃ المخاطبین من ذوی الاذواق والافہام"

ترقیمہ:۔ درج نہیں۔

(۲۴۲) الرسالہ فی التفسیر لا الٰہ الا اللہ (820/1)

محمد بن عبد اللہ

اوراق۔ ۱۱ **سائز**۔ ۱۶×۲۱ **سطور**۔ ۹

کاتب ــــــ × ــــــ **خط** ــــــ ثلث

تاریخ کتابت ــــــ ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۸ء

۱۱ ورقی مختصر رسالہ ہے۔ جس میں "لا الٰہ الا اللہ" کی تشریح و تفسیر بیان کی گئی ہے۔ مرتب کے حالات مزید معلوم نہیں ہوسکے۔

پیش نظر نسخہ سفید باریک کاغذ پر لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے۔ ایک مجموعہ میں شامل ہے۔ کاتب کا نام درج نہیں۔ البتہ ساتھ کے رسائل ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۸ء کے لکھے ہوئے ہیں۔ یہ رسالہ بھی اسی وقت کا مکتوبہ ہے۔

ابتداء:۔ "الحمد للہ المنفرد بالکمال والبقاء۔ والعز والکبریاء" الخ۔

اختتام:۔ "کما ان الشرک اخفی من دبیب النمل واللہ اعلم وصلی اللہ..... رب العالمین"

التفسیر

فارسی

فارسی

(۲۴۳) (158)

تفسیر زاہدی

مُطلّیٰ

(النصف اوّل)

الشیخ ابو نصر احمد بن الحسن بن احمد البخاری الزاہدی

المتوفی ۵۴۹ھ / ۱۱۵۴ء

اوراق ۴۲۳ سائز ۳۰×۱۹ سطور ۲۷

کاتب نذیر احمد تاریخ کتابت صدی ۱۰ھ / ۱۶ء

خط ـــــــ نسخ

فارسی تفاسیر میں نہایت قدیم اور مشہور تفسیر ہے، جس میں قرآن مجید کا متن دے کر اس کے معانی اور ضروری مطالب فارسی میں بیان کئے گئے ہیں، یہ تفسیر ۵۱۹ھ / ۱۱۲۵ء ترتیب دی گئی۔

مصنف علام حنفی المذہب ہیں اور بخارا کے عالم ہیں۔

پیش نظر نسخہ النصف اول پر مشتمل ہے، مجدول طلائی ہے اور لوح کتاب پر بھی کام ہوا ہے، خفیف کرم خوردہ و مرمت شدہ بھی ہے، نسخہ نہایت قدیم اور نادر و نایاب ہے، یہ نسخہ عبداللہ کی معرفت دہلی سے خریدا جا کر نواب محمد علی خاں صاحب والی ٹونک کے کتب خانہ میں داخل ہوا۔

ابتداء: ـــ الحمد للہ الذی انزل القرآن نوراً مضیئاً و جعل اتباعہ دیناً وضیاءً الخ

اختتام: ـــ لقد جئت شیئاً نکرا.. قال رحمہ اللہ قال الشیخ والاصح عندنا عن ابن عباس رحمہ اللہ انہ کان غیر بالغ۔

حوالہ: ـــ براک: 1/382، استوری: ج 4، سالار جنگ جلد ۷ صفحہ ۲۲، آصفیہ: 1/566

(۲۴۴) ایضاً (59)

(نصف دوم)

اوراق ۴۸۴ سائز ۲۸×۲۱ سطور ۵

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۰ھ خط نسخ

مذکورہ تفسیر کی جلد دوم ہے، دبیز کاغذ پر بخط خراسانی لکھی ہوئی ہے، کاغذ خانی قدرے کرم خوردہ وآب رسیدہ مجدول شنجرفی، کاتب کے نام اور تاریخ کتابت کا اس جلد میں کوئی ذکر نہیں ہے، یہ جلد بھی نہایت قدیم خط میں لکھی ہوئی ہے۔ اور بہت اچھا نسخہ ہے، یہ جلد جلد اول سے زیادہ قدیم معلوم ہوتی ہے۔

ابتدا:— بسم اللہ . . . قولہ تعالیٰ کھیٰعص . . . الخ

اختتام:— واعوذ برب الناس والحمد للہ رب العالمین وصلوٰت اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ اجمعین۔

ترقیمہ:— ہذا التفسیر کلام اللہ عزوجل من تالیف افصح الکلام افضل الانام سلطان المحققین برہان المدققین ملک المفسرین اعنی امام الزاہد رحمۃ اللہ علیہ۔

حوالہ:— مذکورہ بالا

(۲۴۵) تفسیر یعقوب چرخی (166)

از سورہ فاتحہ در دو پارۂ آخر

یعقوب بن عثمان بن محمود بن محمد الغزنوی الچرخی المتوفی ۸۳۸ھ/۱۴۳۵ء

اوراق ۲۰۲ سائز ۲۰×۱۵ سطور ۱۳

کاتب نور بیگ اوزبک تاریخ کتابت ربیع الاول ۱۱۰۴ھ/۱۶۹۲ء

خط — نسخ

سورۂ فاتحہ اور آخر کے دو پاروں کی تفسیر ہے اور متعدد بار طبع ہو چکی ہے، اس تفسیر کی
ترتیب میں تفسیر کشاف وغیرہ سے خوب استفادہ کیا گیا ہے جیسا کہ خود مقدمہ سے ظاہر ہے
اسکے مرتب حضرت یعقوب چرخی مشہور بزرگ گذرے ہیں۔ چرخ غزنی میں ایک گاؤں ہے
اس میں پیدا ہوئے، بخارا جاکر علم حاصل کیا، بزرگوں کی خدمت کی اور انکی صحبت میں رہے
ان سے بزرگ مرتبہ عنایت فرمایا، حضرت بہاء الدین نقشبندی المتوفی ۷۹۱ھ / ۱۳۸۹ء سے بیعت ہیں
حضرت خواجہ احرار المتوفی ۸۹۵ھ / ۱۴۹۰ء نے بھی انہیں تلقین کی ہے، آپ کے حالات خزینۃ الاصفیاء
حالات وغیرہ تمام تذکروں میں محفوظ ہیں۔

پیش نظر نسخہ حنائی کرم خوردہ غیر مجدول کاغذ پر لکھا ہوا ہے، یہ نسخہ ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء میں سندیلہ سے خرید اجاکر نواب محمد علی خاں صاحب کے کتب خانہ میں داخل ہوا۔

ابتداء: — لک الحمد یا من بیدہ الملک وہو علیٰ کل شئی قدیر۔ الخ۔

اختتام: — وعلیٰ احبابہ الیٰ یوم القیامۃ۔

ترقیمہ: — تم تفسیر بے نظیر فی غرۃ ربیع الاول ۱۱۴۲ھ اللہم اغفر لکاتبہ
الکہ ولناظرہ بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد۔ تم تمام شد۔ بدستخط نور بیگ اوزبک۔

حوالہ: — اسٹوری ۹ I/B ایوینو 265 فہرست دیوبند جلد اول صفحہ ۵۸

ایضاً (۲۲۶) (3264 / ج پور)

اوراق ۱۵۰ **سائز** ۱۵×۲۰ **سطور** ۲۰

کاتب شرف الدین ولد محمد ہاشم تاریخ کتابت صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

خط ———— نستعلیق

تفسیر یعقوب چرخی کا دوسرا نسخہ ہے، جو حنائی غیر مجدول دبیز کاغذ پر خام خط میں لکھا ہوا ہے

آخر میں کاتب نے تاریخ کتابت لکھنا چاہی لیکن ، شعبان لکھنے کے بعد سال وغیرہ چھوڑ دیا اول و آخر میں ایک مہر مربع ثبت ہے جو پڑھی نہیں جاتی ، ابتدا میں دو ورق نظم کے شامل ہیں جو سعدی علیہ الرحمۃ کے ہیں ، ابتدائی خطبہ اس نسخہ میں نہیں ہے ۔

ابتدا : — بداں اے عزیز کہ اجلال قرآن یعنے قرآن بزرگ داشتن الخ

اختتام : — من ہمہ جہتم مر اکن جملہ حلم ۔ ۔ ۔ ۔

ترقیمہ : — تمت تفسیر سیپارہ تبارک وعم من مقامات مولانا حضرت یعقوب چرخی نور اللہ مرقدہ و برد اللہ مضجعہ حررہ کاتب العبد المذنب شرف الدین ولد محمد ہاشم قوم وتوغفر اللہ تعالیٰ ذنوبہما وستر عیوبہما واستاذہما ۔ ۔ ۔ ۔ فی وقت الزوال روز چہار شنبہ بتاریخ ہفتم ماہ شعبان المعظم ۔

(۲۴۷) بحر مواج (125)

(جلد اوّل)

قاضی شہاب الدین دولت آبادی ابن شمس الدین بن عمر

(المتوفی ۸۴۹ھ / ۱۴۴۵ء)

اوراق ۴۳۰ **سائز** ۲۵×۳۳ **سطور** ۲۹

کاتب : محمد شاہ بن محمد ماہ مقصدی تاریخ کتابت : ۹ رجب ۱۲۴۳ھ / ۱۸۲۷ء

خط ———— نستعلیق

مصنف کی مشہور کتاب ہے اور نہایت مفصل تفسیر ہے ، ہر آیت کے بعد سوال و

جواب کے ذریعہ مسائل کو واضح کیا گیا ہے، اس تفسیر میں نحوی ترکیب اور وصل وفصل کے مواقع پر خاص طور سے زور دیا گیا ہے، اس تفسیر کا عربی ترجمہ بھی ہو چکا ہے، یہ ترجمہ منور لاہوری بن عبدالمجید نے کیا ہے۔

اس کے مرتب قاضی شہاب الدین صاحب، دولت آباد دہلی میں پیدا ہوئے۔ معین الدین عمرانی اور مولانا خاجگی وغیرہ کے ——— شاگرد ہیں۔ پھر آپ جونپور چلے گئے تھے، وہاں بادشاہ ابوالمظفر سلطان ابراہیم نے انہیں بہت اعزاز سے رکھا اور ملک العلماء کا لقب دیا ۸۴۹ھ/۱۴۴۵ء میں انتقال ہوا۔ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں، اور ہندوستان کے مشہور علماء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ——— (تذکرہ علماء ہند صفحہ ۲۴۹)

پیش نظر نسخہ سفید و سبز کاغذ پر خط نسخ میں لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے، بعد میں خط نستعلیق ہو گیا ہے۔ یہ صرف جلد اول ہے جو یکم محرم ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء کو نواب وزیر الدولہ کی خدمت میں پیش ہوئی، صفحہ اول پر موصوف کی مہر اور نواب محمد علی خاں صاحب کی مہریں ثبت ہیں۔

اس تفسیر کا کچھ حصہ طبع ہو چکا ہے۔

ابتدا: — حامدی محمد طیب کہ رائحہ فاتحہ آں نفحہ آرا، مطابہ۔ الخ

اختتام: ... اے چہ بیدل ایم وہ برآئے چہ توجہ نمایم و ما تم بجا ہیں ... بفرمان خدائے عزوجل

ترقیمہ: جلد آخر میں درج ہے۔

حوالہ: — سٹوری ۱۰۱، ج ۱/۱ پٹنہ: — سہ ۸/۱۱، ذخیرہ شیرانی اول صفا

(۲۴۸) **ایضاً** (126)

(جلد دوم)

اوراق ... ۱ **سائز** ۱۷×۲۹ **سطور** ۲۲

کاتب محمد شاہ بن محمد ماہ مقصدی **خط** - نستعلیق

تاریخ کتابت ۹ رجب ۱۲۴۳ھ/۱۸۲۷ء

مذکورہ تفسیر کی دوسری جلد ہے، باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

ابتدا :— کفروا فاوحیٰ الیھم ربھم ولام لنھلکنا جواب قسم محذوف است الخ

اختتام :— ومشیر بر انتہا مرام است مستحسن بود، تم الکتاب۔

ترقیمہ :— وقد وقع الفراغ من تحریرہ التاسع من شہر اللہ المعظم المکرم رجب المرجب وقت العصر ۱۲۳۲ھ عن ید العبد الضعیف الفقیر المحتاج الی رحمۃ اللہ الصمد الہادی محمد شاہ بن مولوی محمد ماہ المقصدی غفر اللہ لہ ولوالدیہ وجمیع المؤمنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات تابع بیننا وبینہم الخیرات؛

حوالہ :— مطابق سابق

(۲۴۹) **ایضاً** (127)

(ربع ثانی)

اوراق ۳۴۲ **سائز** ۱۷×۲۸ **سطور** ۲۳

کاتب × **تاریخ کتابت** صدی: ۱۱ھ / ۱۷ء

خط ——— نستعلیق و نسخ

مذکورہ تفسیر کا دوسرا نسخہ ہے، جو "سورۂ یونس" سے "سورۂ کافرون" تک ہے، یہ جلد اس کتاب کا ربع ثانی ہے جو سورۂ یونس سے سورہ کہف تک ہے، اس نسخہ کا ربع اول ناقص ہے، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی، لیکن یہ جلد تمام نسخوں میں زیادہ قدیم ہے گیارہویں صدی ہجری کی کتابت معلوم ہوتی ہے، کاغذ مجدول حنائی قدرے آب رسیدہ و کرم خوردہ، ورق اوّل سے کچھ مہریں اور عبارت محو شدہ ہے، ترقیمہ وغیرہ درج نہیں، آخر میں ایک نوٹ ملکیت کا اس طرح درج ہے:-

"این حق و ملکیت فضیلت پناہ میاں محمد۔

ابتدا:۔ الرتلک آیات الکتاب الحکیم، الر، من انا اللہ اری یا اسم سورہ باشد بر مبتدأ محذوف دارند بتقدیر اتسم بہذا السورۃ الخ۔

اختتام:۔ یعنی امر بعمل صالحہ واخبار توحید خدائی ونہی از غیر ناحق جل علا ..... ہذہ واللہ اعلم بالصواب۔

(۲۵۰) **ایضاً** (128)

(ربع ثالث)

اوراق ۴۴۴ **سائز** ۱۷x۲۸ **سطور** ۲۵

کاتب x **تاریخ کتابت** صدی ۱۱/۱۲ھ

خط نستعلیق

مذکورہ تفسیر کا ربع ثالث ہے جو سورہ مریم سے سورۂ صاد تک ہے، کاتب نے اگرچہ اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی لیکن یہ جلد بھی قدیم معلوم ہوتی ہے، مجدول شجرفی و قدرے کرم خوردہ ابتدائی دو صفحوں کے حاشیہ پر کچھ کام بھی ہو رہا ہے۔ اصل متن کچھ جلی لکھا گیا ہے اور تفسیر کچھ باریک دونوں خط نستعلیق ہیں۔ ورق اول و آخر سے کچھ عبارتیں محو شدہ ہیں، صفحہ ۱ پر ایک مہر مدور "قاضی القضاۃ محمد فخر الدین ....." کی ثبت ہے۔

ابتدا:۔ سورۂ مریم تمام مکی است نود ہفت آیت و بعضے گویند نود ہشت آیت الخ۔

اختتام:۔ "لاالہ الاہو ای توکلت علیہ وہو حسبی"۔

(۲۵۱) **ایضاً** (129)

(ربع آخر)

اوراق ۳۱۱ **سائز** ۱۷x۲۸ **سطور** ۲۵

کاتب x **تاریخ کتابت** ۱۸ محرم ۹۷۶ھ / ۱۵۶۸ء **خط** شفیعہ

مذکورہ نسخہ کی آخری جلد ہے، سورہ صاد سے شروع ہو کر آخر تک ہے، لیکن آخر سے دو ایک ورق ناقص ہیں، سورۂ الفتح "اذا جاء" شروع ہوتے ہی یہ نسخہ ختم ہو جاتا ہے، کاغذ سفید دبیز غیر جدول، درمیان میں محشیٰ کثیر، درمیان سے بھی چند اوراق ناقص ہیں۔

یہ جلد بھی قدیم پختہ خط میں لکھی گئی ہے، کاغذ حنائی غیر مجدول قدرے کرم خوردہ ہے صاف خط میں لکھی گئی ہے، درمیان سے کم بھی تھی، لیکن اس کی تکمیل بھی کی گئی ہے۔

ابتدا:— وتوبیخ سطور دلیل است ... سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون۔ الخ

اختتام:— سورہ الفتح نزدیک بیشتر علما، مدنی است ... اذا جاء۔

اس کے بعد سے ناقص ہے۔

(۲۵۲) جواہر التفسیر لتحفۃ الامیر (277)

(مطلق ومذہب)

کمال الدین ملا حسین بن علی الواعظ الکاشفی م

المتوفی سنۃ ۹۰۶ یا ۹۱۰ھ / ۱۵۰۰ یا ۱۵۰۴ء

(از اول تا آخر سورہ آل عمران)

اوراق ۵۶۱ **سائز** ۳۱×۲۱ **سطور** ۲۵

کاتب × **تاریخ کتابت** ۱۸ محرم الحرام ۹۷۶ھ / ۱۵۱۸ء

خط — نسخ

ملا حسین واعظ کاشفی کی مشہور تصنیف ہے، تفسیر حسینی بھی ان ہی کی ہے، اور مرتب کے حالات بھی تفسیر حسینی کے تحت صفحہ ۲۶۹ پر درج ہیں۔

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کا بہترین نسخہ ہے جو مصنف سے بہت قریب زمانہ کا لکھا ہوا ہے، سفید کشمیری کاغذ پر نہایت خوشخط لکھا گیا ہے، ابتدائی دو صفحے مطلی و مذہب و بینا کار آسمانی ہیں پوری کتاب کا جدول اور متن مطلی ہے، کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔

۱۰ر محرم الحرام ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء کو یہ جلد نواب محمد علیخان کی خدمت میں پیش ہو کر داخل کتب خانہ ہوئی
صفحہ اول پر نواب صاحب کی مہر بھی ثبت ہے، مزید تین مہریں محو شدہ ہیں۔

یہ تفسیر تفسیر حسینی سے زیادہ مفصل ہے۔ تفسیر میں اشعار کا استعمال بھی کافی ہوا ہے۔ تفسیر حسینی کے مقدمہ میں مرتب نے اس تفسیر کیلئے لکھا ہے کہ میں نے امیر شیر علی کے لئے یہ تفسیر نہایت مفصل لکھنا چاہی تھی۔ جو چار جلدوں میں ہونا چاہئے تھی، جلد اول مکمل ہو کر امیر کے سامنے پیش بھی ہو گئی اور نہایت پسند کی گئی، لیکن بعد میں تکمیل نہ کر سکے، ۸۹۶ھ/۱۴۹۱ء میں ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ پہلے قرآن مجید کا ترجمہ فارسی تشریح کے ساتھ کر دیا جائے، چنانچہ اسکی تکمیل ہو گئی یہی مکمل حصہ تفسیر حسینی کے نام سے متعارف ہے۔
اول میں ایک مہر | صفی خان | اور متعدد دیگر مہریں ثبت ہیں، جو ناقابل قرأت ہیں اور کئی نوٹ عرض دیدہ شد کے بھی اول میں تحریر ہیں۔

ابتدا: —— یبدأ والله علیم حکیم زینت ہر کتاب وزیور خاتمہ ہر خطاب جز مایۂ ثنا رب الارباب الخ۔

اختتام: —— توفیق الٰہی و مددگاری تائید نامتناہی مجلد اول ... اختتام پذیرفت ... نام اوتاجشنر نامی دار ... علی من اتبع الہدیٰ۔

ترقیمہ: —— "وقد تم فی یوم الثلثا ثامن وعشر من شہر محرم الحرام سنۃ ست وسبعین وتسعمائۃ من الہجرۃ النبویۃ المحمدیۃ"

حوالہ: — اسٹوری ۵. ۱۲. P1۲. ریو 1/7603. بانکی پور 131. سالارجنگ جلد ۲ نمبر ۳۰

(۲۵۳) ایضاً (3867)

اوراق ۲۶۰ **سائز** ۱۲×۲۲ **سطور** ۱۲

کاتب × **تاریخ کتابت** صدی: ۱۲ھ/۱۸ء

خط —— نسخ

اسی تفسیر کا دوسرا نادر نسخہ ہے، آخر سے ناقص ہونے کی وجہ سے کاتب کے نام اور تاریخ کتابت وغیرہ کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔

کاغذ سفید مجدول طلائی و آبی بہ خط نسخ میں لکھا ہوا بہت اچھا نسخہ ہے، قدرے کرم خوردہ و ناقص بھی ہے، صفحہ اول سے کچھ تاریخی نوٹ و عبارتیں و مہریں محو شدہ ہیں، شاہی کتب خانوں میں بھی رہا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے، ایک نوٹ کی کچھ عبارت اس طرح پڑھنے میں آتی ہے۔

"هو ...... در شہر ربیع الاول ....

در خیر البلاد اکبر آباد ہنگام عزلت ... ابتیاع نمود"۔

ابتداء:- بدأ واللہ علیم حکیم زینت فاتحہ ہر کتاب و زیور خامہ ہر خطاب حمد بے پایاں متناہی رب الارباب جلت کلمتہ کہ۔ الخ ....

فاضل ترین عبادتی مر امت محمد را۔ الخ

اختتام:- بعضے بر آنند کہ آمین مخفف ہم ممدود ہم مقصود یکے از نامہای الہیت و از ائمہ اہل بیت امام ناطق جعفر الصادق علیہ السلام ؓ۔

ترقیمہ:- درج نہیں۔

(۲۵۴) المواهب العلیہ (138)

معروف بہ تفسیر حسینی

(حصہ اوّل)

○ کمال الدین ملا حسین الواعظ الکاشفی

اوراق ۴۹۰ سائز ۲۰×۲۸ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۱/۱۲ھ

خط نسخ

مصنف کی مشہور تصانیف میں سے ہے، جو نہایت مقبول ہوئی، اسکے مرتب حسین بن علی الواعظ کاشفی مشہور عالم ہیں، وعظ میں یکتا، علوم ظاہری و باطنی میں تبحر اور بڑے بزرگ تھے، علم کیمیا سے بھی خوب واقف تھے، عالم تجرد میں رہا کرتے تھے، صاحب مقامات عالیہ ہیں۔ تاریخ وفات میں اختلاف ہے، صاحب کشف الظنون نے ۹۰۶ھ / ۱۵۰۰ء اور خزینۃ الاصفیاء میں ۹۱۰ھ / ۱۵۰۴ء وفات کا سنہ لکھا ہے۔

جواھر التفسیر بھی ان ہی کی تصنیف ہے، جو امیر شیر علی کے لئے لکھی گئی ہے، اسکی جلد اول مکمل ہونے کے بعد آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ اور اس کے ساتھ قدرے تشریح کا سلسلہ شروع کیا، یہی تشریحی ترجمہ تفسیر حسینی کے نام سے معروف ہوا اور "المواھب العلیة" اس کا اصل نام ہے۔

پیش نظر جلد حنائی دبیز کاغذ پر لکھی ہوئی ہے، کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں، ابتدائی حصہ تو کچھ قدیم ہے، لیکن آخر کے کچھ ورق بہت بعد کے لکھے ہوئے ہیں، اول میں ایک نوٹ ملکیت کے سلسلہ میں اس طرح درج ہے:۔

"مالک جمیع اشیاء ہو اللہ و بظاہر در ملک محمدی بیگ آمدہ از برہان اللہ"

ابتداء: —— بعد از تمہید قواعد محامد الٰہی و تاسیس مبانی ثنا خوانی الخ۔

اختتام: —— بعبادۃ ربہ . . . احداً یکے را یعنی بریا و تضیع عمل نکند کہ ریا شرک اصغر است و تباہ کنندہ عمل نعوذ باللہ . . . اجمعین۔

حوالہ: —— اسٹوری 12-P/1، ریو 2/760ء/1، فہرست دیوبند 65/1، سالار جنگ جلد 1 صفحہ 40

(139) ایضاً (۲۵۵)

(مطلی نصف اخر)

اوراق ۶۰۷ سائز ۲۰×۳۰ سطور ۱۹

کاتب عبدالرزاق تاریخ کتابت:۔ ۲۵ رجب سنہ ۱۰۰۲ھ / ۱۵۹۴ء

خط —— نسخ

مذکورہ تفسیر کی دوسری جلد ہے اور مطلی و مذہب ہے، حنائی مجدول کاغذ پر لکھی ہوئی خوشخط

کتاب ہے، ورق اوّل پر نواب محمد علی خاں صاحب کے دستخط ثبت ہیں، لوح کتاب نہایت کامدار ہے، بین السطور بھی مطلّٰی ہے، نہایت صاف اور پختہ خط میں لکھا ہوا نسخہ ہے۔

ابتدا :۔ کھیٰعص در مواہب صوفی آبادیہ از مواہب الٰہی کہ بر حضرت شیخ رکن الدین۔

اختتام :۔ رباعی : باخامہ کہ این نامہ اقبال نوشت

وانجام سخن باین افعال نوشت

گفتم بہ سال و روز تاریخ نویس

فی الحال دو میم شہر شوال نوشت

ترقیمہ :۔ قدتم ہذا التفسیر فی شہر رجب المرجب فی وقت الضحٰی فی یوم الرابع بید الفقیر الحقیر عبد الرزاق الراجی الیٰ رحمۃ اللہ الغنی بتاریخ ۲۵ ۱۰۰۳ھ / ۱۵۹۴ء۔

نوشتہ بماند بخط غریب ÷ کہ نصر من اللہ و فتح قریب

آخر میں ایک مہر "الوقف للہ" ثبت ہے، جس میں ۱۱۷۰ھ / ۱۷۵۶ء کندہ ہے، اسی طرح ایک مہر مدور کلاں بھی ثبت ہے لیکن وہ پڑھنے میں نہیں آتی۔ آخر ہی میں ایک گوشہ پر غالباً کاتب کی جانب سے اوراق کی تفصیل اسطرح لکھی ہے:۔

"تمام اجزا این نسخہ میمون ہفتاد و شانزدہ دو ورق بالا میشوند و تمام اوراق شش صد و دہ ورق ہستند۔ واللہ اعلم۔"

(۱۴۰) ایضاً (۲۵۶)

(نصف اوّل)

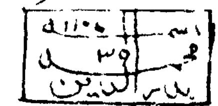
اوراق ۵۷۶ سائز ۱۴×۲۵ سطور ۱۹

کاتب ۔ × **تاریخ کتابت :۔** صدی ۱۱ھ / ۱۷ء

خط ـــــــــــ نستعلیق

مذکورہ تفسیر کا دوسرا نسخہ ہے اور یہ اسکی جلد اول ہے، حنائی غیر مجدول کاغذ پر خط نستعلیق

میں لکھی گئی ہے کاتب اور تاریخ کتابت کا ذکر نہیں، ورق آخر ناقص بھی ہے، اول و آخر میں پانچ سات ورق کسی صرف کی کتاب کے جلد میں شامل ہیں، اول میں مہر "بدر الدین" اسطرح ثبت ہے:۔



اس کے بعد ۶ جلوس احمد شاہ بادشاہ میں یہ کتاب دہلی میں کسی نے خریدی اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل نوٹ درج ہے:۔

"این تفسیر حسینی شیخ عظمت اللہ ولد شیخ رحیم اللہ بیعاً پانزدہ روپیہ را خرید نمودہ از بدر الدین در دار الخلافۃ شاہجہان آباد بحضور مرزا صاحب مرزا فولاد بیگ و چاند خان افغان۔ اگر کسے دیگرے دعویٰ کند در شرع ولورہ کاذب باشد۔ تاریخ چہاردہم من ماہ رمضان المبارک سنہ ۶ احمد شاہ بادشاہ غازی"

ابتدا:—— مطابق سابق

اختتام:—— عملاً صالحاً . . . یعنی پسندیدہ خدا و درجہ الحقائق آوردہ کہ عمل صالح متابعت پیغمبر است صلی اللہ علیہ

اس کے بعد سے ورق آخر ناقص ہے۔

(۱۴۱) ایضاً (۲۵۷)

(نصف آخر)

اوراق ۷۵۹ سائز ۳۱×۱۸ سطور ۲۵

کاتب مصطفیٰ بیگ تاریخ کتابت ۸ محرم الحرام سنہ ۱۰۹۱ھ / ۱۶۸۰ء روز پنجشنبہ

خط —— نستعلیق

نسخہ ہذا کی دوسری جلد ہے جو کسی دوسرے کاتب کے قلم سے لکھی ہوئی ہے، کاغذ حنائی مجدول شنجرفی، اول و آخر میں مہر "سید خوب اللہ حسینی" کی ثبت ہے جس میں سنہ ۱۱۸۶ھ / ۱۷۷۲ء کندہ ہے نسخہ نہایت صاف اور واضح ہے۔

ابتدا : — سورۂ مریم کہیعص ذکر رحمۃ ربک یاد کردن خداوند لشت بمہربانی الخ.

اختتام : — مطابق سابق اس کے بعد ایک تفصیلی دعا ہے:۔

"صدق اللہ العظیم . . . یا خیر الناصرین"

ترقیمہ : — "تمام شد تفسیر حسینی بوقت نماز عصر فی یوم انیس تاریخ مفتم شہر محرم الحرام سنہ ۱۰۹۱ھ بخط فقیر حقیر خاکپائے صغیر و کبیر مصطفٰی بیگ ہر کہ خواند دعائے ایمان کاتب را . . . الخ"

(۱۴۲) ایضاً (۲۵۸)

(جلد اوّل)

اوراق ۴۰۶ سائز ۲۸×۱۸ سطور ۲۵

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ھ / ۱۸ء

خط ———— نستعلیق

مذکورہ تفسیر کا نسیر النسخہ ہے جو دو جلدوں پر مشتمل ہے، خانی غیر مجدول کاغذ پر اس کی کتابت ہوئی ہے، دوسری جلد کے آخر میں کاتب و تاریخ کتابت کی تفصیل موجود ہے، لیکن جلد اوّل اس کاتب کے قلم سے نہیں ہے۔ یہ کسی دوسرے کاتب کی لکھی ہوئی ہے

ابتدا : ——— مطابق سابق

اختتام : ——— احدا کے را یعنی بریا و تضییع عمل نکند کہ ریا شرک اصغر است و تباہ کنندہ عمل۔ نعوذ باللہ منہا من الریاء و نعتصم بہ من وقوع الذلل و صلی اللہ علی سیدنا محمد المصطفٰے صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

———×———

(۲۵۹) ایضاً (143)

(نصفِ آخر)

اوراق ۴۶۹ سائز ۱۶×۲۸ سطور ۲۳

کاتب محب اللہ ولد میانجی احسن اللہ تاریخ کتابت ۲۲ رمضان ۱۲۶۰ھ / ۱۸۴۴ء

خط ــــــــــ نستعلیق

مذکورہ نسخہ کی دوسری جلد ہے، سفید و مجدول شنجرفی کاغذ پر خط نستعلیق میں لکھی گئی ہے۔ آخر میں بالائی حصہ پر کرم خوردگی کا اثر زیادہ ہے۔

ابتدا :ــــ مطابق سابق

اختتام :ــــ کہ ایں دو حرف لغۃ فارسی بہمان معنی جست اند یعنی پندہ۔

ترقیمہ :ــــ "باتمام رسید و بپیرایہ اختتام پوشید نسخہ تفسیر حسینی جلد آخر بتاریخ بست و دویم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۶۰ ہجری خط خبط عبودیت پناہ فدوی محب اللہ ولد میانجی احسن اللہ . . . ساکن سرائے ترین محلہ دربار صورت تحریر یافت"

(۲۶۰) ایضاً (3254/ج-ر)

(نصفِ اوّل)

اوراق ۳۰۵ سائز ۲۱×۳۰ سطور ۲۴

کاتب × تاریخ کتابت ۱۰۷۷ھ / ۱۶۶۶ء

خط ــــــــــ نستعلیق

مذکورہ تفسیر کے دوسرے نسخہ کی جلد اول ہے جو ابتدا سے سورہ کہف تک ہے کاغذ حنائی مجدول شنجرفی و آسمانی، متن قرآن شنجرفی ہے اور خط نسخ میں ہے، باقی تفصیلات سابق کے۔

مطابق ہیں۔

ابتداء:۔ ربنا آتنا... بعد از تمہید قواعد محامد الٰہی۔ الخ۔

اختتام:۔ کہ ریا شرک اصغر است و تباہ کنندہ عمل نعوذ باللہ.. بن وقوع الذلل۔

ترقیمہ:۔ "قد تم ہذا الدفتر الاولیٰ من تفسیر الحسینی فی تاریخ عشرون و اثنا من شہر ربیع الاوّل وکان مضیٰ من السنین الہجریۃ النبویۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام الف وسبعۃ وسبعون عاماً۔"

(۲۶۱) ایضاً (3255/ج2)

(نصف ثانی)

اوراق ۲۹۷ سائز ۲۱×۳۰ سطور ۲۴

کاتب × تاریخ کتابت ۱۰۷۷ھ / ۱۶۶۶ء

خط ——— نستعلیق

مذکورہ نسخہ کی جلد ثانی ہے جو سورۂ مریم سے شروع ہو کر آخر قرآن تک ہے باقی تفصیل سابق کے مطابق ہے اس جلد کے آخر میں تاریخ کتابت درج نہیں۔ البتہ دونوں جلدیں ایک ہی کاتب کے قلم سے ہیں اور سنہ کتابت بھی وہی ہوگا جو جلد اوّل کے آخر میں درج ہے۔ اوّل و آخر بھی سابق کے مطابق ہے۔

(۲۶۲) ایضاً (3252/ج2)

(نصف اوّل)

اوراق ۲۸۰ سائز ۱۹×۲۶ سطور ۲۳

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ھ / ۱۸ء

خط ——— نستعلیق

مذکورہ تفسیر ہی کا نسخہ ہے جسکی کی یہ جلد اول ہے، جو سورۂ کہف تک ہے کاتب نے اپنا نام وتاریخ کتابت نہیں لکھی، اوّل و آخر میں ایک مہر مربع ثبت ہے جو پوری طرح پڑھی نہیں جاتی، اس کے علاوہ بھی اوّل سے کچھ عبارت اور کچھ مہریں محو کردی گئی ہیں، نسخہ اچھا ہے۔ کاغذ حنائی غیر مجدول، کرم خوردہ و آب رسیدہ۔

ایضاً

(۲۶۳) (3253)

(نصف ثانی)

اوراق ۴۵۸ سائز ۱۶×۲۷ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۲ھ / ۱۸ء

خط ——— نستعلیق

اس نسخہ کی جلد ثانی ہے جو سورۂ مریم سے شروع ہو کر آخر قرآن تک ہے، مگر یہ جلد دوسرے کاتب کے قلم سے ہے اور زمانہ بھی اس کا سابق جلد کے مقابلہ میں بعد کا ہے، کاغذ سفید دبیز مجدول شنجرفی و آسمانی، لوح کتاب مطلّٰی و مینا کار، ابتدائی دو صفحہ مجدول طلائی۔

اوّل و آخر سے چند مہریں محو شدہ ہیں، نسخہ اچھا ہے۔

ابتدا
اختتام : ——— مطابق سابق

ایضاً

(۲۶۴) (3932)

(نصف ثانی)

اوراق ۳۳۴ سائز ½۱۵×۲۵ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

خط ——— نستعلیق

اسی تفسیر کا نصف ثانی ہے۔ حنائی غیر مجدول کاغذ پر سادہ خط میں لکھا ہوا نسخہ ہے۔ قدرے آب رسیدہ، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی، درمیان میں مختلف الخط ہے۔ باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

ایضاً

(۲۶۵) (3888/2)

(نصف اول)

اوراق ۳۰۰ سائز ۲۱×۲۳ سطور ۲۵

کاتب × تاریخ کتابت صدی : ۱۳ھ / ۱۹ء

خط ——— نسخ

مذکورہ تفسیر کا نصف اول ہے، جو ابتداء سے سورۂ کہف تک ہے آخر سے ایک ورق ناقص ہے اسی وجہ سے کاتب وغیرہ کی تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔ ابتداء میں تقریباً تین جزو کسی تفسیر ام القرآن عربی کے شامل ہیں جس کی تفصیل اپنے مقام پر درج ہے۔

ابتدا } مطابق سابق
اختتام }

ایضاً

(۲۶۶) (3018)

(از آیت الکرسی تا سورۃ الکھف)

اوراق ۳۵۰ سائز ۱۶×۲۷ سطور ۲۵

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

خط — نسخ

مذکورہ تفسیر کا ایک نامکمل حصہ ہے جو ناقص الطرفین ہے، آیت الکرسی سے لے کر تا آخر ——— اختتام سورۂ کہف ہے، خط حنائی غیر مجدول، قدرے کرم خوردہ، ورق آخر ناقص ہونے کی وجہ سے کاتب کے نام یا تاریخ کتابت کی تفصیل مزید معلوم نہیں ہو سکی۔

ابتدا :— بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ بچیزی از معلومات او اِلَّا بِمَا شَآءَ مگر بانچہ
او خواہد کہ بدان محیط شوند ۔ الخ

اختتام :— فلیعمل پس باید کہ کند عملا صالحا ۔ ۔ ۔ حق سبحانہ تصدیق سخن
پیغمبر خود آیۃ فرستاد کہ ۔ ۔ ۔'' اس کے بعد سے ناقص ہے۔

(۲۶۷) ایضاً (144)

(از نصف پارہ دو لوانا تا آخر)

اوراق ۴۶۸ سائز ۵.۲۰x سطور ۲۲

کاتب x تاریخ کتابت صدی :- ۱۲ھ / ۱۸ء

خط ——— نسخ

مذکورہ تفسیر کی نامکمل جلد ہے کاغذ سفید سرخی مائل، غیر مجدول، ابتدائی حصہ آب رسیدہ بھی ہے، کاتب اور تاریخ کتابت کا ذکر نہیں، باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

ابتدا :— ایشان را بوبن شاکر قال اخرج منہا مذؤماً مدحوراً
گفت خداوند تعالی بیرون آی از صورت فرشتگان ۔ الخ

اختتام :— من الجنۃ والناس ۔ ۔ ۔ یعنی بگو اے محمد باز داشت می خواہ
بہ خداوند مردمان از شر پریان و آدمیان واللہ اعلم و ہو الہادی۔''

(۲۶۸) ایضاً (145)

(ربع ثالث)

اوراق ۲۷۷ سائز ۱۴x۲۲ سطور ۲۳

کاتب x تاریخ کتابت صدی ۱۲ھ / ۱۸ء

خط ——— نسخ

یہ بھی مذکورہ تفسیر کی نامکمل جلد ہے، سورۂ مریم کے وسط سے آیت ''فقال انی احببت

—— حسب الحکم ۔ کتاب کے ناقص ہونے کی وجہ سے کاتب و تاریخ کتابت کا ذکر نہیں ابتداء

میں مولوی عبدالرزاق ٹونکی کے قلم سے خریداری کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہوا ہے :۔

"قد اشتریت ہذا الکتاب بأثمنہ من روبیۃ مادھو پوری فی بلدۃ ٹونک فی تاریخ عشرین من ربیع الاول

سنہ ۱۲۸۴ھ وانا عبد الحق بن محمد خلیل الرحمٰن کان اللہ تعالیٰ لہما"

ابتدا : —— چونہ باشد لی غلامم مرا پسرے، وکانت امرأتی وہبت زنے من الخ

اختتام : —— ولاعناق دیگر دنہائے الیشاں وبموضع دوقت عصر آورد ندتا دے

آمر اداکرد۔

(147) **ایضاً** (۲۶۹)

(ربع ثالث)

اوراق ۳۳۹ سائز ۱۹×۲۵ سطور ۱۴

کاتب × تاریخ کتابت :۔ صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

خط —————— نستعلیق

یہ تفسیر مذکور کا نامکمل حصہ ہے اور ربع ثالث پر مشتمل ہے۔ سورۂ مریم سے سورۂ احزاب

تک ہے کاتب نے اپنا نام و تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

ابتدا : —— کھیعص درجواہب صوفیاں از مواہب الٰہی کہ حضرت۔ الخ

اختتام : —— ولکن اذا دعیتم ولیکن چون خوانده شوید" اس کے بعد سے ناقص ہے۔

(146) **ایضاً** (۲۷۰)

اوراق ۲۸۵ سائز ۱۰×۱۶ سطور ۱۱/۱۲

کاتب × تاریخ کتابت صدی —— ۱۱ھ / ۱۷ء

خط —————— نسخ

مذکورہ تفسیر ہی کا ابتدائی حصہ ہے، جو اوّل سے لے کر آیت "فانکحوا ما طاب لکم

من النساء، مسک ہے، ناقص ہونے کی وجہ سے کاتب وغیرہ کا نام نہیں۔

ابتدا: الحمد للہ ولی التوفیق وبالحمد واثنائہ تحقیق، بعد از تمہید قواعد محامد الٰہی الخ

اختتام: او ما ملکت ایمانکم باسریت گیرید آنچیزے را کہ مالک آنست دستہائے شما یعنی شمارا بالکلیہ تصرف مہست "۔

ایضاً

(۲۷۱) (2381)

(النصف اول)

اوراق ۲۳۰ سائز ۱۶×۲۶ سطور ۲۱

کاتب .. بن عنایت اللہ تاریخ کتابت ۱۰۵۰ھ

مذکورہ تفسیر کا نصف اول ہے، لیکن ابتدائی کچھ حصہ ناقص ہے، آخر کا حصہ بھی کچھ چوٹ زدہ ہے، کاتب نے آخر میں اپنا نام اور تاریخ کتابت لکھی ہے، لیکن کچھ حصہ قطع شدہ ہے جسقدر پڑھنے میں آسکا وہ ترقیمہ میں لکھدیا گیا ہے، باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

ابتدا: " خطوات الشیطن کا منہا شیطان ابلیس ... مشرکان عرب چیزہا بوسوسہ شیطان حلال وحرام میکردند " الخ

اختتام: " احدا آسیکے را وبریا وسمعت تضیع عمل نکند چہ ریا شرک اصغر است وتباہ کنندۂ عمل "

ترقیمہ: تمت بعون عنایت رحمانی تحریر ایں تفسیر کہ صیقل دہا تا سورہ کہف لموعظۂ احباء، واولیائے سخائیت بانصرام رسید، اللہم اغفر لکاتبہ ... تمت فی اول یوم الاربعاء ... من شہر رجب سنۃ .... وخمسین والف .... الفقیر الراجی بلقاء اللہ ... ابن عنایت اللہ "

باقی حصہ قطع شدہ ہے۔

(۲۷۲) ایضاً (2382)

(ربع ثالث)

اوراق ۲۸۲ سائز ۱۷×۲۶ سطور ۱۶

کاتب × ـــــــ تاریخ کتابت صدی ۱۱ھ / ۱۷ء

اسی سلسلہ کی دوسری جلد ہے، جو ربع ثالث پر مشتمل ہے، اور غالباً مذکورہ بالا کاتب ہی کے قلم سے ہے، لیکن مسطر میں فرق ہے، باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

ابتدا : ـــ کنز ھا گنج خود را رحمۃ من ربک بخشش از پروردگار تو۔ الخ۔

اختتام : ـــ وابصرھم۔ و بحال ایشاں را دراں روز سوف یبصرون ....."

(۲۷۳) ایضاً (2383)

(ربع آخر)

اوراق ۲۵۶ سائز ۱۷×۲۶ سطور ۱۶

کاتب صفدر خان تاریخ کتابت : ۱۱۱۱ھ / ۱۶۹۹ء

اسی سلسلہ کی آخری جلد ہے، اور جلد ثانی کے مسطر پر غالباً اسی کاتب کے قلم سے لکھی ہوئی ہے۔ باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں، البتہ تیسواں پارہ ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ دوسرے کے قلم سے ہے، آخر میں کاتب نے اپنا نام وغیرہ بھی لکھا ہے جسکی تفصیل ترقیمہ سے ظاہر ہے۔ لیکن جب تیسویں پارہ کو تفسیر حسینی سے ملایا گیا تو اندازہ ہوا کہ یہ کسی دوسری فارسی تفسیر کا حصہ ہے، لہذا یہ تیسواں پارہ تفسیر حسینی کا نہیں ہے، درمیان میں بھی کچھ حصہ مختلف الخط ہے۔

ابتدا : ـــ ندا کردند از آواز بلند بر داشتند تا کسے ایشان را بفریاد رسد۔

ولات وعیسیٰ آں ہنگام حین مناص ہنگام رجوع بگریز گاہ۔ الخ۔

اختتام پارہ ۲۹: کلوا واشربوا ہنیئا، بخورید ایں ثمرات وبیاشامید ازیں شرابات خوردنی وآشامیدنی۔۔۔۔"

اس کے بعد سے ناقص ہے۔

ابتداء پارۂ عم: عم یتساءلون۔۔۔۔ آنکہ ایشان چہ چیزمی رسد یکدیگر را۔ قریش در اختلاف دارند و مومنان تصدیق میدارند۔ الخ۔

اختتام پارۂ عمّ: من الجنۃ والناس۔۔۔۔ از شریان وآدمیان"

ترقیمہ: "تمت تمام شد کار من نظام شد، الجزء عم۔ کاتب الحروف فقیر صفدر خان ولد حمید خان بن محمد خان بن دریا خاں بن نیتو خاں برکی ساکن قصبہ دیپر بروز شنبہ شہر ربیع الاول بتاریخ ۲۷ بست ہفتم سنہ ۱۱۱۱ ہجری" اس کے بعد ایک تفصیلی دعا ہے۔

(۲۷۴) شرح القرآن (203)

(مطلّیٰ)

معین الدین بن سراج الدین خواند محمود المتوفی ۱۰۸۵ھ / ۱۶۷۴ء

اوراق ۶۴۳ سائز ۲۴×۳۶ سطور ۲۷

کاتب × تاریخ کتابت۔ صدی: ۱۱ھ / ۱۷ء

خط ——— نسخ

تفسیر ہذا کے مرتب معین بن محمود کشمیری ہیں، جنکے حالات زبدۃ التفاسیر کے تحت صفحہ ۲۱ پر گذر چکے، تفسیر ہذا ۱۰۷۲ھ / ۱۶۶۱ء میں تصنیف ہوئی۔

پیش نظر نسخہ اس کتاب کا نہایت قدیم نسخہ ہے، کاتب نے اگرچہ اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی، لیکن مصنف کے بہت قریب زمانہ کا لکھا ہوا نسخہ ہے، اوّل میں ایک مفید فہرست شامل ہے، جو مسائل فقہیہ پر مشتمل ہے اور ان مسائل کا حوالہ مختلف سورتوں سے دیا گیا ہے۔

یہ فہرست بھی اسی قدیم دور کی بنی ہوئی ہے، اصل کتابت حنائی دبیز مجدول شجرفی و آبی کاغذ پر خط نسخ میں ہوئی ہے، اندراج ابواب قدرے مطلّٰی ہے، نہایت خوشخط لکھا ہوا النسخہ ہے، مرتب کتاب معین بن محمود بھی بہت خوشخط تھے، ان کے قلم سے لکھی ہوئی بخاری شریف کا ایک مخطوطہ کتب خانہ عرفانیہ ٹونک میں محفوظ ہے، اُس نسخہ سے اس نسخہ کا مقابلہ کیا گیا، خط کی پختگی اور خوشخطی سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاید اس نسخہ کے کاتب خود مؤلف ہوں، نسخہ بڑا نادر اور نایاب ہے۔

مرتب نے چونکہ تفسیر ہٰذا کو اورنگ زیب عالمگیر کے نام پر معنون کیا ہے، جس کا تفصیلی ذکر مقدمہ میں موجود ہے، یہ مقدمہ بھی چونکہ نہایت مفید ہے اور مصنف کی متعدد تصانیف کے بارے میں اشارے ملتے ہیں اس لئے یہاں اس سلسلہ کی چند باتیں مقدمہ سے نقل کی جارہی ہیں۔

مؤلف مقدمہ میں ذکر کرتے ہیں کہ جب ان کا حج کے لئے مصمم ارادہ ہوگیا، سفر میں سب ذخیروں کا ساتھ لینا مشکل تھا اس لئے مختلف تفاسیر سے اخذ کرکے آپ نے سب سے پہلے "زبدۃ التفاسیر من جہد المعین" ترتیب دی، جس میں تفسیر کے ضروری مسائل اور تشریحات کو جمع کیا گیا ہے، یہ کتاب عربی میں ہے اور اس تفسیر کا ایک بہت بہتر نسخہ اس ادارہ میں بھی محفوظ ہے جس کا ذکر فہرست ہٰذا میں صفحہ ۲۲ پر گذر چکا، بعض احباب نے آپ سے اصرار کیا کہ عربی کی اس تفسیر سے صرف اہل علم ہی استفادہ کرسکتے ہیں اس لئے آپ اسی طرح کی کوئی تفسیر فارسی میں بھی ترتیب دیں تو سب ہی کیلئے مفید ہو۔

ابھی یہ کام شروع نہیں کیا تھا کہ آپ کو خیال ہوا کہ حج کے اس سفر میں فقہ کا مجموعہ بھی ساتھ ہونا ضروری ہے، مختصر مدت میں آپ نے فقہ کے مختلف ذخیروں سے انتخاب کرکے فقہ کا ایک مجموعہ تیار کرلیا اور اس کا نام "فتاویٰ نقشبندیہ خزائن فقہ المعینیہ" رکھا۔ تصوف کے مسائل پر بھی آپ نے ایک کتاب ترتیب دینا چاہی، چنانچہ "مفرح القلوب" کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی جس میں موت اور امور اخروی کے احوال تفصیل سے بیان کئے گئے، موضوع کے لحاظ سے نام پسند نہیں آیا۔ اس لئے بشارت کے مطابق آپنے اس کا نام "المرتفقۃ للقلوب وذرفۃ للعیون" رکھا اس درمیان میں تفسیر ہٰذا "شرح القرآن" فارسی کی بشارت برابر ہوتی رہی چنانچہ آپ نے اس تفسیر کی ترتیب شروع کردی، اندازہ تھا کہ اسکی ترتیب میں دو سال

لگیں گے لیکن چھ ماہ کی مدت میں اس کی ترتیب سے فارغ ہوئے، ۷ رجب ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء سے اس تفسیر کی ابتداء ہوئی اور ۲۰ محرم ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۴ء کو اس کی ترتیب سے فارغ ہو گئے "شرح القرآن" تاریخی نام ہے۔

مقدمہ ہذا ہی میں اللہ کے دیگر انعامات کا ذکر کرتے ہوئے تین چار سال کی مدت میں آپنے دوسری جو تصانیف ترتیب دی تھیں ان کا ذکر کیا ہے اس سلسلہ میں سب سے پہلے صحیح البخاری کے انتخاب کا ذکر ہے جس میں روایات اور مکررات کو حذف کر کے انتخاب مرتب کیا گیا، اسی کے ساتھ صحیح مسلم اور جامع الترمذی کے انتخاب کو بھی شامل کیا گیا ہے اسی کے ساتھ آپنے چند مزید رسائل کا ذکر کیا ہے، جیسے مرآت العدالہ، رسالہ رد الملاحدہ وغیرہ۔

پیش نظر نسخہ بڑا نادر و نایاب ہے جو نواب محمد علی خانصاحب نے رمضان ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء میں سندیلہ کے ذخیرہ سے خرید کر اپنے کتب خانہ میں داخل کیا۔

ابتدا: ـــــ "حمد نامحدود و ثنائی نا معدود مر معبودی را سزا است کہ جمیع حامدان و ثنائی جمیع ثنا خوانان راجع بذات پاک اوست"۔ الخ

اختتام: ـــ "گفت عائشہ آمد مرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت واللہ ۔ ۔ ۔ ۔ و نخلستان او چوں رؤس شیاطین بود"۔

ترقیمہ مصنف: "تمت تدوقع الفراغ من تصنیف شرح القرآن بعد ستۃ اشھر یزید علیہا العشران عند وسط یوم الخمیس من شھر اوّل من سنۃ ثانیۃ السبعین بعد الالف حول عن ہجرۃ سید الانبیاء افضل المرسلین صلوات اللہ والسلام علیہ وعلیٰ آلہٖ و اصحابہ اجمعین ۔ ۔ ۔ ۔ برحمتک یا ارحم الراحمین"

حوالہ: ـــــ سالار جنگ جلد ۱، صفحہ ۴۹۔

(۲۷۵) **بحر العلوم الاسلامیة** (122)

(تفسیر مصطفوی)

(جلد اول)

حافظ غلام مصطفےٰ بن محمد اکبر التھانیسری الدہلوی

اوراق ۶۹۷ سائز ۲۲×۳۱ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت :— ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء

خط ـــــــــ نستعلیق

اس تفسیر کے مرتب غلام مصطفےٰ تھانیسری دہلی کے مشہور بزرگ گذرے ہیں، ۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۴ء سے اس کی ترتیب شروع ہوئی اور ۱۱۹۱ھ / ۱۷۷۸ء میں اس کی تکمیل ہوئی۔

ابتدا میں ایک مفصل مقدمہ ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجمع الرسوم، مدائح القادریہ، شرح مدائح القادریہ اور طب مصطفوی بھی ان کی تصنیفات ہیں۔

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کی جلد اول ہے، حنائی سفید غیر مجدول کاغذ پر لکھا گیا ہے، نواب محمد علی خان صاحب نے اپنے کسی کاتب سے بزمانہ قیام بنارس مصنف کے اصل نسخہ سے جو نواب غلام محی الدین کے کتب خانہ میں موجود تھا۔ اوس سے نقل کرایا نسخہ مقابلہ شدہ ہے۔

ابتدا :— من القراءات العشرة نص علی ذلک الامام احمدؒ قال ابن مفلح۔ الخ۔

اختتام :— ہر یکے را بعد وجوہ اوّل او بدستور برآورد، واللہ اعلم بالصواب۔

ترقیمہ :— تمت ۲۶ رمضان المبارک ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء۔

(۲۷۶) **ایضاً** (جلد ثانی) (123)

اوراق ۳۷۰ سائز ۲۵×۳۷ سطور ۲۷ کاتب ×

تاریخ کتابت ۱۳ھ / ۱۹ء خط ـــــ نستعلیق۔

مذکورہ کتاب کی دوسری جلد ہے اور کچھ بڑے سائز پر ہے، سفید غیر مجدول دبیز کاغذ پر لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے، ورق اوّل پر نوٹ ہے کہ یہ نسخہ مصنف کے اصل نسخہ سے نقل کیا گیا ہے اور بعد نقل تصحیح و مقابلہ ہو چکا ہے کاتب نے اس جلد کے آخر میں بھی اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی، البتہ آخر میں نوٹ ہے :- " از منقول عنہ "

ابتدا :- "کھیعص اول بین بین با و یا و زکریا بہمزہ یا مد" الخ۔

اختتام :- "ہون علینا سکرات الموت برحمتک یا ارحم الراحمین"۔

(۲۷۷) فتح العزیز (208)

(تفسیر عزیزی)

جلد اوّل

شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی پسر شاہ ولی اللہ صاحب الدہلوی المتوفی ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۴ء

اوراق ۴۶۴ سائز ۱۷×۲۴ سطور ۲۰

کاتب × تاریخ کتابت :- صدی :- ۱۳ھ / ۱۹ء

خط ـــــــ نستعلیق

شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کی مشہور اور متعارف تفسیر ہے جو متعدد بار طبع بھی ہو چکی ہے، اس تفسیر کے مقدمہ میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء میں آپ نے محمد شیخ مصدق الدین عبداللہ کی خواہش پر ان کے شوق کی تکمیل میں سورہ فاتحہ اور آخر کے دو پاروں کی تفسیر لکھی تھی بہت پسند کی گئی، اس لئے ابتدا سے آپ نے تفسیر کی تکمیل کرنا شروع کردی لیکن افسوس پہلے اور دوسرے پارہ کی تفسیر لکھی جا سکی دوسرا پارہ بھی مکمل نہیں ہوا، اس کے بعد تکمیل نہ ہو سکی، بصارت چلی جانے کے بعد شاہ صاحب نے یہ تفسیر زبانی بیان کرکے لکھوائی ہے، عبارت نہایت فصیح ہے لطائف علمیہ اس میں بیان کئے گئے ہیں اور آیات کے باہمی ربط کو خاص طور پر بیان کیا گیا ہے۔

پیش نظر نسخہ سفید دبیز غیر مجدول کاغذ پر لکھا گیا ہے، اس کے کاتب غالباً دیوان شمس الدین یا ان کے والد مولوی سراج الدین صاحب ہیں، اس لئے کہ اس نمونے کے کئی نسخے ان کے قلم کے لکھے ہوئے اس ادارہ میں محفوظ ہیں۔ یہ جلد ابتداء قرآن سے ہے اور پارہ دوم کے رکوع ششم آیت "وَاَن تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون" تک ہے، تاریخ کتابت کا ذکر نہیں۔

ابتدا :— "حمد را با تو نسبتے است درست . . . سپاس تقدس اساس جمیع السنہ را جمیع بدرگاہ اوست" الخ۔

اختتام :— "حضرت یحییٰ بنا بر تمرد بنی اسرائیل و ظاہر آن احکام توقف فرمودند یحییٰ راوحی شد کہ بحضرت عیسیٰ بگویند کہ خدائے تعالیٰ شمارا"

حوالہ :— اسٹوری ۲/۱/۷ — سالار جنگ جلد ۷ صفحہ ۵۳

(209) **ایضاً** (۲۷۸)

(پارۂ تبارک الذی)

اوراق ۱۸۷ سائز ۱۷×۲۴ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت :— صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

خط — نستعلیق

اسی تفسیر کا کچھ حصہ ہے جو پارہ ۲۹ پر مشتمل ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی، البتہ اپنے ترقیمہ میں شاہ صاحب کی وفات پر ایک قطعہ ضرور تحریر کیا ہے جس کی تفصیل ترقیمہ سے ظاہر ہے، باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

ابتدا :— سورۃ الملک، اختلاف است درانکہ ایں سورۂ مکی است یا مدنی و براویت ابن عباس مکی است الخ۔

اختتام :— ودر حدیث شریف وارد است کہ ہر کہ ایں آیت بخواند باید کہ عقب آں

بگوید خواہ در بیرون نماز و خواہ اندرون نماز آمنا باللہ وحدہ "

ترقیمہ :- تمام شد تفسیر تبارک الذی بست نہم جز و است از اجزائی سی گانہ کلام ربانی کزمواج تفسیر دانی مولانا عبد العزیز صاحب مولائی مولانا غفر اللہ لہ واسکنہ بحبوحۃ جنانہ آمین

تاریخ وفات مولائی مولانا عبد العزیز صاحب

غنچہ باغ کرامت حجت حق بر زمین	رونق بازار علم و کاشف اسرار دین
لوح دنیا کرد خالی حضرت عبد العزیز	طبلۂ علمش معطر کرد عرش عنبرین
چوں شدم در فکر تاریخش خرد گفتا کہ زود	از سر ہر مصرعہ حرفیست تاریخش ببین

غ + ر + ل + ط = ۱۲۳۹ھ

ابتدائی چار مصرعوں کے حروف جمع کرنے سے تاریخ نکلتی ہے۔

(۲۷۹) ایضاً (2390)

(پارہ عم)

اوراق ۳۵۲ سائز ۲۹x۱۶ سطور ۱۹

کاتب × تاریخ کتابت صدی :- ۱۳ھ / ۱۹ع

مذکورہ تفسیر کا ایک نامکمل نسخہ ہے جو صرف پارہ عم کی تفسیر پر مشتمل ہے اور یہ بھی اول و آخر سے ناقص ہے، اول سے ۱۰ ورق اور آخر سے دو ایک ورق ناقص ہیں کاغذ سفید دبیز غیر مجدول قدرے کرم خوردہ و آب رسیدہ، پچھلا حصہ کافی مقطوع ہے یہ نسخہ بھی اسی کاتب کے قلم سے ہے جس نے اس تفسیر کا پارہ ۲۹ لکھا ہے، جس کا ذکر ابھی گذرا۔

ابتدا :- روشن ترین ستارہائے آسمان درخشان ... ان جہنم کانت مرصاداً - الخ-

اختتام :- من الناس ... و نقش حق در حروب صحابہ و مشاجرات ایشان ...."

اس کے بعد سے ناقص ہے۔

(۲۸۰) **ایضاً** (210)

(پارہ عم)

اوراق ۱۹۲ سائز ۱۷×۲۴ سطور ۲۴

کاتب مولوی سراج الدین تاریخ کتابت :- یکم رمضان ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء در اجمیر

خط ـــــــــــ نستعلیق

یہ بھی مذکورہ تفسیر کا صرف پارہ عم ہے اور اسکے کاتب بھی غالباً دیوان شمس الدین صاحب کے والد ہیں جن کے قلم سے نسخہ سابق لکھا ہوا ہے، اس نسخہ پر تاریخ کتابت بھی ۱۲۴۸ ہجری / ۱۸۳۲ء در اجمیر اوّل رمضان المبارک" تحریر ہے۔ مولوی سراج الدین صاحب اس زمانہ میں اجمیر ہی میں مقیم تھے۔

ابتدا :- سورۂ تساؤل این سورہ را سورۂ نبا نیز گویند مکی است الخ۔

اختتام :- ایںہم اشارہ بآنست کہ قرآن مجید در کونین بس است۔ چنانچہ حکیم سنائی فرمودہ است۔

اول وآخر قرآن زچہ یا آمد وسین ؛ یعنی اندر... میں رہبر تو قرآن بس

ترقیمہ :- "۱۲۴۸ ہجری / ۱۸۳۲ء در اجمیر اوّل رمضان المبارک"

(۲۸۱) **ایضاً** (211)

اوراق ۲۳۶ سائز ۲۰×۳۰ سطور ۲۱

کاتب × تاریخ کتابت :- صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

خط ـــــــــــ نستعلیق۔

مذکورہ پارۂ عم کی دوسری کاپی ہے، کاغذ حنائی وسفید، قدرے دبیز، کاتب نے اپنا نام وتاریخ کتابت نہیں لکھی، نسخہ یہ بھی اچھا ہے، اوّل وآخر میں مزید کچھ درج نہیں ہے۔

ابتدا: } ———— مطابق سابق
اختتام: }

(۲۸۲) ایضاً (234/ع)

(سورۃ الفاتحہ)

اوراق ۱۸ سائز ۱۴×۲۱ سطور ۲۴

کاتب مولوی سراج الدین تاریخ کتابت صدی: ۱۳ھ/ ۱۹ء

خط ———— نستعلیق

تفسیر عزیزی کا صرف ابتدائی حصہ ہے جو سورۂ فاتحہ کی تفسیر پر مشتمل ہے اور موضح القرآن کے ساتھ آخر میں شامل ہے۔ یہ حصہ بھی غالباً دیوان شمس الدین یا ان کے پدر مولوی سراج الدین صاحب کے قلم سے نقل کیا ہوا معلوم ہوتا ہے آخر سے ناقص ہونے کی وجہ سے باقی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی

ابتدا: —— بسم اللہ ... بنام خدائے بخشندہ مہربان، در تسمیہ ایں راسم را اختیار فرمودند۔ الخ۔

(۲۸۳) الفیوضات الحیدریہ (212)

(تکملۂ فتح العزیز)

(جلد اوّل)

مولوی حیدر علی صاحب فیض آبادی لکھنوی ابن محمد حسن صاحب المتوفی ۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء

اوراق ۷۶۶ سائز ۱۷×۳۰ سطور ۱۷

کاتب × تاریخ کتابت: بحیات مرتب

خط ———— نستعلیق

تفسیر فتح العزیز کا تکملہ ہے اس لئے کہ مولوی حیدر علی صاحب شاہ صاحب کے شاگرد تھے مختلف مجلسوں میں شاہ صاحب سے تفسیر کے سلسلے میں جو کچھ سنا کرتے تھے۔ ان کے ملفوظات کو

ضبط تحریر کر لیا کرتے تھے بعد میں آپ نے سکندر جہاں بیگم والیہ بھوپال کی فرمائش پر ان یادداشتوں کو کتابی شکل میں ترتیب دے لیا جو "الفیوضات الحیدریہ" کے عنوان سے محفوظ رہا۔

پیش نظر نسخہ اس کتاب کا گویا اصل نسخہ ہے اگرچہ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت کی صراحت نہیں لیکن کتاب کے اول میں مرتب کے پسر کے قلم سے ایک نوٹ اس طرح درج ہے:-

این کتاب "فیوضات حیدریہ" کہ حضرت والد ماجد بندہ یعنی مولوی حیدر علی صاحب لازالت شموس ارشادہ طالعہ ہست، بلکہ این کتابیست کہ درعین وعظ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ وانار اللہ برہانہ ملفوظات متبرکہ رامی نوشت" ہکذا قال والدی"۔

اس عبارت کے تحت میں ایک شہادت اس طرح تحریر ہے:-

"این عبارت مولوی حیدر علی لکھنوی از ولد خود دروبرویم تحریر کنانیدہ اند"۔

اس عبارت کے تحت دستخط اس طرح ثبت ہیں:- "محمد علی عفی عنہ وعن والدیہ"

اس اعتبار سے یہ نسخہ مصنف کا اصل نسخہ ہے اور معتبر ترین نسخہ ہے اور قابل قدر ہے ہے مرتب مولوی حیدر علی صاحب ہندوستان کے مشہور عالم ہیں اور علم مناظرہ وکلام میں اپنے ہمعصروں میں نہایت ممتاز رہے ہیں، شیعوں سے تو اکثر مناظرہ ہوا کرتا تھا، اس سلسلہ میں متعدد تصنیفات کے بھی مالک ہیں ۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱-۸۲ء میں انتقال ہوا۔ (نزہۃ الخواطر جلد ۷ صفحہ ۱۵۴، تذکرہ علماء ہند (اردو) صفحہ ۱۷۵۔)

ابتدا:- وجدتموہم وثقفتموہم بمعنی واحد است الخ۔

اختتام:- وانک لتلقی القرآن من لدن حکیم علیم ... وحکمت دریں معنی آنکہ چوں رسول خدا ہستی لاجرم تلقی احکام از دیا بد و اکثری مطالب "...

(۲۸۴) ایضاً (213)

(منزل سابع جلد دوم)

از سورۂ ق تا سورۂ الذاریات

اوراق ۵۲ سائز ۱۴×۲۴ سطور ۱۸

کاتب × تاریخ کتابت صدی:- ۱۳ھ/ ۱۹ء

خط ـــــــــ نستعلیق بالقرا

مذکورہ تفسیر کا آخری کچھ حصہ ہے لیکن یہ بھی اس کا صرف ابتدائی حصہ ہے اور بعد کا حصہ ناقص ہے۔

یہ حصہ بھی سفید غیر مجدول کاغذ پر قریب زمانہ کا لکھا ہوا ہے، قدرے کرم خوردہ بھی ہے کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں۔

ابتدا :- الحمدللہ والسلام علی عبدہ، ایں منزل اخیر است از منازل سبعہ شروع از سورۂ قاف است وختم بر سورہ ناس الخ

اختتام :- فما استطاعوا من قیام وما کانوا منتصرین، پس طاقت نیافتند . . . . و بندگان رامی باید کہ از عذاب خدا ترسناک باشند . . . . الخ اس کے بعد سے ناقص ہے۔

(۲۸۵) تفسیح الشعراالغاوین (156)

(منزل پنجم، از سورۂ شعرا تا سورۂ یونس)

مولوی سید محبوب علی صاحب جعفری المتوفی سنہ ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۳ء

اوراق ۲۵ے سائز ۱۵×۲۴ سطور ۱۲

کاتب × تاریخ کتابت صدی:- ۱۳ھ/ ۱۹ء

خط ـــــــــ نستعلیق

یہ کتاب بھی گویا فتح العزیز کا تتمہ ہے، اس لئے کہ اس کے مرتب بھی شاہ صاحب کے شاگرد تھے۔ اور آخر میں اختتام پر صراحتہ یہ عبارت بھی درج ہے :-

"تالیف مولوی محبوب علی تمام تقریر مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب"

مرتب کا پورا نام "محبوب علی بن مصاحب علی بن حسین علی بن روشن علی بن رحیم الدین بن فہیم الدین"

ہے، یکم محرم سنہ ۱۲۰۰ھ/۱۷۸۵ء کو دہلی میں پیدا ہوئے، شاہ عبدالعزیز صاحب کے شاگرد تھے، سید احمد شہید سے بھی بیعت تھے اور ان کی تحریک میں ساتھ رہے، سفر جہاد میں بھی ساتھ تھے، لیکن بوجہ سوء ظن شیطانی کی بنا پر سید صاحب سے اختلاف ہوگیا اور درمیان سفر میں واپس آگئے۔ ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۴ء کو دہلی میں انتقال ہوا۔ (نزہۃ الخواطر جلد ۷ صفحہ ۴۰)

پیش نظر نسخہ اسی تفسیر کا ایک نامکمل حصہ ہے۔ سفید غیر مجدول کاغذ پر لکھا ہوا ہے لیکن جابجا ناقص ہے، قدرے کرم خوردہ بھی ہے، کاتب اور تاریخ کتابت کا ذکر نہیں۔

ابتداء:- الحمد للہ الذی نہانا ان نتبع الشعراء ..... ایں منزل پنجم است از منازل سبعہ قرآن شریف شروع آں از سورۃ الشعراء است الخ۔

اختتام:- وہم از حسن اتفاق است کہ دریں ولا ہم رفع بدعات و ہدایت عالم بردست یکے از متوسلان خاندان آں ولی اللہ مجددی قدس سرہ کہ یکے از سادات حسنی و سید احمد نام دارد بسیار جا ہا واقع شدہ است ..... وبیدہ ملکوت کل شئی والیہ ترجعون"

(۲۹۶) جلد اول **تفسیر الٰہی** منظوم (148)

از سورۂ فاتحہ تا سورۂ بنی اسرائیل

شیخ محب اللہ الرہتاسی مصنفہ ۱۱۸۰ھ/۱۷۶۶ء

اوراق ۳۲۴ سائز ۱۸×۳۶ سطور ۲۱

کاتب ، تاریخ کتابت صدی:- ۱۳ھ/۱۹ء

خط ــــــــــ نستعلیق

پوری تفسیر نظم میں ہے، ہر آیت کے بعد اس کا ترجمہ اور کچھ تفسیر بیان کی گئی ہے، آخر میں تاریخ کتابت ۲۹ رمضان روز شنبہ ضرور لکھی لیکن سنہ کتابت یا کاتب کے نام کی وضاحت نہیں۔ مرتب نے مقدمہ میں اظہار کیا ہے کہ سنہ ۱۱۷۰ھ/۱۷۵۶ء میں اس تفسیر کی ابتدا ہوئی اور ۱۱۸۰ھ/۱۷۶۶ء میں اس کی تکمیل ہوئی۔

ابتدا: ـــ از کرمہائے حضرتِ رحمان ؛ وازمددہائی سرورِ دوجہان

اختتام: ـــ "وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدًا الخ"

آخری شعر: پس بجو درمیان ایں پیدا ؛ راہ خیرالامور اوسطہا"

(۲۸۷) ایضًا (۱۷۹)

(جلد دوم)

اوراق ۳۸۱ سائز ۱۹x۳۰ سطور ۲۱

کاتب x تاریخ کتابت صدی: ـــ ۱۳ ھ / ۱۹ ء

خط ـــ نسخ

مذکورہ تفسیر کی دوسری جلد ہے جو نصف آخر پر مشتمل ہے۔ باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

ابتدا: شعر: دل۔ کو کہ حمد است۔۔۔ را ؛ بہتر وخوب تر سپاس ثنا

بعدہٗ۔ سورۃ الکہف، الحمدللہ الذی۔ الخ

شعر: مرا خداوند را رست حمد وثنا ؛ آنکہ نازل نمود قرآن را

اختتام: شیخ چوں ہست عاصی مجرم ؛ ازتو دارد امید فضل وکرم

گشت تفسیر ایں تمام بتمام ؛ ازکرم ذوالجلال والاکرام

ترقیمہ: "تمام شد نسخہ متبرکہ تفسیر بتاریخ نہم ماہ رمضان المبارک بروز شنبہ باتمام

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العالمین"

---x---

(۲۸۸) تفسیر رضوی (پارۂ عم) (منظوم) (162)

فقیر

اوراق ۱۴۷ سائز ۱۴×۲۰ سطور ۱۵

کاتب × تاریخ کتابت صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

خط ـــــ نستعلیق

صرف پارۂ عم کی منظوم تفسیر ہے اور سابق تفسیر سے مختلف ہے کاتب و تاریخ کتابت کا ذکر نہیں۔ البتہ پیش نظر نسخہ اس کا قدیم نسخہ ضرور معلوم ہوتا ہے، کاغذ خاکی قدرے کرم خوردہ ہے، ورق آخر دوسرے خط کا معلوم ہوتا ہے، اس سے پہلے کا حصہ کچھ قدیم ہے، آخر کے اشعار میں مرتب کا تخلص فقیر ظاہر کیا گیا ہے۔

ورق آخر پر ملکیت کا ایک نوٹ اس طرح درج ہے:۔

"مالک ایں نسخہ حافظ محمد بخش ولد مولوی محمد عوض۔"

ابتدا:۔ رسول عرب سایۂ کردگار ⁂ بعالم چو دعوت نمود آشکار

بخلق خدا خواند قرآن حق ⁂ رسالت نمودہ بفرمان حق

اختتام:۔ من الجنۃ والناس ......"

کہ او جنس جنات و انسان بود ⁂ نہ شیطان فقط بلکہ انسان بود ⁂ چو انسان کار کند اختیار ⁂ بخناس بیشک بود در شمار

خدایا بحق بشیر و نذیر ⁂ روا کن ہمہ مدعای فقیر ⁂ نگہدار از شر جن و بشر ⁂ ...... بحر و بر

(۲۸۹) تفسیر فارسی منظوم دیگر (171)

(از آیت "ان یوم الفصل" الخ تا آیت "لنخرج بہ حباً" الخ)

اوراق ۹۹ سائز ۱۲×۲۰ سطور ۱۵

کاتب × تاریخ کتابت صدی: ۱۲ھ / ۱۸ء

خط ــــــــ نستعلیق

پارۂ عم کی فارسی منظوم تفسیر ہے، اور سابق نسخوں سے مختلف ہے، اس لئے کسی دوسری تفسیر کا حصہ معلوم ہوتا ہے ناقص الطرفین ہونے کی وجہ سے مرتب یا کاتب وغیرہ کا نام بھی معلوم نہیں ہو سکا۔

ابتداء اور نام کے ساتھ کچھ حصہ بطور نمونہ دیا جا رہا ہے۔

ابتداء:- شاخ در شاخ میوہ درجنات ٭ شد مہیا از و بعیش حیات

"ان یوم الفصل":- بہر ستی کہ یوم فصل چناں ٭ وعدہ گاہ است بہر خلق جہان

والنازعات غرقًا الخ:- اندریں سورہ صانع عالم ٭ خوردہ از پنج چیز خاص قسم

اختتام:- بنینا فوقکم بنا الخ ٭ داشتم چرخ را لفوق شما ٭ بملات چنیں فراخ نما

شعر آخری:- ریخت از معصرات آب کثیر ٭ بر نباتات سود مند چو شیر

(۲۹۰) تفسیر فارسی دیگر (176)

(از سورۂ القصص تا سورۂ والصافات)

اوراق ۱۵۹ سائز ۲۹×۱۷ سطور ۲۷

کاتب ، تاریخ کتابت :- صدی:- ۱۲ھ / ۱۹ء

خط ــــــــ نستعلیق

ناقص الطرفین ہونے کی وجہ سے مرتب، کاتب اور تاریخ کتابت وغیرہ کا کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ سورۂ قصص کے رکوع چہارم سے لے کر سورۂ والصافات کے آخر تک ہے، ایک آیت کم ہے۔ دیگر فارسی تفاسیر سے مختلف ہے، تفسیر کا ڈھنگ یہ ہے کہ ایک آیت لکھ کر پہلے الفاظ کے معانی اور اعراب بیان کئے جاتے ہیں، اس کے بعد "المعنی" یا معنی آیت لکھ کر آیت کا مطلب بیان کیا جاتا ہے۔

ابتداء:- عصا سارنیست، دریں باب بر باقی است عصا، مذکور موسیٰ را دادہ چوں بامداد شد، الخ... فلما قضیٰ موسی الاجل... جذوت بفتح جیم وضم اوبکسر خوانند معنی بر ہر سہ وجہ یکے دانند الخ

اختتام : ـــــ واذا نزل بساحتهم فسا، صباح المنذرین۔ ہمزۂ استفہام برائے انکار بروجہ توبیخ است . . . فیستعجلون بعذابنا این شرطیہ تعلیل است وبہ انکار مذکور وتوبیخ مسطور . . . .؟

اس کے بعد سے ناقص ہے

(۲۹۱) تفسیر فارسی دیگر ($\frac{782}{3}$)

(از سورۃ البقرۃ تا سورۃ التکاثر ہم)

اوراق ۴۲ سائز ۲۴×۱۶ سطور ۱۷

کاتب × تاریخ کتابت صدی: ۱۳ھ / ۱۹ء

یہ بھی ناقص الطرفین ہے، اس لئے مصنف، کاتب یا تاریخ کتابت کے سلسلہ میں مزید معلومات نہیں ہو سکی، سابق نسخوں سے مختلف ہے، البتہ بعض آیات کی تفسیر ہے۔ سورۂ بقر کی آیت " فاما یاتینکم " سے تفسیر شروع ہوتی ہے۔

حنائی غیر مجدول کاغذ پر سادہ خط میں نواب محمد علی خاں صاحب کے کسی کاتب کے قلم سے نقل کرایا ہوا نسخہ ہے۔

ابتدا : ـــــ سورۃ البقرۃ قولہ فاما یاتینکم آہ چوں حضرت آدم را فرمودند کہ فاما یاتینکم منی ہدیٰ۔ ابلیس درجناب الٰہی عرض کرد، بارخدایا آدم را وعدہ کرامت فرمودی الخ

اختتام : ـــــ سورۂ التکاثر۔ قولہ لتسئلن یومئذ عن النعیم۔ سوال کردہ خواہد شد از آب خنک ونان گرم وسایہ خنک ولذت نوم . . . . سورۃ الکوثر، سبب نزول این سورہ آں بود کہ رسول علیہ السلام را از حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دو پسر بود قاسم وعبد اللہ ملقب." . . . . . . اس کے بعد سے ناقص ہے۔

(۲۹۲) حدائق الحقایق فی کشف اسرار الدقائق (184)

(معروف بہ نقرہ کار)

تفسیر سورۂ یوسف

معین الدین ہروی فراہی معروف بہ ملا مسکین المتوفی ۹۰۷ھ / ۱۵۰۲ء

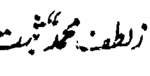
اوراق۔ ۳۱۸ سائز۔ ۳۸×۲۱ سطور۔ ۲۱

کاتب بہلول خط ــــــ نستعلیق

تاریخ کتابت ـــــــ صدی ۱۱ھ / ۱۷ء

سورۂ یوسف کی مشہور تفسیر ہے۔ اس کے مرتب علامہ فراہی بھی مشہور عالم ہیں۔ اور ان کے حالات بھی تذکروں میں مل جاتے ہیں۔

پیش نظر نسخہ اس کتاب کا ایک قدیم اور نادر نسخہ ہے۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت کا اگرچہ ذکر نہیں۔ لیکن حنائی مجدول کاغذ پر پختہ خط میں لکھا ہوا نادر و نایاب نسخہ ہے۔ جو گیارہویں صدی ہجری کا لکھا ہوا ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کتاب کے اول و آخر میں اور درمیان میں جا بجا مہر "سعیدات عارف زلطف محمد" ثبت ہے جس میں ۱۱۲۰ھ/۱۷۰۸ء کندہ ہے۔ مہر کا نمونہ اس طرح ہے۔



ابتداء:۔ الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ .... ہمیگوید ضعیف مسکین معین المسکین غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہ و ستر عیوبہ۔ الخ۔

اختتام:۔ و صندوق صدیق را علیہ السلام ہمراہ برداشتہ بمزرعہ خلیل و مشہد اسرائیل رسانیدند۔ و در جوار آباء و اجداد عظام وے مدفون گردانیدند۔ صلوات اللہ و سلامہ .... والحمد للہ رب العلمین۔

آخر میں ۹ ورق مزید اسی سلسلہ کے شامل نہیں۔ اس کے بعد ترقیمہ اس طرح درج ہے۔

ترقیمہ:۔ قد تمت ہذہ النسخۃ التفسیر المبارک الحقائق الدقائق بعون اللہ الملک الوہاب۔ بہلول۔

اس کے بعد صاحب مہر محمد سعید صاحب مذکورہ بالا کی جانب سے خریداری کا نوٹ اس طرح دیا ہوا ہے۔

"قیمت چہاردہ روپیہ خریدہ شد" محمد سعید بن محمد اشرف بن...... محمد"

اس نوٹ کے بعد بھی مذکورہ مہر ثبت ہے۔

حوالہ: آنٹوینیو - 1/8.11 ـــــ اسٹوری ـــــــــــــــ P.P. 245

سالارجنگ ـــ جلد ۷ ـ صفحہ ۳۶

(۲۹۴) ایضاً (183)

اوراق۔ ۲۵۸ **سائز**۔ ۱۷×۲۶ **سطور** ۲۶/۲۳

کاتب۔ میاں محمد اسمٰعیل **خط**۔ ــــــــ نستعلیق

تاریخ کتابت ــــــــــ ۲۰ صفر سنہ ۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۴ء

مذکورہ تفسیر کا دوسرا نسخہ ہے۔ کافی کرم خوردہ وچٹ زدہ وآب رسیدہ۔ مختلف الخط ہے۔ اس لئے کہ کچھ حصہ قدرے قدیم ہے۔ بغرض تکمیل جو اوراق شامل کئے گئے ہیں وہ بعد کے ہیں۔ اور دوسرے خط میں ہیں۔ آخر میں ایک محو شدہ مہر بھی ثبت ہے۔ اول میں نوٹ ہے کہ یہ نسخہ سنہ ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء میں خریدا جا کر نواب محمد علی خانصاحب کے کتب خانہ میں داخل ہوا۔

ابتداء: }
اختتام: } ــــــــــــ مطابق سابق

ترقیمہ: تمت تمام شد کار من نظام شد۔ محررہ میاں محمد اسمٰعیل بتاریخ بستم صفر المظفر سنہ ۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۴ء۔

(۲۹۴) زیب التفاسیر (200)

(سورۂ یوسف)

صفی بن ولی قزوینی

اوراق۔ ۲۲۲ **سائز۔** ۱۹×۳۰ **سطور۔** ۲۱

کاتب ۔۔۔۔× ۔۔۔۔ **خط** ۔۔۔۔ نستعلیق

تاریخ کتابت ۔۔۔۔۔۔ صدی ۱۲ / ۱۸ ھ / ء

یہ تفسیر صفی بن ولی قزوینی کی مرتبہ ہے۔ اور صرف سورۂ یوسف کی تفسیر ہے۔ مرتب نے زیب النساء بیگم کے نام پر معنون کیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام زیب التفاسیر رکھا ہے۔

اس تفسیر کے متعلق مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند میں لکھا ہے کہ تفسیر کبیر کا فارسی ترجمہ ہے۔ اور اسے صفی الدین اردبیلی کشمیری نے زیب النساء بیگم کا ایماء سے لکھا ہے

(اسلامی علوم و فنون ہندوستان میں صفحہ ۲۳۳)

پیش نظر نسخہ اس تفسیر کا بہت اچھا نسخہ ہے کشمیر ہی کا لکھا ہوا ہے۔ ورق اول ناقص ہے۔ اور آخری ورق بھی کچھ چیٹ زدہ ہے۔ اسی وجہ سے تاریخ پوری طرح پڑھی نہیں جاتی۔ ورق اول پر اس نسخہ کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل نوٹ تحریر ہے۔

"کتب ہذا النسخۃ مسمیٰ بزیب التفاسیر قیمت چہاردہ روپیہ مصنفہ صفی حررہ در بلدہ کشمیر جنت نظیر"

ابتداء:۔ "از ۔۔۔۔عزم بر طلب مدعا دویدہ و بل تقریر جوشن آب و زنگ" الخ۔

اختتام:۔ خرد بہر تاریخ گفتا کہ شد
زلطف ازل جلد پنجم تمام

ترقیمہ:۔ "اتفق الفراغ من تحریر ۔۔۔۔۔۔۔ بعون الملک القدیر فی بلدۃ کشمیر ۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔ ذی القعدۃ الحرام من شہور سنۃ اثنا وثمانین ۔۔۔ من ہجرۃ خیر البریۃ علیہ وعلی آلہ وصحبہ ۔۔۔"

آخر میں ایک بیضوی خرد مہر بھی ثبت ہے۔ جس میں ۱۲۲۷ھ / ۱۸۱۲ء کندہ ہے۔ عبارت اس کی پوری طرح پڑھی نہیں جا سکی۔

(۲۹۵) مصباح العاشقین (2436)

(تفسیر سورۂ والضحیٰ)

شہاب الدین بن محمود بن ابراہیم

اوراق۔ ۱۴ **سائز۔** ۱۴×۲۰ **سطور۔** ۲۰

کاتب۔ محمد عارف بن شیخ عصمت اللہ۔ **خط۔** نستعلیق

تاریخ کتابت۔ ربیع الاول سنہ ۱۱۰۰ھ / ۱۶۸۸ء موافق ۳۲ سنہ جلوس عالمگیر

سورۂ والضحیٰ کی تفسیر ہے۔ جسے مرتب نے قاضی حمید الدین صاحب مرحوم ناگوری کی کتب سے اخذ کر کے ترتیب دیا۔

پیش نظر نسخہ اس کا ایک قدیم اور نادر نسخہ ہے۔ اصل رسالہ کافی قدیم ہے۔ لیکن ورق اول بعد میں کسی کے قلم سے لکھا جا کر شامل ہوا ہے۔ کتاب کے سلسلہ میں مزید معلومات ابتدار و اختتام کی عبارتوں سے حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے وہ عبارتیں تفصیل سے نقل کر دی گئی ہیں۔

ابتدار :- "الحمد للہ الذی خالق السماء والطین۔ مالک السموات والارضین ......اما بعد میگوید فقیر خاکپای عاشقان سگ گرگین در عارفان و خادم درویشان ملابس پوشان بیچارہ شہاب الدین بن محمود بن ابراہیم .... حضرت مخدومی مرحومی قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ سخن چند از عشق در سورۂ والضحیٰ از تفاسیر معتبر و از احادیث صحیح و از تصانیف بندگی مخدوم کہ بر سر یر جلوہ دمید در قلم آوردہ و ایں کتاب مصباح العاشقین نام نہادہ"۔

اختتام :- "وجہ پنجم نعمت ظاہری گویائی است و نعمت باطن خاموشی است"۔

ترقیمہ :- تمت ہذہ النسخۃ الشریفۃ المیمونۃ المبارکہ المسمیٰ بتفسیر مصباح العاشقین

من ید الضعیف النحیف محمد .... بن شیخ عصمت اللہ غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہما یوم الاحد من شہر ربیع الاول سنہ ۱۱۰۱ موافق سنہ ۳۴ جلوس حضرت شاہ اورنگ زیب خلد اللہ ملکہ وسلطانہ تمت تمام شد۔"

حوالہ:۔ اسٹوری ———— 1/F.30

(۲۹۶) تفسیر ایاک نعبد از تفسیر جواہر (8/16 / 8)

اوراق:۔ ۳۰ **سائز:۔** ۱۲×۲۱ **سطور:۔** ۱۹

کاتب ———— × **خط** ———— نستعلیق

تاریخ کتابت ———— ۲۹ صفر ۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۵ء

یہ کوئی مستقل تفسیر نہیں ہے۔ بلکہ تفسیر جواہر سے آیت ایاک نعبد و ایاک نستعین کے دقائق اس میں بیان کئے گئے ہیں۔ ایسا ہی کاتب کے آخری نوٹ سے پتہ چلتا ہے۔

کاغذ سفید و حنائی، خط نستعلیق پختہ۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔

ابتداء:۔ "اصل رابع در دقائق آیت چہارم ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ این آیت وسط است و واسطہ نیز گویند کہ برزخست میان افراد الہی و عبدی۔" الخ۔

اختتام:۔ تو پنداری کہ داری اختیار خود وے آندم
بدانی خویش را چوں پردۂ پندار بردلری

ترقیمہ:۔ "تمام شد تفسیر آیت ایاک نعبد و ایاک نستعین از تفسیر جواہر بتاریخ بست و نہم صفر ۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۵ء ہجری۔"

(۲۹۷) ترتیب آیات الکلام لتسہیل استخراج الاحکام (73)

محمد امین الدہلوی

اوراق۔ ۱۵۱ سائز۔ ۱۶×۲۴ سطور۔ ۲۱

کاتب۔ عبدالرسول بن عبدالقادر۔ خط نستعلیق

تاریخ کتابت ۱۱۰۸ھ / ۱۶۹۶ء

محمد امین دہلوی اس کتاب کے مرتب ہیں۔ زیب النساء بیگم جو بادشاہ اورنگ زیب (۱۶۵۸ـــ ۱۷۰۷) کی بیٹی تھی اس کے نام پر اس کتاب کا خطبہ لکھا گیا ہے۔ قرآن مجید کی آیتوں سے مختلف احکام کا استخراج کرنے کی غرض سے اس کتاب کو ایک سو چالیس بابوں پر ترتیب دیا گیا اور ہر باب اور ہر موضوع سے متعلق آیات یکجا جمع کی گئی ہیں۔

پیش نظر نسخہ اس کا ایک قدیم اور شاہی کتب خانوں میں رہا ہوا اہم نسخہ ہے۔ اول پر ثبت شدہ مہروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ ابتدا سے شاہی کتب خانوں میں محفوظ چلا آرہا ہے۔ بعد میں یہ نسخہ معتمد خاں کے بیٹے مرزا محمد کی ملکیت میں آگیا۔ اور انہوں نے اس کتاب پر ایک مفید نوٹ اپنے قلم سے تحریر کیا۔ اور اپنی مہر بھی ثبت کر دی۔ اسکے علاوہ بھی چند نوٹ ہیں چونکہ یہ سب چیزیں تاریخی اور نہایت مفید ہیں۔ اسلئے ذیل میں ان کی تفصیل دیجا رہی ہے۔

نسخہ ہذا کے دوسرے ورق پر ضیاء الدولہ سعدالدین خاں بہادر اور محی الدین علیخاں بہا کے کتب خانوں کی مہریں ثبت ہیں۔ اور "عرض دیدہ شد" لکھا ہوا ہے۔ مزید نوٹ اس طرح دیئے ہوئے ہیں:

"۲۷ شہر شوال سنہ ۱۰ از وجوہ محمد باقر تحویل محافظ خاں شد۔ العبد محمد اللہ مشرف"

نیز۔ "بیست وسیوم ربیع الاول سنہ ۲۵ وجوہ محافظ خاں متوفی تحویل نظر علی شد"

نیز۔ "استخراج آیات قرآن" اس عبارت کے ساتھ ایک مہر "شرف الدین علی" اور ایک مہر "قاضی عبدالرحیم........" کی ثبت ہیں۔

مرزا محمد نے اس نسخہ پر جو نوٹ دیا ہے وہ اس طرح ہے۔

مہر

اللہ اکبر (یا محمد)

"این نسخہ شریفہ کہ جامع آیات کلام مجید را برابواب وفصول مرتب نمودہ وجہت ارباب تسہیل والتشارہ مفید است در جمادی الاولی سال ہزار وصد وشصت وچہار از ہجرت سید ابرار صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ مادام اللیل والنہار مطابق سال چہارم از جلوس خاقان ذی الاقتدار احمد شاہ بہادر سلمہ اللہ الرحمن داخل متملکات بندہ ضعیف راجی لفیض فضل کریم منان میرزا محمد بن معتمد خاں ختم اللہ لہ بالامن الایمان گردید۔"

اس کے علاوہ بھی اس نسخہ پر "لطف اللہ"، "فضائل خان فدوی عالمگیر بادشاہ غازی" کی مہریں ثبت ہیں۔ جو اصل نسخہ ہونے کی تائید کرتی ہیں۔

ابتداء:۔ "الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب...... اما بعد بر ضمائر ارباب دانش وبصائر اصحاب بینش مخفی ومحتجب نماند" الخ۔

اختتام:۔ "فی سورۃ الرحمن کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام"۔

ترقیمہ:۔ "قد وقع الفراغ من تحریر ہذہ النسخۃ بعون اللہ وحسن توفیقہ غرۃ رجب المرجب سنہ ثمان ومأتہ بعد الالف من الہجرۃ النبویۃ علیہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا فی دارالخلافۃ حضرت شاہجہان آباد وانا اقل الانام الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی عبدالرسول بن شیخ عبدالقادر ابن شیخ حسام الدین اللاہوری الجنابی غفراللہ ذنوبہم وستر عیوبہم حامداً مسلماً ومصلیاً والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد وآلہ اجمعین وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔"

(۲۹۸) لغات القرآن (14)

اوراق۔ ۲۶ سائز۔ ۱۷×۲۷ سطور۔ ۱۷

کاتب ــــ × ــــ **خط** ــــ نستعلیق

تاریخ کتابت ــــ ۱۰ شعبان ۱۲۴۹ھ / ۱۸۳۳ء

یہ رسالہ ایک قرآن مجید کے آخر میں شامل ہے۔ اور مولوی عبدالحی صاحب کے لغات القرآن سے مختلف ہے۔ اس میں مرتب نے قرآن مجید کے لغات کو حروف کی ترتیب سے بیان کر کے اس کا ترجمہ فارسی میں لکھا ہے۔ مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

پیش نظر نسخہ سفید باریک مجدول کاغذ پر خوشخط لکھا ہوا نسخہ ہے۔ قرآن مجید کے آخر میں شامل ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اول میں مختار الدولہ محمود خاں ٹونکی کی مہر ثبت ہے۔ اور آخر میں ایک چہار ورقی یادداشت اسماء معدودہ سور قرآن شامل ہے۔

ابتداء: "الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب........ اما بعد فانی ترجمت لغات .... باب الالف ابراہیم پیغمبر است" الخ۔

اختتام: یونس پیغمبر بیست علیہ السلام۔ تمت بالخیر۔

ترقیمہ: تمت بالخیر والظفر بتاریخ ۱۰ شعبان ۱۲۴۹ھ / ۱۸۳۳ء۔

(۲۹۹) لغات القرآن (223)

مولوی عبدالحی صاحب دہلوی المتوفی ۱۲۴۳ھ / ۱۸۲۸ء

اوراق ۔ ۴۳ **سائز** ۔ ۱۶×۲۷ **سطور** ۔ ۱۷

کاتب ۔ عبدالواحد نصیرآبادی۔ **خط** ــــ نستعلیق

تاریخ کتابت ــــ ۹ شعبان ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء

مولوی عبدالحی صاحب بن شیخ ہبۃ اللہ کی مشہور تصنیف ہے۔ اور متعدد بار طبع بھی ہو چکی ہے۔ یہ اسی کتاب کا نسخہ ہے۔ اور صاف خط میں لکھا ہوا ہے۔

ابتداء: "حمد و ستائش۔ اللہ نام پاک پیدا کنندہ تمام جہان رب۔ پروردگار" الخ۔

اختتام :- "یوسوس وسوسہ می افگند۔ جنۃ جنس جن"۔

ترقیمہ :- تمام شد .... این نسخہ شریفہ مسمیٰ فرہنگ قرآن شریف تصنیف مولوی صاحب .... مولانا عبدالحی صاحب .... روز جمعہ نہم ماہ شعبان ۱۲۹۵ھ حسب الحکم .... حافظ قاری محمد عبدالرحیم خاں صاحب .... بخط خام عاصی عبدالواحد نصیر آبادی بمقام ٹونک تحریر یافت۔

الٰہی بیامرز این ہر سہ را　　مصنف نویسندہ خوانندہ را

(۳۰۰) ایضاً (224)

اوراق۔ ۷۰ **سائز۔** ۲۳×۱۶ **سطور۔** ۱۱

کاتب ـــــــ **خط** ـــــــ نستعلیق

تاریخ کتابت ـــــــ ۱۴ ربیع الاول ۱۲۷۵ھ / ۱۸۵۸ء

مذکورہ کتاب ہی کا نسخہ ہے۔ کاغذ سفید، کرم خوردہ خط پختہ۔ یہ نسخہ دیوان شمس الدین صاحب ٹونکی کا نقل کرایا ہوا ہے۔ جیسا کہ آخر میں نوٹ ہے۔

"بعبدہ شمس الدین احمد در ۱۲۷۵ ہجری قدسی نویسانیدہ شد"۔

اول و آخر میں دیوان صاحب مذکور کے دستخط بھی ہو رہے ہیں۔

ابتداء :-
اختتام :- } ـــــــ مطابق سابق

(۳۰۱) ایضاً (225)

اوراق۔ ۱۴۱ سائز۔ ۱۷×۲۷ سطور۔۱۷

کاتب ــــ × ــــ خط ــــ نستعلیق

تاریخ کتابت ــــ ۱۳ صدی ۱۹ ء

اسی کتاب کا ایک نسخہ ہے۔ سفید، دبیز کاغذ پر کتابت ہوئی ہے۔ تاریخ کتابت درج نہیں آخری ورق دوسرے کاتب کے قلم سے ہے۔ نسخہ اچھا ہے۔

ابتداء:۔ } ــــ مطابق سابق
انتہام:۔ }

(۳۰۲) الفوزُ الکبیر فی اصُول التفسیر (214)

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء

اوراق۔ ۳۸ سائز۔ ۱۵×۲۹ سطور۔۲۱

کاتب۔ عبدالہادی۔ خط ــــ شفیعہ

تاریخ کتابت ــــ ۱۱۶۰ھ / ۱۷۴۷ء بحیات مصنف

شاہ صاحب کی مشہور تصنیف ہے۔ اس میں تفسیر کے اصول بڑے بہتر انداز میں پیش کئے گئے ہیں۔ اس کے ضمن میں اس کتاب کا دوسرا حصہ فتح الخبیر ہے جو عربی میں ہے۔ اور اپنے مقام پر درج ہے۔ ایک دمشقی عالم نے الفوز الکبیر کا عربی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ اصل کتاب، عربی ترجمہ اور الفتح الخبیر متعدد بار ہندو بیرون ہند سے طبع ہو چکے ہیں۔ شاہ صاحب کے حالات اپنے مقام پر درج ہیں۔

پیش نظر نسخہ اس کتاب کا بڑا نادر و نایاب بلکہ گویا اصل نسخہ ہے۔ اس لئے کہ شاہ صاحب کے شاگرد مولوی عبدالہادی صاحب نے یہ نسخہ شاہ صاحب کے اصل نسخہ سے نقل کیا۔ شاہ صاحب کو سنا اور پھر اس نسخہ پر شاہ صاحب سے سند لی۔ یہ اصل سند، شاہ صاحب کے قلم سے اس نسخہ پر محفوظ ہے۔ بطور یادگار پوری عبارت درج کی جا رہی ہے۔

" الحمد للّٰہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات باتمام رسید قرارت این رسالہ از برادر دینی شیخ عبدالہادی بن عبداللہ ساکن قصبہ سودہرہ برمن فقیر کہ موافق اوست ودراثنا مر بحسب امکان تقریر مطالب کردہ شد وعزیز مشار الیہ بحسب امکان تقیید آں معانی نمود والحمد للّٰہ اولا وآخرا ظاہرا وباطنا۔ کتب ہذہ الاحرف الفقیر ولی اللہ عفی عنہ۔ کان ذلک فی یوم الثانی عشر من شہر صفر سنہ ۱۱۶۲ھ ۱۷۴۹ء من الہجرۃ المقدسہ "

آخر میں ترقیمہ کے بعد کاتب صاحب کی مہر "عبدالہادی" بھی ثبت ہے جس میں سنہ ۱۱۶۰ھ ۱۷۴۷ء کندہ ہے اور آخر میں تصحیح کا نوٹ بھی اس طرح درج ہے۔

" قوبلت وصححت بقدر الامکان من اصل النسخۃ واللہ اعلم بالصواب "

ابتداء :۔ "نعم الہی درباره ایں ضعیف بندہ بے شمار اند واحسن آنہا توفیق فہم قرآن عظیم الخ

اختتام :۔ " ہر چند ایں کلمات وافی بکنہ آں نیستند بلکہ مباین اند من وجہ دون وجہ۔ "

ترقیمہ :۔ " تمت ہذہ الرسالۃ مسمی بالفوز الکبیر من تصنیفات افضل العلماء شیخنا ومولانا شاہ ولی اللہ سلمہ اللہ وقت الاشراق یوم الثانی من حادی عشر من شوال فی سنۃ احد احمد شاہ بادشاہ غازی، کاتبہ ومالکہ عبدالہادی۔ اللہم اغفر لہ واحسنہ۔ ہر کہ خواند دعا طمع دارم۔ زانکہ من بندۂ گنہ گارم "

حوالہ :۔ اسٹوری ________________ P. 22

(۳۰۳) ایضاً (216)

اوراق ۔ ۶۵ **سائز** ۔ ۲۲×۱۴ **سطور** ۔ ۱۸

کاتب ۔ سید محمد علی بن عبدالسبحان **خط** ۔۔۔۔ نستعلیق

تاریخ کتابت ۔۔۔۔ ۱۵ رجمادی الثانی سنہ ۱۲۲۷ھ ۱۸۱۲ء

مذکورہ کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔ اور یہ بھی ایک عالم کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔ اس لئے کہ

اس کے کاتب سید محمد علی ہیں۔ جو سید احمد شہیدؒ کے ہمشیر زادہ ہیں اوّل میں انکی ایک خوبصورت مہر" چہارم خلیفہ محمد علی" | ۱۲۲۴ محمد علی چہارم خلیفہ | ثبت ہے۔ جس میں سنہ ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء کندہ ہے۔

اس کتاب میں ترقیمہ درج نہیں۔ البتہ اسکے ساتھ فتح الخبیر شامل ہے۔ جو ان ہی کے قلم سے ہے۔ اس کے آخر میں ترقیمہ اس طرح لکھا ہوا ہے۔

"قد استرحت اصابع الکاتب من تسویدہا فی یوم السبت الذی کان خامس عشر من شہر جمادی الثانی عند ضحوۃ الکبریٰ وقد مضیٰ من الہجرۃ الف ومأتان وسبعۃ وعشرون من العوام کاتبہا محمد علی بن عبد السبحان وصلہما اللہ تعالیٰ فی الجنان بحبیبہ علیہ السلام سنہ ۱۲۲۷ ہجری"

ابتداء :-
اختتام :- } ———————— مطابق سابق

اس رسالہ کے ختم پر مندرجہ ذیل عبارت مزید درج ہے۔

"وابنست آنچہ دریں رسالہ قصد ایراد آن کردہ بودم .... باب پنجم در ذکر جملہ صالحہ از شرح غریب قرآن ..... تا کہ رسالہ باشد مستقل اگر خواہد جدا نویسد۔

مصرع — وللناس فیما یعشقون مذاہب"

(۳۰۴) ایضاً (217/1)

اوراق۔ ۵۶ سائز۔ ۲۳×۱۳ سطور۔ ۱۷

کاتب۔ غلام کبریا خط ———— شفیعہ

تاریخ کتابت۔ ———— صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

مذکورہ کتاب ہی کا نسخہ ہے جس کے ساتھ متعدد رسائل مزید شامل ہیں۔ اس پورے

مجموعے کے کاتب غلام کبریا ہیں۔ تاریخ کتابت درج نہیں۔

ابتداء :-
اختتام :- ——— مطابق سابق

۳۰۵ ایضاً (1988/4)

اوراق ۔ ۵۴ سائز ۔ ۲۳×۱۵ سطور ۔ ۱۵

کاتب ۔ × خط ——— نستعلیق

تاریخ کتابت ——— ۱۲۶۱ھ / ۱۸۴۵ء

مذکورہ رسالہ کا مزید نسخہ ہے۔ جو حنائی، دبیز، مجلدوں کاغذ پر لکھا ہوا اچھا نسخہ ہے۔ متعدد رسائل ساتھ ہیں۔ جو ایک ہی کاتب کے قلم سے ہیں۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ایک رسالہ پر سن کتابت ۱۲۶۱ھ / ۱۸۴۵ء تحریر ہے۔

ابتداء :-
اختتام :- ——— مطابق سابق

۳۰۶ ایضاً (215)

اوراق ۔ ۶۷ سائز ۔ ۱۶×۲۲ سطور ۔ ۲۱

کاتب ——— × خط ——— نستعلیق

تاریخ کتابت ——— صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

مذکورہ کتاب ہی کا ایک نسخہ ہے۔ اس پر بھی اگرچہ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں ہے لیکن اندازہ یہ ہے کہ یہ نسخہ بھی دیوان شمس الدین صاحب ٹونکی کے والد مولوی سراج الدین صاحب کے قلم سے ہے اس لئے کہ اس خط کے نسخے و رسائل مزید اس ادارے میں محفوظ ہیں۔

ابتداء:- } ———— مطابق سابق
اختتام:- }

(۳۰۷) المقدمہ فی قوانین الترجمہ (216/2)

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء

اوراق ۵ سائز ۱۶×۲۲ سطور ۱۶

کاتب سید محمد علی صاحب خط ———— نسخ

تاریخ کتابت ———— یکم جمادی الثانی ۱۲۲۷ھ / ۱۸۱۲ء

یہ رسالہ بھی شاہ صاحب کا مشہور رسالہ ہے۔ جو فن تفسیر میں لکھا گیا جس میں قرآن مجید کے ترجمہ کے قوانین بیان کئے گئے ہیں۔ مختصر رسالہ ہے۔ اور اس کے کاتب بھی سید صاحب کے بھائی سید محمد علی صاحب ہیں۔

ابتداء:- "الحمدللہ واہب العطیات ملہم الحکم والنبجیات والصلوۃ والسلام"۔ الخ۔

اختتام:- "بالجملہ دقایق فن ترجمہ بسیار است ومقصود ما اینجا نموذجی است حسبنا اللہ نعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ"۔

ترقیمہ:- "بحمد اللہ والمنۃ ایں رسالہ متبرکہ بتاریخ بست ویکم جمادی الثانی سنہ ۱۲۲۷ بخط عاصی پرمعاصی محمد علی الحسینی باختتام رسید۔ اللہم اغفر لکاتبہ"۔

(۳۰۸) ایضاً (1547/2)

اوراق ۶ سائز ۱۷×۲۷ سطور ۱۵

کاتب حافظ محمد امین خط ———— نستعلیق

تاریخ کتابت ———— ۹ جمادی الاول ۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۴ء

مذکورہ رسالہ کا دوسرا نسخہ ہے۔ جو صاف خط میں لکھا ہوا ہے۔

ابتدا :- }
اختتام :- } ——————— مطابق سابق

اس رسالہ کا ترقیمہ اس طرح ہے۔

ترقیمہ :- "الحمدللہ والمنۃ کہ ایں رسالہ متبرکہ بتاریخ نہم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۱ھ در دارالاسلام ٹونک بدست فقیر حقیر راجی الی اللہ حافظ محمد امین در عہد نواب وزیر الدولہ امیر الملک محمد وزیر خاں بہادر نصرت جنگ تحریر یافت۔ واللہ المعین فاللہ خیر حافظاً و ہو ارحم الراحمین۔"

(۳۰۹) ایضاً (1988/6)

اوراق ۸ سائز ۱۵×۲۳ سطور ۱۲/۱۴

کاتب —×— خط ——— نستعلیق

تاریخ کتابت ——— صدی ۱۳ھ/۱۹ء

مذکورہ رسالہ ہی کا ایک نسخہ ہے۔ یہ سادہ خط میں لکھا ہوا ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور سنہ کتابت نہیں لکھا۔ تاریخ کتابت درج ہے لیکن اس کے ساتھ سن تحریر نہیں۔ جیسا کہ ترقیمہ سے ظاہر ہے۔

ابتدا :- }
اختتام :- } ——————— مطابق سابق

ترقیمہ :- "الحمدللہ والمنۃ کہ ایں رسالہ بہنہ بتاریخ نہم ماہ مبارک ذی الحجہ بوقت نماز عصر انصرام رسید۔"

(۳۱۰) ایضاً (4264/1)

اوراق ۳ سائز ۱۸×۲۹ سطور ۲۱

کاتب ـــــ ـ خط ـــــ نستعلیق

تاریخ کتابت ـــــ صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

مذکورہ رسالہ ہی کا ایک سہ ورقی نسخہ ہے۔ کاغذ بوسیدہ و آب رسیدہ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ باقی تفصیل سابق کے مطابق ہے۔

(۳۱۱) فتح الرحمن بترجمۃ القرآن (4264/3)

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی المتوفی سنہ ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۳ء

اوراق ـ ۳۵۴ سائز ـ ۱۸×۲۹ سطور ـ ۲۱

کاتب ـــــ ـ خط ـــــ نستعلیق

تاریخ کتابت ـــــ ۲۷ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ء

شاہ ولی اللہ صاحب پہلے ہندوستانی عالم ہیں جنہوں نے ہند میں قرآن مجید کا فارسی ترجمہ کیا ہے۔ یہ وہی ترجمہ ہے۔ ترجمہ کے ساتھ کچھ تشریحی نوٹ بھی ہیں۔ اور ابتداء میں ایک مفید اور اہم مقدمہ بھی ہے۔ اس مقدمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے ابتداء سورۂ بقرا اور سورۂ آل عمران کا ترجمہ کیا تھا کہ سفر حرمین پیش آیا اور ترجمہ کا سلسلہ بند ہوگیا۔ مدت کے بعد شاہ صاحب کے ایک عزیز قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے آئے۔ آپنے سبقاً سبقاً پھر ترجمہ شروع کر دیا۔ اس طرح ایک ثلث قرآن کا ترجمہ مکمل ہوگیا۔ درمیان میں یہ سلسلہ رک گیا۔ ایک مدت بعد آپنے پھر مزید ترجمہ کا سلسلہ شروع کیا۔ اور اس طرح دو ثلث قرآن کا ترجمہ ہوگیا۔ سنہ ۱۱۵۰ھ / ۱۷۳۷ء میں اس مسودہ کا مبیضہ تیار کرانے کا کام شروع ہوا۔ اور آپنے مزید ترجمہ کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ اوائل شعبان سنہ ۱۱۵۱ھ / ۱۷۳۸ء میں ترجمہ کا کام مکمل ہوگیا۔ اور اسی اوائل رمضان میں مبیضہ بھی تیار ہوگیا۔

یہ ترجمہ مع حواشی کے متعدد بار طبع ہو چکا ہے۔

ابتداء مقدمہ :- "حمدنا محدود خدائی را تبارک و تعالیٰ کہ بر نعمت تامہ" الخ

... ترجمہ :- آغاز ...... الحمد للہ رب العالمین ستائش خدای راست پروردگار

اختتام :- من الجنۃ والناس از نفس زن باشد یا از جن هر دو اں ہٗ

ترقیمہ :- "تمت تمام شد ترجمہ کلام اللہ المسمی بفتح الرحمن والمشہور بترجمۂ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رضی اللہ عنہ بتاریخ بیست و ہفتم شہر ربیع الاول سنہ ١٢٠٠ ہجری"

حوالہ :- اسٹوری ______ P. 21 آیوینو ______ 243

سالارجنگ ______ جلد ۷ صفحہ ۵۲

(٣١٢) حاشیہ ترجمہ فتح الرحمن (182)

اوراق ۱۰ سائز ۱۶ × ۲۴ سطور ۲۱

کاتب ____ × ____ خط ______ نستعلیق

تاریخ کتابت ______ صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

فتح الرحمن قرآن مجید کا فارسی ترجمہ ہے جس کا ذکر ابھی گذرا۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے ترجمہ کرتے وقت کچھ حواشی بھی لکھوائے تھے۔ یہ اسی ترجمہ کے حواشی کا مجموعہ ہے۔ جو دس اوراق پر مشتمل ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت وغیرہ نہیں لکھی۔

ابتداء :- "باید دانست کہ در حاشیہ نسخہ مسودہ ایں ترجمہ حواشی چند نوشتہ شدہ بود۔ بعضے مبین توجیہی کہ ترجمہ مبنی بر آنست و بعض شاہد وجہی از وجوہ تفسیر" الخ۔

اختتام :- "قولہ۔ لا انتم عابدون ما اعبد۔ وقع مرتین فی الاولی بمعنی الحال وفی الاخری بمعنی الاستقبال۔ قالہ المحلی"

ترقیمہ :- تمام شد حاشیہ ترجمہ فتح الرحمن۔ الحمد للہ۔

ایضاً

(۳۱۳) (4264/2)

اوراق ـ ۷ سائز ـ ۲۹×۱۸ سطور ـ ۲۱

کاتب ـ × ـ خط ـ نستعلیق

تاریخ کتابت ـ ۱۲۰۰ھ / ۱۸۲۴ء

مذکورہ حواشی کا دوسرا نسخہ ہے ۔ جو فتح الرحمٰن کی ابتدا میں شامل ہے ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔

لیکن یہ نسخہ سابق نسخہ کے مقابلہ میں قدیم ہے ۔ فتح الرحمٰن کا جو نسخہ شامل ہے وہ ۱۲۰۰ہجری / ۱۸۲۴ء کا لکھا ہوا ہے ۔ حواشی بھی اسی کاتب کے قلم سے نقل ہوئے ہیں ۔ اس لئے تاریخ کتابت وہی لکھدی گئی ۔

کاغذ سفید مادھوپوری ، بغیر جدول ، قدرے کرم خوردہ آب رسیدہ ، درمیان میں سورتوں کے نام اور "قوا" شنجرفی روشنائی سے لکھے گئے ہیں ۔ خط پختہ اور صاف ہے ۔

ابتداء :- } مطابق سابق
اختتام :- }

ترقیمہ :- "تمت الحواشی بفضل اللہ المستعان"

التفسیر

اُردُو

اردو

(۳۱۴) # تفسیر مرتضوی (منظوم اردو) (163)

(جلد اوّل)

مولانا غلام مرتضیٰ الٰہ آبادی جنون

اوراق۔ ۱۶۵ سائز۔ ۲۲ × ۲۸ سطور۔ ۱۲

کاتب۔ سید عبدالعزیز نصیر آبادی۔ خط ــــــ نستعلیق

تاریخ کتابت۔ ــــــ ذیقعدہ ۱۲۳۴ھ / ۱۸۱۹ء

اس کے مرتب مولانا غلام مرتضیٰ جنون ہیں۔ یہ تفسیر اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ کی تفسیر کے بعد انتیسویں اور تیسویں پارے کی منظوم تفسیر پر مشتمل ہے۔ بزمانۂ شاہ عالم بادشاہ (المتوفی ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء) یہ تفسیر ۱۱۹۴ھ / ۱۷۸۰ء میں ترتیب دی گئی۔ پارۂ عم طبع بھی ہو چکا ہے۔

بعض تذکرہ نویسوں نے انہیں الٰہ آبادی لکھا ہے۔ اور بعض نے متوطن عظیم آباد پٹنہ بتایا ہے لیکن مولانا امتیاز علی خاں عرشی کی تحقیق کے مطابق یہ سہسرام کے ایک گاؤں کے رہنے والے تھے اور وہاں سے ترک وطن کرکے الٰہ آباد جا بسے تھے۔

پیش نظر نسخہ اس کی جلد اول ہے۔ جو سورۂ فاتحہ اور انتیسویں پارہ کی تفسیر ہے۔ ختائی، دبیز، غیر مجدول کاغذ پر تحریر ہے۔ ہر دو جلد کا لیمینیشن ہو چکا ہے اور پوری طرح محفوظ کر دی گئی ہے۔

ابتداء: کس سے ہو حمدِ جناب کبریا ؛ جس نیں (نے) کن کہنیں (کہنے) ہیں سب پیدا کیا

پہلے میں لیتا ہوں نام اللہ کا ؛ کے (کہ) یہی شیوہ ہے اہل اللہ کا

اختتام: جو کوئی اس کو پڑھے صبح و مسا ؛ یوں کرے ویسے مرے حق میں دعا

کے (کہ) رہوں دنیا میں دائم باخدا ؛ اور رہوں عقبیٰ میں قرب مصطفےٰ

ترقیمہ: تمت تمام کار من نظام شد۔ این تفسیر ہندی منظومہ تصنیف مولوی غلام مرتضیٰ مرحوم الٰہ آبادی بروز یک شنبہ .... ذیقعدہ سنہ ۱۲۳۴ ہجر النبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم در مقام دارالخلافہ شاہ جہاں آباد وقیہم اللہ عن الشر والفساد بعہد شاہ والاجاہ محمد اکبر شاہ بادشاہ

وفقہ اللہ لما نحب ذیقعدہ در سنہ ۱۴ جلوس در محلہ کھاری باولی بر دیوڑھی نواب امیر الدولہ محمد نوازش خاں بہادر
بخط خام اضعف الانام سید عبدالعزیز نصیر آبادی غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ ولوالدیہ و لاسلافہ محرر شد۔

اول ورق پر تحریر ہے کہ یہ نسخہ نواب محمد علی خاں صاحب نے دہلی سے حاصل کر کے اپنے کتب خانہ میں داخل کیا۔

حوالہ:- فہرست رامپور اردو ______ جلد اول صفحہ ۱۲ ۔ ۱۰

(164) **ایضاً** (۳۱۵)

جلد دوم (پارۂ عم)

اوراق۔ ۱۹۳ **سائز۔** ۲۲ × ۲۸ **سطور** ۱۲

کاتب۔ سید عبدالعزیز نصیر آبادی **خط** ______ نستعلیق

تاریخ کتابت ______ ۱۲۳۴ھ / ۱۸۱۸ء

مذکورہ تفسیر کی جلد ثانی ہے۔ جو پارۂ عم کی تفسیر ہے۔ اور اول سے آخر تک مکمل ہے۔ کاغذ خطائی غیر مجدول خط نستعلیق، عنوان سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ اس جلد کی ابتدا میں بھی نواب محمد علی خاں صاحب کے کتب خانہ میں داخل ہونے کا نوٹ درج ہے۔ کہ یہ نسخہ دہلی سے حاصل کیا گیا۔ اس جلد پر اگرچہ نام کاتب اور تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔ لیکن یہ جلد بھی اسی کاتب کے قلم سے لکھی ہوئی ہے۔ اور زمانۂ کتابت بھی وہی ہے۔ جیسا کہ جلد اول کے ترقیمہ سے ظاہر ہے۔

ابتداء:- سورۃ النباء .... سورۂ عم کے تئیں مکیہ جان :: اس میں اکتالیس ہیں آیت بیگمان

اختتام:- گر کرے تو یک دو وصف شہر تم :: ہو یہ دفتر بار جبل اشتر نہ کم
پس درود مصطفیٰ پر کر تمام :: بھیجے اہل بیت پر اس کے سلام

حوالہ:- فہرست رامپور اردو جلد اول اردو صفحہ ۱۲ ۔ ۱۰

(۳۱۶) **ایضاً** (170)

(پارۂ عم)

اوراق۔ ۹۴ **سائز** ۲۰×۳۰ **سطور۔** ۱۵

کاتب۔ محمد اسد اللہ ولد صبغۃ اللہ **خط** ــــــــــ نستعلیق

تاریخ کتابت ــــــــــ ۲۷ محرم ۱۲۶۳ھ / ۱۸۴۶ء

مذکورہ تفسیر کی جلد ثانی ہی ہے۔ جو پارۂ عم کی تفسیر ہے۔ کاغذ حنائی، دبیز قدرے کرم خوردہ، غیر مجدول، باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

ابتداء :- ہے سزائے حمد وہ عالیجناب ؛ جس نے بھیجا ہے محمد پر کتاب
سورۂ عم کے تئیں مکیہ جان ؛ اس میں ہیں چالیس آیت بیگمان

اختتام :- حسب سابق۔

ترقیمہ :- تمام شد نسخہ تفسیر کلام مجید و فرقان حمید من تصنیف مولوی مرتضیٰ تخلص جنون تفسیر مرتضوی در نظم آراستہ و پیراستہ بقلم ہیچمدان رقم محمد اسد اللہ ولد صبغۃ اللہ ساکن ریواڑی بتاریخ بیست و ہفتم شہر محرم ۱۲۶۳ ہجری بوقت نماز ظہر بہ ایما خاطر قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین میاں عظیم الدین پیرزادہ سکنہ شہر جھنجھنو علاقہ بے پور تحریر یافت۔ الٰہی عاقبت بخیر باد۔ آمین یا رب العالمین ہ

نوشتہ بماند سیہ بر سفید ؛ نویسندہ را نیست فردا امید

نوٹ :-

اس تفسیر کا پارۂ عم کئی بار طبع ہو چکا ہے۔ ۱۲۵۹ھ / ۱۸۴۳ء کا مطبوعہ نسخہ رامپور میں اور ۱۲۶۸ھ / ۱۸۵۴ء کا مطبوعہ نسخہ جو تفسیر نور مرتضوی منظوم کے عنوان سے مطبع محمدی بمبئی میں طبع ہوا۔ ٹونک کی لائبریری میں محفوظ ہے۔

(۲۱۷) (231)

موضح قرآن

(نصف اوّل)

(ترجمہ اردو قرآن مجید)

شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی پسر شاہ ولی اللہ صاحب محدثؒ دہلوی

المتوفی سنہ ۱۲۳۰ھ / ۱۸۱۵ء

اوراق ۲۰۵ سائز ۱۶×۲۳ سطور ۲۱

کاتب مولوی سراج الدین خط نستعلیق

تاریخ کتابت ۱۳/۱۹ صدی ھ/ء

شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی پسر شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا ترتیب دیا ہوا قرآن مجید اردو ترجمہ ہے جس کے ساتھ قدرے کہیں کچھ تشریح بھی ہے۔ وجہ ترتیب خود بیان کی ہے کہ جس طرح ان والد شاہ ولی اللہ صاحب مترجم اول نے قرآن مجید کا فارسی ترجمہ "فتح الرحمٰن" کے نام سے کر کے قرآن مجید کو سہل اور آسان بنا دیا۔ اسی طرح انہوں نے قرآن مجید کا اردو ترجمہ نہایت سہل اور بامحاورہ کیا ہے۔ اور اس کا "موضح قرآن" (۱۲۰۵ھ / ۱۷۹۰ء) رکھا جو تاریخی مادہ بھی ہے۔ شاہ صاحب کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے لیکن سنہ ۱۲۳۰ھ / ۱۸۱۵ء مت[illegible]

مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی نے اپنے ترجمۂ قرآن مجید کے دیباچے میں اس ترجمہ کی بہت تعریف و توصیف کی ہے۔ اسی طرح دوسرے حضرات نے بھی اسے بہت پسند فرمایا ہے۔ اس ترجمہ کے کئی نسخے یہاں محفوظ ہیں جنکی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

پیش نظر نسخہ کا کاغذ سفید، قدرے آب رسیدہ ہے۔ اس پر اگرچہ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں لیکن اس جلد اول کی ابتدا میں جو نوٹ دیا ہوا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان دونوں جلدوں کے کاتب دیوان شمس الدین صاحب ٹونکی کے والد مولوی سراج الدین ہیں۔ جو نواب میر خاں صاحب کے زمانہ میں یہاں معزز زندگی گذارتے تھے ادارۂ ہٰذا میں ان کی مکتوبہ چند کتابیں اور بھی محفوظ ہیں۔ خط اس سے ملتا ہے۔ اول میں دیوان شمس الدین صاحب کے دستخط بھی ہوئے ہیں۔

ابتداء :- الٰہی شکر تیرے احسان کا ادا کروں کس زبان سے۔ الخ۔

اختتام :- "لقد جئت شیئاً نکرا .... پاس لڑکے کھیلتے تھے ایک لڑکے کو مار ڈالا اور چل کھڑے ہوئے۔"

حوالہ :- فہرست رامپور اردو۔ جلد اول صفحہ ۱۶

(۳۱۸) **ایضاً** (232)

(جلد دوم)

اوراق۔ ۱۹۲ سائز۔ ۱۶×۲۳ سطور۔ ۲۴

کاتب۔ مولوی سراج الدین خط۔ ــــــ نستعلیق شکستہ آمیز

تاریخ کتابت ــــــ صدی ۱۳ ہجری / ۱۹ ع

مذکورہ تفسیر کی جلد ثانی ہے۔ جزو قال الم اقل سے شروع ہو کر آخر تک ہے۔ یہ جلد بھی جلد اول کی طرح اسی کاتب کے قلم سے ہے۔ باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

ابتداء :- قال الم اقل .... بولا میں تجھکو نہ کہتا تھا۔ الخ۔

اختتام :- من الجنۃ والناس۔ جنوں میں یا آدمیوں میں ــ حدیث میں فرمایا ان سورتوں کے برابر کوئی دعا نہیں پناہ کی۔ تمت بلغ المقابلہ۔

(۳۱۹) **ایضاً** (2434)

(صرف سورۂ بقر)

اوراق۔ ۵۱ سائز۔ ۱۶×۲۴ سطور۔ ۲۵

کاتب۔ ــ × ــ خط۔ ــــــ نستعلیق

تاریخ کتابت۔ ــــــ صدی ۱۳ھ / ۱۹ع

مذکورہ تفسیر کا ابتدائی حصہ ہے۔ سورۃ بقر پر مشتمل ہے۔ ورق اول ناقص ہے۔ آخر سے بھی ناقص ہونے کی وجہ سے کاتب کے نام وغیرہ کا پتہ نہیں چلتا۔ باقی تفصیلات سابق کے مطابق ہیں۔

ابتداء: "نشان رکھا اگر کوئی مختصر چاہے صرف ترجمہ لکھے۔" الخ۔

اختتام: "قل ان تخفوا .... یوم جس دن پاویگا ہر شخص جو کہ" اس کے بعد سے ناقص ہے۔

(233) **ایضاً** (۳۲۰)

(ربع اول)

اوراق ۲۲۹ **سائز** ۲۰×۳۲ **سطور** ۱۱

کاتب ___ × ___ **خط** ___ خوشخط نستعلیق

تاریخ کتابت ___ صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

مذکورہ ترجمہ کا صرف ربع اول ہے۔ جو ابتداء سے لیکر آیت "ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ" تک ہے۔ مقدمہ اس نسخے میں نہیں ہے۔ سورۃ فاتحہ سے ترجمہ شروع کر دیا گیا ہے۔ آخر سے ناقص ہے۔ اس وجہ سے کاتب وغیرہ کا نام معلوم نہیں ہوتا۔ ٹونک ہی میں نقل کرایا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔

ابتداء: "سورۃ الفاتحہ۔ الحمد للہ رب العالمین۔ سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب ہے سارے جہان کا۔" الخ۔

اختتام: "یعنی کافروں کے بہکانے پر نہ ظاہر عمل کرو نہ دل میں شبہ رکھو ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ .... او من کان میتاً ....." اسکے بعد سے ناقص ہے۔

(234) **ایضاً** (۳۲۱)

(چند سورتیں)

اوراق۔ ۶۱ سائز۔ ۱۳×۲۱ سطور۔ ۲۱

کاتب ـــ × ـــ خط ـــ نستعلیق

تاریخ کتابت ـــــــ صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

موضح قرآن سے تقریباً تیس سورتوں کا ترجمہ اس میں نقل کیا گیا ہے۔ اول میں دیوان شمس الدین صاحب کے قلم سے اُن سورتوں کی تفصیل بھی درج ہے۔ یہ نسخہ بھی دیوان صاحب یا اُنکے والد کے قلم سے نقل کیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ آخر میں تفسیر عزیزی کا ابتدائی حصہ شامل ہے۔ جو سورۂ فاتحہ کی تفسیر پر مشتمل ہے اور اپنے مقام پر درج ہے۔

ابتداء:۔ "سورۃ الاحقاف...... حم...... اتارنا کتاب کا ہے اللہ سے جو زبردست ہے حکمت والا۔ الخ"

اختتام:۔ "سورۃ المرسلات......... اب کس بات پر اس کے بعد یقین لاویں گے"۔

(۳۲۲) **ایضاً** (4135/ اشاغل)

(ناقص الطرفین)

(از آیت مَا اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ تا آیت ھُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ الخ)

اوراق۔ ۶۵ سائز۔ ۱۷×۲۸ سطور۔ ۱۷

کاتب ـــ × ـــ خط ـــ نستعلیق سادہ

تاریخ کتابت ـــــــ صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

کاغذ سفید، دبیز، غیر مجدول، آب رسیدہ و کرم خوردہ ناقص الطرفین ہے۔ اسی وجہ سے نام کاتب اور تاریخ کتابت معلوم نہیں ہو سکی۔

ابتداء:۔ "حدیثا۔ جہاں تم ہو گے موت تم کو پکڑے گی اگرچہ تم ہو مضبوط برجوں میں......
...... یہ منافقوں کا ذکر ہے۔ کہ اگر تدبیر جنگ درست آئے۔ اور فتح اور غنیمت ملے تو کہیں اللہ کی طرف سے ہوئی......

.... ما اصابک من حسنۃ فمن اللّٰہ" الخ۔

اختتام:۔ " قد ضلوا وما کانوا مہتدین۔ بے شک خراب ہوئے جنہوں نے مار ڈالی اپنی اولاد نادانی سے بن سمجھے .... متشابہا وغیرہ متشابہ کلوا من ثمرہ ....." اس کے بعد سے ناقص ہے۔

(۳۲۳) تفسیر پارۂ عم (2967)

اوراق ۵۰ **سائز** ۱۵×۲۰ **سطور** ۱۱

کاتب عبد القدیر **خط** ــــــــ نستعلیق

تاریخ کتابت ــــــــ ۲۵ ربیع الاول ۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۳ء

صرف پارۂ عم کی سورتوں کی اردو تفسیر ہے۔ مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ بستان التفاسیر اور موضح قرآن وغیرہ سے میلان کیا گیا۔ یہ تفسیر دونوں سے الگ ہے ابتداء اختتام کے علاوہ کچھ حصہ مزید بطور نمونہ دیا جا رہا ہے۔

سفید باریک، کرم خوردہ کاغذ پر لکھا ہوا کچھ بوسیدہ نسخہ ہے۔

ابتداء:۔ " جب پیغمبر صلعم مکے میں آشکارا ہوئے۔ لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے لگے تب کافر تعجب سے آپس میں پوچھنے لگے کہ یہ نیا دین اور قرآن کیا ہے" الخ ....

.... "عم یتساءلون کس چیز سے آپس میں ایک کو ایک پوچھتے ہیں۔ یہ کافر۔ پھر آپ ہی حق نے ایسا فرمایا" الخ

اختتام:۔ "قل اعوذ .... برب الناس معبود آدمیوں کا .... حق تعالیٰ سب مومنوں کو شیطان کے وسوسوں سے پناہ میں رکھے .... یعنی بس ہے مومنوں تم کو جو کچھ اس میں ہے۔ والسلام الاکرام"

ترقیمہ:۔ "تمت تمام شد در مقام لازناپور بیرنا علاقہ تہوگاؤں پرگنہ امراوتی ضلع ایلیچپور ایں کتاب نوشتہ ہما گردید تحریر شیخ عبد القدیر ولد شیخ عبد اللہ قانونگو (ہ) باشندہ قدیم پرگنہ قصبہ روڑکی ضلع

سہارنپور. فی التاریخ ۲۵ روز جمعہ ماہ رب (ربیع) الاول ۱۲۸۰ھ ہجری"۔
آخر میں ایک نوٹ تفسیر حسینی سے دو ورق کا ہے۔

(۳۲۴) زاد آخرت (منظوم) (3837)

(تفسیر پارۂ عم)

مولوی قاضی عبدالسلام صاحب بدایونی المتوفی ۱۲۵۵ھ / ۱۹۲۹ء

اوراق ۸۲ سائز ۲۰×۱۰ سطور ۱۸

کاتب ـ × ـ خط ـ نستعلیق

تاریخ کتابت ـ بحیات مصنف صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

اس تفسیر کے مرتب مولوی قاضی عبدالسلام صاحب بن عبدالحق صاحب بدایونی ہیں۔ سنہ ترتیب ۱۲۴۴ھ / ۱۸۲۸ء ہے۔ زاد آخرت کے نام سے مکمل تفسیر ۱۲۸۵ھ میں نولکشور لکھنؤ کی جانب سے طبع بھی ہوچکی ہے۔

پیش نظر نسخہ صرف پارۂ عم کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ اور مرتب کی حیات ہی کا لکھا ہوا ہے۔ کاتب نے مرتب کو سلمہ اللہ تعالیٰ لکھا ہے۔ اس لئے مرتب کی زندگی کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔

کاغذ سفید مجدول شنجرفی خط نستعلیق سادہ آیات شنجرفی خط نسخ میں دی گئی ہیں۔

ابتداء: "سورہ نبا مکیہ پہچان ؛ جملہ چالیس اس کی آیت جان
کلمے ہیں ایک سو بہتر سب ؛ حرف ہیں سات سو اور ستر سب"۔ الخ

اختتام: (خاتمہ)
"للہ الحمد میں نے یہ تفسیر ؛ اس کے لطف و کرم سے کی تسطیر
فضل یزداں میں اپنا کام کیا ؛ کہ اسے میں نے اختتام کیا
تھی عنایت خدا شامل حال ؛ کہ ہوا اس کا مجھے استکمال
ورنہ تھا میری حوصلے سے یہ دور ؛ تھا کہاں مقدر مجھے مقدور
کار توفیق حق میں فرمایا ؛ اس کا تب انتظام بن آیا"

ترقیمہ :۔ تمام شد تفسیر پارۂ عمّ من تصنیف مولوی قاضی عبدالسلام سلمہ اللہ ...
عبدالعبد ... الراجی الی الرحمۃ (رحمۃ) ربہ القوی۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولقارئہ ولمن نظر فیہ بحرمۃ النبی وآلہ واصحابہ

۳۲۵ بستان التفاسیر (2380)

(اردو ترجمہ تفسیر فتح العزیز)

مولوی محمد حسن خانصاحب سنبھلی

اوراق۔ ۳۸۵ سائز۔ ۱۵×۲۴ سطور۔ ۱۷

کاتب۔ ــــــ خط ــــــ نستعلیق

تاریخ کتابت ــــــ صدی ۱۳ھ / ۱۹ء

مولوی محمد حسن خاں سنبھلی اس کے مترجم ہیں۔ صرف پارۂ عمّ کا اردو ترجمہ ہے۔ مترجم نے اول میں ایک مقدمہ بھی شامل کیا ہے۔ جس میں وجہ ترتیب ظاہر کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ یہ ترجمہ جناب ناخدا محمد علی بن محمد حسن صاحب روگھی کی فرمائش پر کیا گیا۔ اور اُن ہی نے اس کے طبع کرانے کا فیصلہ کیا۔ ربیع الاول ۱۲۶۱ھ / ۱۸۴۵ء کے عشرۂ ثانیہ میں اس ترجمہ کی ابتدا ہوئی۔ اسی ماہ میں طباعت بھی شروع ہوگئی۔ اور اسی سال ۲۷ رمضان ۱۲۶۱ھ / ۱۸۴۵ء کو اس ترجمہ کی طباعت سے فراغت حاصل ہوگئی۔ مقدمہ میں اس ترجمہ کی خصوصیات بھی ظاہر کی گئی ہیں۔

مولوی محمد حسن سنبھلی بن شیخ ظہور حسن بن شمس علی ۱۲۶۴ھ / ۱۸۴۸ء میں سنبھل میں پیدا ہوئے۔ علماء وقت سے علوم متداولہ حاصل کئے۔ صاحب تصانیف ہیں۔ اکثر تصانیف و حواشی عربی میں ہیں۔ ۱۳۰۵ھ / ۱۸۸۸ء کو سنبھل میں انتقال ہوا۔ (تذکرہ علماء ہند (ترجمہ اردو) صفحہ ۱۰۲-۱۰۱)

پیش نظر نسخہ حنائی باریک بوسیدہ مجدول کاغذ پر لکھا گیا ہے۔ ورق اول ناقص ہے۔ اسی طرح آخر سے دو ایک ورق ناقص ہیں۔ اسی وجہ سے کاتب وغیرہ کا پتہ نہیں چلا۔

یہ تفسیر اس کے بعد بھی کئی بار طبع ہو چکی ہے۔

ابتدائے نسخہ ہذا:۔ تو اس کے واسطے اس پڑھنے کے سبب ثواب نیک ہے۔ الخ۔
اختتام نسخہ ہذا:۔ اور انکی کنگھی کے دندانوں میں کمان کے چلّے سے گیارہ گرہیں لگائی گئی ہیں.......... اس کے بعد سے ناقص ہے۔

(۳۲۶) تفسیر سورۂ اقراء (4225 شاس)

اوراق ۸ سائز ۱۶×۲۴ سطور ۲۰
کاتب ـــ خط نستعلیق
تاریخ کتابت ـــ ۱۴ صدی ھ / ۱۹ ء

سورۂ اقراء کی پانچ آیات کی تفسیر ہے۔ مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ ان آیات کی تشریح میں یہ بات ملحوظ رکھی گئی ہے کہ ان آیات میں رسول اللہ صلعم کے پیدا کرنے کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اور امتیوں کو بھی تعلیم دی گئی ہے کہ اس کو پڑھا کریں۔ اور چونکہ حضرت جبریل نے حضور کو کھڑے ہو کر یہ تعلیم دی ہے۔ اس لئے سورہ کا ذکر بھی کھڑے ہو کر پڑھنا اور سننا چاہیئے۔ شارح نے ان دعوں کے ثبوت میں چھ امور کا ثبوت لازم کیا ہے۔ اور ان چھ امور کو مختلف تفاسیر سے تفصیل سے اردو میں بیان کیا ہے۔ آخر سے ناقص ہے۔ اس لئے مزید تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔ کہ یہ تشریح کس کی ترتیب دی ہوئی ہے۔

ابتداء:۔ اقراء باسم ربک.......... پڑھو (اے محمد مصطفےٰ صلعم) اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے تمام جہان کو پیدا کیا ہے اس پروردگار نے۔ الخ۔

اختتام:۔ القصہ وہی مجدالدین فیروز آبادی لکھتے ہیں کہ جب آپ کی عمر پچیس برس کی ہوئی کہ عین..........
اس کے بعد سے ناقص ہے۔

فہرست مخطوطات

به ترتیب ⟵ حروف تہجی

فہرست مصنفین بہ ترتیب حروف تہجی

نمبر شمار	مصنف	تصنیف	صفحہ
۱۷	اسکندر: ———	دیکھئے:- نصرت	-
۱۸	البداد بن عبد الحکیم	سراج الحفاظ	۱۱۷
۱۹	امین دہلوی: ———	دیکھئے: محمد امین	۰
۲۰	شاہ اہل اللہ صاحب دہلوی المتوفی سنہ ۱۱۸۷ھ ۱۷۷۳ء	تفسیر القرآن	۲۲۳
	ب		
۲۱	بشّار : ———	دیکھئے:- محمد بن قاسم	۰
۲۲	بنّاء: ———	دیکھئے:- احمد بن محمد	۰
۲۳	بیان الحق : ———	دیکھئے:- محمد بن ابی الحسن	۰
۲۴	بیضاوی : ———	دیکھئے:- عبد اللہ بن عمر	۰
	ت		
۲۵	(قاری) تہراب بن قاری ابراہیم مصطفیٰ	ارشاد القاری	۱۱۶
۲۶	تفتازانی علامہ : ———	دیکھئے:- مسعود	۰
۲۷	قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی المتوفی ۱۲۲۵ھ ۱۸۱۰ء	التفسیر المظہری	۲۲۵
	ج		
۲۸	جزری (علامہ) : ———	دیکھئے:- محمد بن محمد	۰
۲۹	جعبری : ———	دیکھئے:- ابراہیم ابو اسحاق	۰
۳۰	(مُلّا) جیون : ———	دیکھئے:- احمد بن ابی سعید	۰
	ح		
۳۱	حسن (مولانا)	تحفہ سلیمانی	۹۷

نمبر شمار	مُصَنِّف	تَصنِیف	صفحة
٣٢	(نظام الدین) حسن بن محمد بن حسن النیشاپوری معروف بہ نظام اعرج (صدی ٨)	غرائب القرآن ورغائب الفرقان	١٧٦
٣٣	(ملا) حسین بن اسکندر رومی حنفی (المتوفی سنہ ١٠١٦ھ ١٦٠٨ع)	بیان المشکلات	٢٧
٣٤	حسین بن شجاع بن محمد بن حسن التوانی	المفید فی علم التجوید	٢٨
٣٥	حسین بن عثمان	رسالہ	١٠٢
٣٦	حسین بن علی الواعظ	جواہر التفسیر	٢٦٦
٠	ایضًا	المواہب العلیہ	٢٦٨
٣٧	(ابو محمد) حسین بن مسعود بن محمد الفراء البغوی المتوفی ٥١٦ھ م ١١٢٣ع	معالم التنزیل	١٥٥
٣٨	حیدر	مرقع الغزلان (نظم حیدر)	١٢٨
٣٩	(مولوی) حیدر علی فیض آبادی	الفیوضات الحیدریہ	٢٨٩
	خ		
٤٠	خان داؤد : ————	دیکھئے :- احمد	٠
٤١	خضر بن عبد الرحمان الازدی المتوفی سنہ ٧٧٣ھ ١٣٧١ع	التبیان فی تفسیر القرآن	١٩٣
٤٢	الخفاجی : ————	دیکھئے :- احمد بن محمد	٠
	د		
٤٣	الدانی : ————	دیکھئے :- عثمان	٠
	ر		
٤٤	الرازی (فخر الدین) : ————	دیکھئے :- محمد بن عمر	٠
٤٥	الرازی (زین الدین)	دیکھئے :- محمد بن ابی بکر	٠
٤٦	(مولوی محمد) رضا علیخان بن مولوی سخاوت علیخان	رغائب الالباب	١٢١

نمبر شمار	مصنف	تصنیف	صفحہ
٤٧	رضوان بیگ بن قوام الدین بیگ ترکمان	دیکھئے :- محمد تقی	٠
	ز		
٤٨	(ابو یحیٰ) زکریا بن محمد الانصاری (شیخ الاسلام) المتوفی ٩٢٦ھ ۱۵۱۹ء	الدقائق المحکمہ فی شرح المقدمہ	٦٦
٠	ایضاً	فتح الرحمان بکشف مایلتبس فی القرآن	٢٣١
	س		
٤٩	السجاوندی : ——— دیکھئے :-	محمد بن طیفور	٠
٥٠	سلام اللہ بن شیخ الاسلام الدہلوی	الکمالین للجلالین	٢٠٨
٥١	السیوطی : ———	دیکھئے :- عبد الرحمان ابی بکر	٠
	ش		
٥٢	شاطبی : ———	دیکھئے :- قاسم بن فیرہ	٠
٥٣	شرف الدین بن محمود بن صدقہ لاری	منظور القرّاء (مصنفہ ٨٩١ھ ١٤٨٦ء)	١١٤
٥٤	شعلہ موصلی : ———	دیکھئے :- محمد بن احمد	٠
٥٥	شہاب الدین بن محمود بن ابراہیم	مصباح العاشقین	٣٠٠
٥٦	شہاب الدین دولت آبادی بن شمس الدین بن عمر المتوفی ٨٤٩ھ ١٤٤٥ء	بحر موّاج	٢٦٢
	ص		
٥٧	صفی بن ولی قزوینی	زیب التفاسیر (سورۂ یوسف)	٢٩٩
	ض		
٥٨	(الشیخ) ضیاء الدین السندھی المتوفی ١١٧١ھ ١٧٥٧ء	تفسیر اسرار حروف بسم اللہ والحمد للہ	٢٥٥
٠	٠	٠ ٠	٠

نمبر شمار	مصنف	تصنیف	صفحہ
۷۱	(مولوی) عبدالقدوس بن شیخ جیون قاری	خلاصۃ التجوید	۹۶
۷۲	ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری المتوفی ۴۶۵ھ ۱۰۷۲ء	تفسیر القشیری (التیسیر فی علم التجوید)	۲۲۶
۷۳	عبداللہ (میر) تجرد شاگرد حضرت غلام محمد صاحب	عجائب التجوید مصنفہ ۱۱۹۸ھ ۱۷۸۳ء	۱۰۰
۷۴	ایضاً	التجریدیہ فی مسائل التجویدیہ "	۱۰۱
۷۵	(حافظ الدین ابوالبرکات) عبداللہ بن احمد النسفی المتوفی ۷۱۰ھ ۱۳۱۰ء	مدارک التنزیل وحقائق التاویل	۱۹۵
۷۶	(حافظ) عبداللہ (نصیر) بن احمد بایزید الکلشانی	مرغوب القاری (منظوم)	۱۰۲
۷۷	(ابوسعید) عبداللہ بن عمر البیضاوی المتوفی ۷۱۰ھ ۱۳۱۰ء	انوار التنزیل واسرار التاویل	۱۸۴
۷۸	(ابوعمرو) عثمان بن سعید الدانی المتوفی ۴۴۴ھ ۱۰۵۲ء	التیسیر فی علم القراءات	۴۰
	ایضاً	کتاب المقنع	۷۴
۷۹	(حافظ) عزالدین	قصیدہ حافظ عزالدین	۱۰۵
۸۰	(نورالدین) علی بن محمد بن سلطان القاری الہروی المتوفی ۱۰۱۴ھ ۱۶۰۶ء	المنح الفکریہ علی متن الجزریہ	۶۸
،	ایضاً	الجمالین للجلالین	۲۰۷
،	ایضاً	تفسیر آیت خذوا زینتکم عند کل مسجد	۲۳۴
۸۱	(السید) علی الحسینی بن السید رکن الدین حیدرآبادی	حلیۃ القاری	۱۲۴
۸۲	(ابوالحسن) علی بن احمد بن محمد بن علی الواحدی النیشاپوری المتوفی ۴۶۸ھ ۱۰۷۶ء	تفسیر الوسیط	۱۵۰
،	ایضاً	تفسیر الوجیز	۱۵۲
۸۳	(ابوالحسن) علی بن احمد بن ابراہیم مخدوم مہائمی المتوفی ۸۳۵ھ ۱۴۳۲ء	تبصیر الرحمان وتیسیر المنان	۱۹۸
۸۴	العمادی : ———	دیکھئے :- محمد بن عمر	،
۸۵	ابوعلی عمرو بن ابراہیم الاوسی المتوفی ۸۲۵ھ ۱۴۳۱ء	زہر الکمام فی قصۃ یوسف علیہ السلام	۲۳۲

نمبر شمار	مصنف	تصنیف	صفحہ
۸۶	نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد بن احمد النسفی المتوفی ۵۳۷ھ / ۱۱۴۲ع	التیسیر فی علم التفسیر	۱۵۶
۸۷	سراج ابو حفص عمر بن قاسم بن محمد الانصاری دنشار، المتوفی ۹۰۷ھ / ۱۵۰۱ع	المکرر فیما تواتر من القرات السبع وتحرر	۷۱
	غ		
۸۸	(مولانا) غلام مرتضیٰ جنون الہ آبادی	تفسیر مرتضوی (منظوم)	۳۱۷
	(حافظ) غلام مصطفیٰ بن محمد اکبر تھانیسری	بحر العلوم الاسلامیۃ (تفسیر مصطفوی)	۲۸۴
۸۹	(ملا) غلام نقشبند لکھنوی بن عطاء اللہ المتوفی ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ع	انوار الفرقان واذہار القرآن	۲۲۲
	ف		
۹۰	فقیر	تفسیر رضوی	۲۹۴
۹۱	(ابو الفیض) فیضی بن مبارک الناگوری المتوفی ۱۰۰۴ھ / ۱۵۹۵ع	سواطع الالہام	۲۱۴
	ق		
۹۲	ابو محمد القاسم بن فیرہ بن خلف الشاطبی المتوفی ۵۹۰ھ / ۱۱۹۴ع	حرز الامانی ووجہ التہانی	۴۵
۰	ایضاً	عقیلۃ اتراب القصائد	۷۵
	ک		
۹۳	قاری کریم اللہ صاحب ٹونکی المتوفی ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ع	وسیلۃ القاری	۱۳۵
۰	ایضاً	نبع المعانی فی سبع القراءۃ ورسم القرآن	۱۳۶
۰	ایضاً	فیض القاری علی کلام الباری (ہدایۃ القراء)	۱۳۷
۹۴	الشیخ کلیم اللہ جہان آبادی	ایجاز التفاسیر	۲۲۹
	م		
۹۵	محب اللہ الہ آبادی	تفسیر الٰہی منظوم مصنفہ ۱۱۸۰ھ / ۱۷۶۶ع	۲۹۲

٩٦	(مولوی) سید محبوب علی صاحب جعفری المتوفی ۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۳ء	تقبیح الشعراء الغاوین	۲۹۱
۹۷	(ملا) محسن کاشانی	التفسیر الآصفیہ	۲۱۷
۹۸	محلی :- ———	دیکھئے :- محمد بن محمد	
۹۹	محمد امین الدہلوی	ترتیب آیات الکلام لتسہیل استخراج الاحکام	۳۰۲
۱۰۰	محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی (زین الدین) المتوفی ۶۶۸ھ / ۱۲۶۹ء	اسئلۃ القرآن واجوبتہا	۱۷۸
۱۰۱	محمد بن ابی الحسن (نجم الدین ابو القاسم) تصنیف ۵۵۳ھ / ۱۱۵۸ء	ایجاز البیان لمعانی القرآن	۱٦۷
۱۰۲	(جلال الدین) محمد بن احمد بن نصیر الدین المتوفی ۹۸۲ھ / ۱۵۷۴ء	تفسیر محمدی فی ارتباط الآیات	۲۴۷
۱۰۳	محمد بن احمد بن محمد سعد موصلی المتوفی ۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء	کنز المعانی	۴۷
۱۰۴	محمد بن حکم باقشیر	رسالہ فی قوعد التجوید	۳۲
٠	ایضاً	رسالہ تجوید القرآن	۳۲
۱۰۵	محمد بن صمادج (ابو یحییٰ)	المختصر من تفسیر الطبری	۲۱۸
۱۰٦	محمد بن طیفور السجاوندی (ابو جعفر) المتوفی ۵٦۰ھ / ۱۱٦۵ء	کتاب السجاوندی	۷۹
۱۰۷	محمد بن عبد اللہ	رسالہ فی تفسیر لا الٰہ الا اللہ	۲۵٦
۱۰۸	محمد بن عبد اللہ الصحاحی الشہیر باحکا	کتاب التبیان فی شرح مورد الظمآن	۸۳
۱۰۹	(حافظ) محمد بن عمر بن علی بن احمد العمادی المتوفی بعد از ٦۷۲ھ / ۱۲۷۳ء	مبرز المعانی فی شرح قصیدہ حرز الامانی	۵۲
۱۱۰	محمد بن قاسم بصری الشافعی	غنیۃ الطالبین ومنیۃ الراغبین	۳۰
۱۱۱	(ابو بکر) محمد بن قاسم البشار الانباری	کتاب الوقف والابتداء	۳٦
۱۱۲	محمد بن علی (قطب الدین) الحسین النیشاپوری	کتاب مخارج الحروف	۲۹
۱۱۳	محمد بن علی بن محمد الحسینی	تجوید القرآن	۱۱۰
۱۱۴	محمد بن علی بن عبد اللہ بن ابراہیم الخطیب تصنیف ۸۰۸ھ / ۱۴۰۵ء	تیسیر البیان لاحکام القرآن	۲۳۸

نمبر شمار	مصنف	تصنیف	صفحة
۱۱۵	محمد بن عمر الرازی (فخر الدین ابو عبد اللہ) المتوفی ۶۰۶ھ ۱۲۱۰ء	مفاتیح الغیب	۱۷۴
۱۱۶	محمد بن محمد احمد الاردبیلی المتوفی ۹۹۳ھ سنہ ۱۵۸۵ء	زبدة البیان فی براہین احکام القرآن	۲۴۰
۱۱۷	محمد بن محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ ۱۴۲۹ء	کتاب التمہید فی علم التجوید	۲۲
۰	ایضاً	کتاب التحبیر زاد علی التیسیر	۴۳
۰	ایضاً	تقریب النشر	۵۶
۰	ایضاً	المقدمة الجزریہ (منظوم)	۶۱
۱۱۸	محمد بن محمد بن محمد النویری (ابو القاسم شمس الدین) المتوفی ۸۵۷ھ ۱۴۵۳ء	شرح طیبة النشر	۵۹
۱۱۹	محمد بن احمد بن محمد المحلی المتوفی ۸۶۴ھ ۱۴۵۹ء	تفسیر الجلالین	۲۰۲
۱۲۰	(خواجہ) محمد بن ملا محمد رحیم	خزانة الرسوم فی المرسومات العثمانیہ	۸۵
۱۲۱	محمد بن محمد ماتریدی (ابو منصور) المتوفی ۳۳۳ھ ۹۴۴ء	تاویلات اہل السنة (تفسیر ماتریدیہ)	۱۴۷
۱۲۲	محمد تقی ولد ابو المعصوم بیگ	مرجع الکاتبین	۱۲۸
۱۲۳	(مولوی) محمد حسن سنبھلی	لبستان التفاسیر ترجمہ فتح العزیز	۳۲۶
۱۲۴	محمد صادق (حافظ)	حاشیہ قصیدہ عز الدین حافظ	۱۰۵
۱۲۵	محمد علی الطریحی (فخر الدین)	نزہة الخاطر و سرور الناظر	۲۴۵
۱۲۶	محمد ہاشم الگیلانی (مخدوم) المتوفی ۱۰۶۱ھ ۱۶۵۰ء	حاشیہ تفسیر البیضاوی	۱۸۸
۱۲۷	محمد یعقوب البنانی المتوفی ۱۰۹۸ھ ۱۶۸۶ء	الحاشیة علی البیضاوی	۱۹۲
۱۲۸	محمود بن عمر بن محمد الخوارزمی الزمخشری المتوفی ۵۳۸ھ ۱۱۴۳ء	الکشاف عن حقائق التنزیل	۱۵۹
۱۲۹	مخدوم مہائمی : ———	دیکھئے :- علی بن احمد	۰
۱۳۰	مسعود بن عمر بن عبد اللہ (سعد الدین) التفتازانی	الحاشیة علی الکشاف	۱۶۵

نمبر شمار	مصنف	تصنیف	صفحہ
۱۳۱	معین الدین ہروی (فراہی) معروف بہ ملا مسکین المتوفی ۹۰۷ھ / ۱۵۰۲ء	حدائق الحقائق فی کشف اسرار الدقائق (تفسیر سورۂ یوسف)	۲۹۷
۱۳۲	معین الدین بن شرف الدین خاوند محمود کشمیری المتوفی ۱۰۸۵ھ / ۱۶۷۴ء	زبدۃ التفاسیر	۲۲۰
٠	ایضاً	شرح القرآن	۲۸۱
۱۳۳	ملا کلان بخاری	الدرۃ الفرید	۹۵
۱۳۴	ملا مسکین :۔ ———	دیکھئے :۔ معین الدین	٠
	ن		
۱۳۵	النسفی :۔ ———	دیکھئے :۔ عبد اللہ بن احمد	٠
۱۳۶	النشار :۔ ———	دیکھئے :۔ عمر بن قاسم	٠
۱۳۷	نصرت بن عمر عرف اسکندر	زینۃ القاری	۱۱۸
۱۳۸	نصیر :۔ ———	دیکھئے :۔ عبد اللہ	٠
۱۳۹	نظام اعرج :۔ ———	دیکھئے :۔ حسین بن محمد	٠
۱۴۰	مولوی نور الحق خستہ المتوفی ۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء	شرح مقدمۃ الجزری	۱۴۱
۱۴۱	قاری محمد، نور الدین (بزمانہ جہانگیر)	مقصود القاری	۱۲۵
۱۴۲	النویری :۔ ———	دیکھئے :۔ محمد بن محمد	٠
	و		
۱۴۳	(شاہ) ولی اللہ محدث دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۳ء	فتح الخبیر بما لابد من حفظہ فی علم التفسیر	۲۴۵
٠	ایضاً	الفوز الکبیر فی اصول التفسیر	۳۰۶
٠	ایضاً	المقدمہ فی قوانین الترجمۃ	۳۱۰
٠	ایضاً	فتح الرحمان بترجمۃ القرآن	۳۱۲

نمبر شمار	مصنف	تصنیف	صفحہ
۰	ایضاً	حاشیہ ترجمہ فتح الرحمان	۳۱۳
		ی	
۱۴۴	یار محمد خداداد السمرقندی	قواعد القرآن تصنیف ۹۲۵ھ ۱۵۱۹ء	۹۱
۱۴۵	عماد الدین یحییٰ بن قاسم العلوی الفاضل الیمنی المتوفی ۷۵۰ھ ۱۳۴۹ء	تحفۃ الاشراف فی کشف غوامض الکشاف	۱۶۴
۱۴۶	یعقوب بن عثمان بن محمد الغزنوی الچرخی المتوفی ۸۳۶ھ ۱۴۳۵ء	تفسیر یعقوب چرخی	۲۶۰

بہ ترتیب — حروف تہجی

کاتب حضرات

صفحہ	تاریخ کتابت	نام مخطوطہ	نام کاتب	نمبر شمار
۲۷۹	۱۰۵۰ھ؟	المواہب العلیہ	۔۔۔ ابن عنایت اللہ	۱
۱۸۶	۲۴ ربیع الاول ۹۶۱ھ / ۱۵۵۴ء	انوار التنزیل (تفسیر بیضاوی)	ابوبکر بن شیخ سکہیو درساخی	۲
۱۶۱	صدی: ۱۲ھ / ۱۸ء	الکشاف عن حقائق التنزیل	ابوالحسن	۳
۱۵	صدی: ۱۱ھ / ۱۷ء	القرآن المجید	ابوالفتح (حافظ)	۴
۴۲	۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء	التیسیر فی علم القراءۃ	(محمد) احسن اللہ	۵
۲۳۱	۱۲۵۹ھ / ۱۸۴۳ء	فتح الرحمٰن بکشف ما یلتبس فی القرآن	احمد بن ابراہیم النشار	۶
۲۷	۱۱۶۷ھ / ۱۷۵۳ء	بیان المشکلات	احمد بن (السید) اشرف المکی	۷
۶۵	״	الطرازات المعلمۃ فی شرح المقدمۃ	ایضاً	۰
۶۹	״	المنح الفکریۃ علی متن الجزریۃ	ایضاً	۰
۱۶۰	۹۵۹ھ در مکہ / ۱۵۱۵ء	الکشاف عن حقائق التنزیل	احمد بن (السید) برکی الحسینی الشیرازی	۸
۶۶	۱۰۷۳ھ / ۱۶۶۲ء	الدقائق المحکمۃ فی شرح المقدمہ	احمد بن محمد بن یونس القریشی الشافعی	۹
۲۶	۱۱۴۰ھ / ۱۷۲۷ء	کتاب الوقف والابتداء	احمد بن یحییٰ ابن صالح بن حمید المصری	۱۰

نمبر شمار	نام کاتب	نام مخطوطہ	تاریخ کتابت	صفحہ
۱۱	اسحاق بن احمد	شرح القصیدۃ الواضحۃ	۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۳ء	۲۶
۰	ایضاً	المفید فی علم التجوید	″	۲۸
۰	ایضاً	رسالہ مختصر التجوید	″	۲۹
۰	ایضاً	کتاب مخارج الحروف	″	″
۰	ایضاً	رسالہ تشتمل علی الاہم من اصول القراءۃ	″	۳۰
۱۲	اسد اللہ ولد صبغۃ اللہ ساکن ریواڑی	تفسیر مرتضوی	۱۲۶۳ھ / ۱۸۴۶ء	۳۱۹
۱۳	امام بخش	رسالہ رموز اوقاف	۱۳ صدی ھ / ۱۹ء	۱۰۷
۰	ایضاً	مرتع الغزلان (نظم حیدر)	″	۱۲۸
۱۴	امیر مرزا	التفسیر الآصفیہ	۱۰۹۲ھ / ۱۶۸۱ء	۲۱۷
۱۵	بایزید بن بہاء الدین بن مبارک شاہ	کتاب وقف القرآن	۸۳۱ھ / ۱۴۲۷ء	۳۹
۱۶	بہلول	حدائق الحقائق	۱۱ صدی ھ / ۱۷ء	۲۹۷
۱۷	پیر محمد	شرح طیبۃ النشر	۱۱۶۰ھ / ۱۷۴۷ء	۵۹
۰	ایضاً	رسالۃ التکبیر	″	۲۵۳
۱۸	خضر بن موسیٰ ایدی	عیون التفاسیر (جلد دوم)	۹۰۶ھ / ۱۵۰۰ء	۱۹۷
۱۹	داؤد بن مومن حاجی	ایضاً (جلد اوّل)	۸۷۰ھ / ۱۴۶۵ء	۱۹۶

نمبر شمار	نام کاتب	نام مخطوطہ	سن کتابت	صفحة
۲۰	رحمت اللہ (ٹونکی)	شرح مقدمۃ الجزری	۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء	۱۴۲
۲۱	زین الدین ملتانی	مبرز المعانی	۱۱۴۱ھ / ۱۷۲۸ء	۵۳
۲۲	(مولوی) سراج الدین	غنیۃ الطالبین و بغیۃ الراغبین	۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء	۳۰
۰	ایضاً	التفسیر المظہری	۱۳ھ / ۱۹ء صدی	۲۲۹
۰	ایضاً	فتح العزیز	؍؍	۲۸۶
۰	ایضاً	ایضاً	۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء	۲۸۸
۰	ایضاً	ایضاً	۱۲ھ / ۱۹ء صدی	۲۸۹
۰	ایضاً	الفوز الکبیر	؍؍	۳۰۹
۰	ایضاً	موضح قرآن	؍؍	۳۲۰
۰	ایضاً	ایضاً	؍؍	۳۲۱
۰	ایضاً	ایضاً	؍؍	۳۲۳
۲۳	(میر) شاہ علی ساکن دہلی	حاشیہ القرآن المجید	۱۲ھ / ۱۸ء صدی	۶
۲۴	شرف الدین ولد محمد ہاشم	تفسیر یعقوب چرخی	۱۳ھ / ۱۹ء صدی	۲۶۱
۲۵	صفدر خان ولد حمید خان بن محمد خان بن دریا خان بن نیتو خان برکی ساکن قصبہ روڈر	المواہب العلیہ	۱۱۱۱ھ / ۱۶۹۹ء	۲۸۰

نمبر شمار	نام کاتب	نام مخطوطہ	سن کتابت	صفحہ
۲۶	ظہورالحسن بن عبدالغفور (ساکن بنارس)	رغائب الالباب	سنہ ۱۲۸۴ھ / ۱۸۵۴ء	۱۲۱
۲۷	عباس علی بن سید شاہ علی	زبدۃ البیان	سنہ ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء	۲۴۰
۲۸	عبدالباری	شرح مقدمۃ الجزری	سنہ ۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۰ء	۱۴۱
۲۹	عبدالباقی حداد	القرآن المجید	۱۱ صدی ھ / ۱۹ء	۱
۳۰	عبدالحق ٹونکی	المقدمۃ الجزریۃ	۱۳ صدی ھ / ۱۹ء	۶۳
۳۱	عبدالرسول بن عبدالقادر	ترتیب آیات الکلام لتسہیل استخراج الاحکام	سنہ ۱۱۰۸ھ / ۱۶۹۶ء	۳۰۲
۳۲	عبدالرزاق	المواہب العلیہ	سنہ ۱۰۰۳ھ / ۱۵۹۴ء	۲۶۹
۳۳	عبدالعزیز (متوطن پرگنہ سلون)	الاتقان فی علوم القرآن	سنہ ۱۲۴۴ھ / ۱۸۲۸ء	۲۵۰
۳۴	عبدالعزیز نصیرآبادی	تفسیر مرتضوی (منظوم)	سنہ ۱۲۳۴ھ / ۱۸۱۸ء	۳۱۷
۳۵	عبدالقاہر بن صالح بن محمد محمود بن ابی بکر السکاکینی	التلخیص فی التفسیر	سنہ ۶۷۷ھ / ۱۲۷۸ء	۱۸۰
۳۶	(شیخ) عبدالقدیر ولد شیخ عبداللہ قانونگو	تفسیر پارۂ عمّ	سنہ ۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۳ء	۳۲۴
۳۷	عبداللہ بن شیخ خلیل محمد	الحواشی المفہمہ	سنہ ۱۰۶۳ھ / ۱۶۵۲ء	۶۴
۰	ایضاً	قواعد القرآن	″	۹۱
۳۸	عبداللہ بن محمد بن محمد الترمذی	ایجاز البیان	سنہ ۶۵۸ھ / ۱۲۵۸ء	۱۶۷

شمار	نام کتاب	نام مخطوطہ	سن کتابت	صفحہ
۶۸	محمد بن یوسف	زہر الکمام فی قصۃ یوسف علیہ السلام	۸۵۹ھ / ۱۴۵۴ء (غالباً)	۲۳۲
[illegible]	محمد تقی بن شاہ محمد والی	سواطع الالہام	۱۲۳۵ھ / ۱۸۱۹ء	۲۱۶
[illegible]	محمد زمان	تفسیر آیت "خذوا زینتکم عند کل مسجد"	۱۳ صدی / ۱۹ء	۲۳۵
[illegible]	محمد شاہ بن محمد ماہ مقصدی	بحر مواج	۱۲۴۳ھ / ۱۸۲۷ء	۲۶۲
[illegible]	ایضاً	ایضاً	″	۲۶۳
[illegible]	محمد شفیع بن حاجی زیبا	تقویم القرآن	۱۳۰۸ھ / ۱۸۹۰ء	۲۳
[illegible]	محمد عابد	الکشاف عن حقائق التنزیل	۱۱۰۰ھ / ۱۶۸۸ء	۱۶۳
[illegible]	محمد عارف بن شیخ عصمت اللہ	مصباح العاشقین	″	۳۰۰
[illegible]	سید محمد علی بن عبد السبحان	الفوز الکبیر فی اصول التفسیر	۱۲۲۷ھ / ۱۸۱۲ء	۳۰۷
[illegible]	ایضاً	المقدمۃ فی قوانین الترجمۃ	″	۳۱۰
[illegible]	محمد عیسیٰ	التفسیر المظہری	۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۴ء	۲۲۸
[illegible]	محمد فاضل ولد محمد معروف القادری الدہلوی	کتاب التمہید فی علم التجوید	۱۰۹۳ھ / ۱۶۸۰ء	۴۳-۴۴
[illegible]	ایضاً	کتاب التجبیر زاد علی التیسیر	۱۰۹۲ھ / ۱۶۸۱ء	۴۳-۴۴
[illegible]	ایضاً	مورد الظمآن فی رسم القرآن	۱۰۸۸ھ / ۱۶۷۷ء	۸۲
[illegible]	ایضاً	کتاب التبیان فی شرح مورد الظمآن	″	۸۳

نمبر شمار	نام کاتب	نام مخطوطہ	سن کتابت	صفحہ
۷۸	محمد محسن ولد محمد سعید	کتاب السجاوندی	صدی ۱۳ھ / ۱۹ء	۸۱
۷۹	محمد مظہر بن فتح محمد ساکن شاہ پور	رسالہ در تجوید فاتحہ	سنہ ۱۰۹۲ھ / ۱۶۸۱ء	۹۸
۸۰	محمد مقیم البدایونی (صدیقی)	ضابطۂ شاطبی	سن ۵ جلوس فرخ شاہ ۱۱۳۵ھ / ۱۷۱۷ء	۹۹
٠	ایضاً	زینت القاری	〃	۱۱۸
٠	ایضاً	مقصود القاری	سنہ ۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۸ء	۱۲۵
۸۱	محمد مقیم	انوار التنزیل	سنہ ۱۰۸۰ھ / ۱۶۶۹ء	۱۸۵
۸۲	محمد نواز	فتح الخبیر	سنہ ۱۲۵۴ھ / ۱۸۳۸ء	۲۴۵
۸۳	محی الدین الشیخ بن عبد الملک	تبصیر الرحمان	صدی ۱۱ھ / ۱۶ عیسوی	۲۰۱
۸۴	مصطفی بیگ	المواہب العلیہ	سنہ ۱۰۹۱ھ / ۱۶۸۰	۲۷۱
۸۵	مقصود علی بن مولوی محمد ابراہیم	تجوید القرآن	سنہ ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۸ء	۱۱۰
٠	ایضاً	زینت القاری	〃	۱۱۹
٠	ایضاً	رسالہ ہفت قراء	سنہ ۱۲۴۵ھ / ۱۸۲۹ء	۱۱۷
۸۶	ناصر الدین ناصر بن محمد امان	المجموعۃ اللطیفہ	صدی ۹ھ / ۱۵ عیسوی	۲۵۰
۸۷	نذیر احمد	تفسیر زاہدی	صدی ۱۰ھ / ۱۶ عیسوی	۲۵۹
۸۸	نظام الدین بن شہاب الدین	کنز المعانی فی شرح حرز الامانی	سنہ ۹۸۶ھ / ۱۵۷۸ء	۴۷
۸۹	نعمت اللہ	رسالہ ناسخ و منسوخ	سنہ ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء	۲۴۶
۹۰	نور الہدی	التفسیر الاحمدیہ	صدی ۱۲ھ / ۱۸ عیسوی	۲۴۱
۹۱	نور بیگ اوزبک	تفسیر یعقوب چرخی	سنہ ۱۱۰۴ھ / ۱۶۹۲ء	۲۶۰
۹۲	یحیی بن محمد مکرم	تیسیر البیان لاحکام القرآن	سنہ ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۵ء	۲۳۸

ختم

نمبر شمار	نام کاتب	نام مخطوطہ	سن کتابت	صفحہ
۳۹	عبدالواحد نصیر آبادی	لغات القرآن	سنہ ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۷ء	۳۰۴
۴۰	عبدالہادی	الفوز الکبیر	سنہ ۱۱۶۰ھ / ۱۷۴۷ء	۳۰۶
۴۱	عزیز الرحمان ٹونکی حافظ	الجمالین للجلالین	سنہ ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۸ء	۲۰۷
۴۲	عظیم الدین	مرغوب القاری	۱۳ صدی ھ / ۱۹ ء	۱۰۲
٠	٠	٠	٠	٠
۴۳	علی محمد خان بن محمد داؤد خان	وسیلۃ القاری	۱۳ صدی ھ / ۱۹ ء	۱۳۵
۴۴	غلام کبریا	تکملۂ تفسیر جلالین	سنہ ۱۲۵۲ / ۱۸۳۶	۲۰۶
٠	ایضاً	الفوز الکبیر	۱۳ صدی ھ / ۱۹ ء	۳۰۸
۴۵	غلام نبی خان حافظ	تفسیر الجلالین	سنہ ۱۲۵۹ھ / ۱۸۴۳ء	۲۰۲
۴۶	فخر اللہ قادری (حافظ)	الکمالین للجلالین	سنہ ۱۲۴۵ھ / ۱۸۲۹ء	۲۰۸
۴۷	قاسم بن محمد الخادم الکاشی	التیسیر فی علم القراءۃ	سنہ ۱۰۰۸ھ / ۱۵۹۹ء	۴۰
۴۸	قدرت اللہ (حافظ)	القرآن المجید	سنہ ۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء	۱۴
۴۹	قاری کریم اللہ صاحب ٹونکی	المقدمۃ الجزریۃ	سنہ ۱۲۵۱ھ / ۱۸۳۵ء	۶۲
٠	ایضاً	شرح عقیلۃ الاتراب	سنہ ۱۲۵۵ھ / ۱۸۳۹ء	۱۳۰
۵۰	محب اللہ ولد میاں جی احسن اللہ ساکن سرائے ترین محلہ دربار	المواہب العلیۃ	سنہ ۱۲۶۰ھ / ۱۸۴۴ء	۲۷۳
۵۱	محبوب علی	انوار الفرقان وازہار القرآن	۱۳ صدی ھ / ۱۹ ء	۲۲۳
٠	ایضاً	الفتح الجلیل	سنہ ۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء	۲۳۱
۵۲	محمد (حافظ)	القرآن المجید	سنہ ۱۱۸۲ھ / ۱۷۶۸ء	۶
٠	ایضاً	ایجاز التفاسیر	″	۲۲۹

نمبر شمار	نام کاتب	نام مخطوطہ	سن کتابت	صفحہ
۵۳	محمد (سید)	الفتح الجلیل	۱۳ھ صدی / ۱۹ء	۲۳۰
۵۴	محمد احسن اللہ	دیکھئے: ـــــ	احسن اللہ	٠
۵۵	محمد ادریس عبد الرحمٰن	رسالۃ التجوید	۱۲ھ صدی / ۱۸ء	۲۶
۵۶	محمد ادریس عبد الرحیم	التیسیر فی علم القراءۃ	۱۲ھ صدی / ۱۸ء	۴۲
۵۷	محمد اسحاق بن احمد	شرح القصیدۃ الواضحۃ	۱۲۱۰ھ / ۱۹۰۳ء	۲۶
٠	ایضاً	المفید فی علم التجوید	״	۲۸
٠	ایضاً	رسالہ مختصر التجوید	״	۲۹
٠	ایضاً	کتاب مخارج الحروف	״	۲۹
٠	ایضاً	رسالہ تشتمل علی الاہم من اصول القراءۃ	״	۳۰
۵۸	محمد اسحاق الدہلوی	الحاشیۃ علی البیضاوی	۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء	۱۹۲
۵۹	محمد اسد اللہ	دیکھئے: ـــــ	اسد اللہ	٠
۶۰	(میاں) محمد اسماعیل	حدائق الحقائق	۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۴ء	۲۹۸
۶۱	محمد اشرف (حافظ)	کنز المعانی فی شرح حرز الامانی	۱۰۸۹ھ / ۱۶۷۸ء	۵۰
۶۲	محمد امین (حافظ)	المقدمۃ فی قوانین الترجمہ	۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۴ء	۳۱۰
۶۳	محمد انور (میر) قادری	حلیۃ القاری	۱۱۷۹ھ / ۱۷۶۵ء	۱۲۴
۶۴	محمد بن احمد النیریزی	القرآن المجید (حمائل)	۶۶۷ھ / ۱۲۶۸ء	۵
۶۵	محمد بن عبد العزیز بن محمد ولی	حرز الامانی ووجہ التہانی	۱۲۲۷ھ / ۱۸۱۲ء	۴۶
۶۶	محمد بن محمد بن احمد بن نصیر بن ابراہیم	تقریب النشر	۸۲۹ھ / ۱۴۲۵ء	۵۶
۶۷	محمد بن یوسف الزرکشی	حرز الامانی ووجہ التہانی	۸۵۹ھ / ۱۴۵۴ء	۴۵